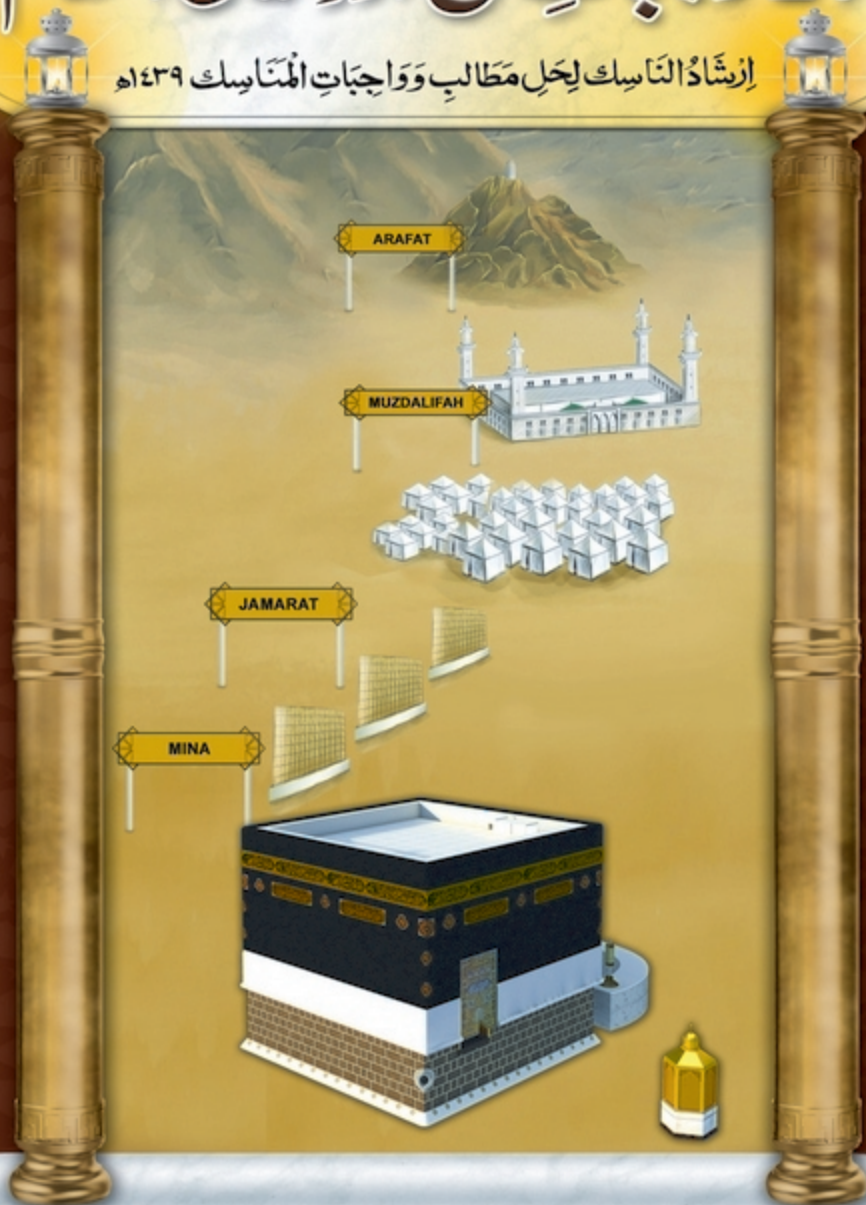


تَعَلِّمُوا لِنَاسِكُمْ وَأَجِبَاتِ الْمَنَاسِكِ



27 واجبات حج اور تفصیلی احکام

إِرشَادُ النَّاسِكِ لِجَلِّ مَطَالِبِ وَوَأَجِبَاتِ الْمَنَاسِكِ ١٤٣٩ هـ



پیشکش: دارالافتاء اہلسنت
(جمعیۃ اسلامی)

تعلیم النامیک واجبات المنامیک

(لاہور پارسی منامک کی تعلیم دینا)

تاریخی نام

ارشاد النامیک لاجل مطالب و واجبات المنامیک

1439

(لاہور پارسی منامک حج کے مختلف واجبات اور مطالب پر روشنی کرنا)

27 واجبات حج اور تفصیلی احکام

بقلم

استاذ الفقه مفتی علی اصغر عطاری مدنی

پیش کش

دارالافتاء الاسنت

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب: 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام

عربی نام: تعلیم الناسیک واجبات المناسیک

تاریخی نام: ارشاد الناسیک لِحَلِّ مَطَالِبِ و واجبات المناسیک 1439

مصنف: استاذ الفقہ مفتی علی اصغر عطاری مدنی

معاونین: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی، مولانا رضا محمد عطاری مدنی

پیشکش: دارالافتاء اہلسنت

ناشر: مکتبہ المدینہ فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبہ المدینہ کی شاخیں

فون: 021-34250168	کراچی: فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی	01
فون: 042-37311679	لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ	02
فون: 041-2632625	سرور آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار	03
فون: 05827-437212	میرپور کشمیر: فیضان مدینہ چوک شہیداں میرپور	04
فون: 022-2620123	حیدرآباد: فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن	05
فون: 061-4511192	ملتان: نزد ہتھیل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ	06
فون: 051-5553765	راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک اقبال روڈ	07
فون: 0244-4362145	نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB بینک	08
فون: 0310-3471026	سکھر: فیضان مدینہ مارکیٹ بیراج روڈ	09
فون: 055-4225653	گوجرانوالہ: فیضان مدینہ شیخوپورہ موڑ	10
فون: 053-3021911	گجرات: مکتبہ المدینہ میلاد (نوبارہ چوک)	11

www.dawateislami.net, E.mail:ilmia@dawateislami.net

مدنی التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
25	خصوصیات کتاب	1
30	مقدمہ	2
44	اہم کیو آر کوڈ	3
47	واجب نمبر 1: میقات سے احرام باندھنا	4
47	میقات سے کیا مراد ہے؟	5
47	حج کی تین اقسام ہیں	6
47	تینوں اقسام کے حاجی کہاں کہاں سے احرام باندھیں گے؟	7
47	آفاق سے مکہ مکرمہ آنے والے پر حالت احرام میں میقات عبور کرنا لازم ہے	8
47	آفاق سے حج تمتع کے لئے آنے والا صرف عمرے کا احرام باندھ کر آئے گا	9
48	مکہ مکرمہ کے رہائشی کے لئے حج کا احرام خطہ حرم سے باندھنا ضروری ہے	10
48	مکہ مکرمہ اور حل میں رہنے والے صرف حج افراد کر سکتے ہیں	11
48	حل میں رہنے والوں پر حل میں ہی کسی جگہ سے حج کا احرام باندھنا ضروری ہے	12
49	میقات سے احرام باندھنا ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟	13
49	جو آفاقی براہ راست مکہ مکرمہ کی نیت سے سفر کرتا ہو بغیر احرام کے میقات سے حل میں داخل ہو تو اس پر ذم لازم ہے	14
52	حرم میں رہنے والوں کے لئے حج کا احرام باندھنے کا افضل مقام مسجد الحرام ہے	15
52	حل میں رہنے والے کے لئے حج و عمرے کا احرام اپنے گھر سے باندھنا افضل ہے اور حرم سے پہلے پہلے ضروری	16
52	مکہ مکرمہ میں رہنے والوں کے لئے عمرے کا احرام بیرون حرم سے باندھنا ضروری ہے اور افضل مقام مسجد عائشہ ہے	17
53	عمرے کا احرام اپنی جگہ سے نہ باندھا جائے تو کیا احکام ہوں گے؟	18
54	مطلوبہ جگہ سے احرام نہ باندھنے کی صورت میں واپس جا کر تلبیہ پڑھنے سے کب دم ساقط ہو گا اور کب نہیں	19

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
55	حل میں رہنے والا اگر حج و عمرہ کی نیت کے بغیر مکہ مکرمہ آنا چاہے تو احرام ضروری نہیں، ورنہ حرم سے پہلے پہلے احرام ضروری ہے	20
56	واجب نمبر 2: صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا یعنی سعی کرنا	21
56	حج کی سعی حج کا احرام باندھنے کے بعد کلم شوال سے کسی بھی وقت ہو سکتی ہے	22
56	حج کے بعد سعی ہو تو سنت یہ ہے کہ احرام کھل چکا ہو اور حلق سے فارغ ہو کر طواف زیارت کے فوراً بعد سعی کرے	23
56	حج کے بعد سعی ہو تو طواف زیارت سے پہلے نہیں ہو سکتی	24
57	جس طواف کے بعد سعی کرنا ہو اس طواف میں رمل کرنا سنتِ مؤکدہ ہے	25
57	اگر سعی سے پہلے والا طواف حالتِ احرام میں ہو تو اضطباع بھی کریں گے	26
58	حج کی سعی کے مختلف احکام ایک چارٹ میں	27
59	حج افراد یا حج قرآن کرنے والا آفاقی حاجی طوافِ قدوم کے بعد کسی بھی دن حج کی سعی کر سکتا ہے	28
59	سنت یہ ہے کہ طواف کے بعد بلا ضرورت سعی میں تاخیر نہ کی جائے	29
59	حج قرآن والا دو طواف اور دو سعی کرے گا پہلے طوافِ عمرہ اور اس کی سعی پھر طوافِ قدوم اور حج کی سعی	30
60	اگر حج قرآن والے نے دو طواف ایک ساتھ کر لئے اور پھر دو سعی کی تو بھی درست ہے لیکن ترکِ سنت ہے	31
61	کئی یا طلی حج افراد والے پر طوافِ قدوم نہیں	32
61	حج تمتع کرنے والا حج کا احرام باندھنے کے بعد ایک نفلی طواف کر کے حج سے پہلے حج کی سعی کر سکتا ہے	33
61	حج تمتع کرنے والے کے لئے حج کے بعد سعی کرنا افضل ہے	34
61	حج قرآن والے کے لئے افضل ہے کہ حج سے پہلے سعی کرے	35
62	اگر حج کے بعد سعی، احرام کھولنے سے پہلے کر لی تو بھی ادا ہو جائے گی جبکہ طوافِ زیارت کے بعد کی ہو	36

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
62	اگر وقوفِ عرفہ کے بعد احرام کھولنے سے پہلے سعی کرے تو طوافِ زیارت حالتِ احرام میں ہوگا لہذا اس میں رمل و اضطباع بھی ہوگا	37
63	حج افراد کرنے والے کے لئے طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنا افضل ہے	38
63	حج کی سعی ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟	39
63	سعی کے چار یا اس سے زائد پھیرے چھوڑنے سے دم لازم ہوتا ہے، جب مکہ مکرمہ میں ہے واجب ہے کہ سعی ادا کرے	40
64	سعی کا جو بی وقت کوئی نہیں البتہ بغیر کئے میقات سے باہر جانے پر دم متعین ہوگا	41
64	مسنون یہ ہے کہ سعی کے ساتوں پھیرے پے درپے کرے	42
65	عمرے کی سعی چھوڑ دی تو کیا احکام ہوں گے؟	43
65	عمرے کی سعی سے پہلے حلق یا تقصیر کروا کر احرام کھول دیا اس پر دم لازم ہے	44
66	سعی سے پہلے حلق کروانے کے باوجود سعی کی ادائیگی واجب ہے البتہ اب اس کے لئے احرام ضروری نہیں	45
67	واجب نمبر 3: سعی صفا سے شروع کرنا	46
67	سعی چاہے حج کی ہو یا عمرہ کی صفا سے شروع کرنا واجب ہے	47
67	سعی صفا سے شروع نہ کی جائے تو کیا احکام ہوں گے؟	48
67	اگر مروہ سے سعی کرنا شروع کی تو یہ پہلا پھیرا شمار نہیں ہوگا	49
68	اس صورت میں ایک پھیرا مزید کرنا ہوگا ورنہ صدقہ لازم ہوگا	50
69	واجب نمبر 4: عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا	51
69	حج و عمرہ دونوں کی سعی عذر نہ ہونے کی صورت میں پیدل کرنا واجب ہے	52
69	پیدل سعی نہ کی تو کیا احکام ہوں گے؟	53
69	اگر بلا عذر سعی کے چار یا اس سے زائد پھیرے چل کر نہ کئے تو دم لازم ہوگا	54
69	اگر بلا عذر سعی کے تین یا اس سے کم پھیرے چل کر نہ کئے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ فطر لازم ہوگا	55

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
69	اگر اعادہ کرتے ہوئے پیدل سعی کر لی تو دم یا صدقہ جو بھی لازم ہوا تھا وہ ساقط ہو جائے گا	56
70	اگر عذر کی بناء پر پیدل سعی نہ کی تو کوئی کفارہ لازم نہیں	57
70	کسی دوسرے کو ویل چیئر یا کسی سواری پر بٹھا کر سعی کروائی تو کروانے والے کی اپنی سعی بلا نیت بھی ہو جائے گی	58
70	کسی دوسرے کو ویل چیئر یا کسی سواری پر بٹھا کر طواف کروایا تو کروانے والے کا طواف تب ہو گا جب اس کی نیت ہو	59
71	واجب نمبر 5: سعی کرتے ہوئے ہر چکر کو مقررہ حد تک کرنا	60
71	سعی کرنے میں ہر بار پوری مسافت طے کرنا واجب ہے	61
71	سعی کرتے ہوئے صفاتک پہنچے بغیر یا مرہ تک پہنچے بغیر واپس مڑ جانا ترک واجب ہے	62
71	اگر سعی کے چکر میں پوری مسافت طے نہ کی تو کیا احکام ہوں گے؟	63
71	اگر کوئی صفا یا مرہ تک جانے کے بجائے پہلے ہی پلٹ آیا تو دو تہائی حصہ طے کر لینے کی صورت میں اقل حصہ رہ جانے کے سبب ہر چکر کے بدلے ایک صدقہ فطر دینا ہو گا	64
71	اگر اس طرح کی جانے والی سعی کا درست طریقے سے اعادہ کر لیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا	65
72	اگر دو تہائی حصہ چھوڑ دیا تو چار چکر یا زائد اس طرح لگانے پر سعی اصلاً نہ ہوگی	66
73	واجب نمبر 6: وقوف عرفہ کے لئے غروب آفتاب تک ٹھہرنا	67
73	وقوف عرفہ کا وقت نود و الحجہ کی ابتداء ظہر سے لے کر اگلی رات کی طلوع فجر تک ہے	68
73	دن میں وقوف کرنے والے پر واجب ہے کہ وہ غروب تک عرفات میں ہی رہے	69
73	ظہر کا وقت شروع ہوتے ہی میدان عرفات میں موجودگی واجب نہیں البتہ زوال سے پہلے ہی پہنچنا افضل ہے	70

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
74	وقوفِ عرفہ کے موقع پر ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے غسل کرنا سنتِ مؤکدہ ہے	71
74	دن کو وقوف کیا جائے یہ الگ واجب ہے اور دن کے وقوف کو غروب تک جاری رکھا جائے یہ الگ واجب ہے	72
75	دن کے بجائے اگر رات میں وقوف کیا تو بھی وقوف ہو گیا اور اس وقوف کے وقت کو دراز کرنے کے حوالے سے کوئی وجوہی حکم نہیں	73
77	فی زمانہ وقوفِ عرفہ کرنے والے، عصر کو ظہر کے وقت میں نہیں پڑھیں گے بلکہ اپنے وقت میں ہی ادا کریں گے	74
77	وقوف کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ چھت یا ٹینٹ وغیرہ کے بغیر کھلے آسمان تلے قبلہ رُو ہو کر دعا اور لبیک کی تکرار کرے	75
77	جب تک دھوپ ناقابلِ برداشت ہو اس وقت تک ٹینٹ وغیرہ کے سائے میں ہی رہے	76
78	وقوفِ عرفہ کے موقع پر دعا کرنے کا طریقہ	77
78	عرفہ کے دن حاجی کے لئے روزہ نہ رکھنا مناسب ہے تاکہ دعا و عبادت میں کمزوری رکاوٹ نہ بنے	78
78	وقوفِ عرفہ کے لئے نیت کرنا مستحب ہے البتہ نیت کے بغیر بھی وقوف ہو جاتا ہے	79
79	وقوفِ عرفہ کے واجبات کی خلاف ورزی پر احکام کی صورتیں	80
79	جو غروب سے پہلے عرفات سے نکل گیا اور غروب سے پہلے واپس بھی نہ آیا اس پر ذم لازم ہے	81
80	جس نے دن میں وقوف نہ کیا بلکہ رات میں وقوف کیا اس پر دم واجب ہو گیا	82
80	جس کا وقوف فوت ہو جائے یعنی سرے سے رہ جائے اس کا حج فوت ہو گیا، اس مسئلے کی صورتیں اور ان کی تفصیل	83
81	حج کا احرام باندھنے کے بعد وقوفِ عرفہ سے پہلے بیوی سے صحبت پانی گئی تو حج فاسد ہو جائے گا	84

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
81	حج فاسد ہونے پر اسے کیا کرنا پڑے گا اس کی تفصیل	85
83	واجب نمبر 7: وقوف عرفہ میں رات کا کچھ حصہ آجانا	86
83	دن میں وقوف کرتے ہوئے اتنی دیر تک ٹھہرنا واجب ہے کہ غروب ہو جائے	87
83	نوذوالحجہ کو غروب آفتاب کے بعد بلا ضرورت عرفات میں ٹھہرے رہنا خلاف سنت ہے	88
83	سنت یہ ہے کہ غروب کے بعد بلا تاخیر مزدلفہ کے لئے روانہ ہو	89
83	اگر رش کی وجہ سے غروب سے پہلے موقف سے روانہ ہو گیا لیکن غروب سے پہلے عرفات کی حدود نہ چھوڑی تو حرج نہیں	90
84	مسجد نمبرہ کا کچھ حصہ عرفات کی حدود سے باہر ہے	91
85	واجب نمبر 8: مغرب و عشاء مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں پڑھنا	92
85	مزدلفہ جانے والے حاجی پر لازم ہے کہ یوم عرفہ کو مغرب کی نماز مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں ادا کرے	93
85	مغرب و عشاء کو جمع کرنے کا طریقہ اور ترتیب	94
86	مزدلفہ میں مغرب و عشاء دونوں نمازیں باجماعت پڑھنا سنتِ موکدہ ہے، جماعت ممکن نہ ہو تو تنہا بھی پڑھ سکتے ہیں	95
87	مزدلفہ میں جمع بین الصلاتین کے احکام پر عمل نہ کیا تو کیا صورتیں ہوں گی	96
87	مزدلفہ میں مغرب و عشاء کو جمع کرنا بلا عذر ترک کیا تو گناہ گار ہو گا البتہ کفارہ لازم نہیں	97
87	جو رات عرفات میں گزارے یا عرفات سے مکہ یا منی چلا جائے تو مغرب و عشاء اپنے اپنے وقت میں ادا کرے گا	98
88	اگر مغرب کے وقت میں ہی مزدلفہ پہنچ گیا تب بھی مغرب عشاء کے وقت میں ادا کرے گا	99
90	جمع بین الصلاتین کی خلاف ورزی کی صورت میں ادا کی جانے والی مغرب یا عشاء اعادہ کرنے یا فجر کا وقت شروع ہونے تک فاسد کے طور پر موقوف رہتی ہے	100

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
90	مزدلفہ پہنچنے میں اگر دیر ہو جائے اور فجر کا وقت شروع ہونے کا اندیشہ ہو تو اب راستے میں ہی دونوں نمازیں پڑھ لے	101
92	واجب نمبر 9: مقررہ وقت میں مزدلفہ کا وقوف کرنا	102
92	دسویں رات کا اکثر حصہ مزدلفہ میں گزارنا سنتِ مؤکدہ ہے جبکہ وقوف مزدلفہ کا واجب وقت الگ ہے	103
93	دس ذوالحجہ کی صبح صادق سے لے کر سورج طلوع ہونے تک کم از کم ایک لمحہ کے لئے مزدلفہ میں ہونا واجب ہے	104
93	وقوف مزدلفہ ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے	105
93	دسویں کی صبح مزدلفہ میں ایک لمحہ بھی بلا عذر وقوف نہ کیا تو دم واجب ہو گا	106
93	صبح عذریاے جانے پر مزدلفہ کا وقوف ترک کیا تو دم لازم نہ ہو گا	107
94	اگر واجب وقت کے دوران مزدلفہ سے گزرنا یا ایگیا تب بھی واجب ادا ہو جائے گا	108
94	سورج طلوع ہونے سے تھوڑا پہلے مزدلفہ سے روانہ ہونا سنت ہے، بلا عذر طلوع کے بعد جانا اِسَاءت ہے	109
95	جن کے خیمے بد قسمتی سے مٹی کے بجائے مزدلفہ میں ہوں تو ان خیموں میں بھی وقوف مزدلفہ ہو سکتا ہے	110
96	مزدلفہ سے مٹی جانے والوں کے لئے اہم ہدایات	111
97	واجب نمبر 10: دس، گیارہ اور بارہ تاریخ کی رمی کرنا	112
97	دس، گیارہ اور بارہ تینوں دنوں کی رمی کرنا الگ الگ واجب ہے	113
97	ہر حجرے کو سات سات کنکریاں مارنا بھی واجب ہے	114
98	پہلے دن کی رمی کا پورا وقت چار حصوں میں تقسیم ہے: مکروہ، مسنون، مباح، مکروہ	115
98	پہلے دن صرف بڑے حجرے کی رمی کرنا ہے جو مٹی کی جانب سے تیسرا ہے	116
99	پہلے دن کی رمی کرنے کے لئے کھڑے ہونے اور کنکریاں مارنے کا طریقہ	117
99	دس ذوالحجہ کو پہلی کنکری مارنے سے پہلے حاجی لیک کہنا مقوف کر دے گا	118

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
100	کنکری مارتے وقت کی دعا	119
100	دوسرے اور تیسرے دن کی رمی کا وقت	120
101	دوسرے اور تیسرے دن کی رمی کے ضروری احکام	121
101	دوسرے اور تیسرے دن تینوں جہروں کو رمی کرنا واجب ہے	122
101	دوسرے اور تیسرے دن کی رمی کے لئے کھڑے ہونے کا طریقہ	123
103	کس جہرے کے پاس دعا کے لئے ٹھہرنا سنت ہے اور کس جہرے کے پاس ٹھہرنا سنت نہیں	124
104	چوتھے دن کی رمی کا وقت اور اس کے ضروری احکام	125
105	رمی کرنا ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟	126
105	پہلے دن اگر صرف تین کنکریاں ماریں تو دم لازم ہوگا	127
105	دوسرے یا تیسرے دن اگر متفرق طور پر تمام جہرات کو صرف دس کنکریاں ماریں تو بھی دم لازم ہوگا	128
106	اگر تمام ایام کی رمی چھوڑ دی تب بھی ایک دم لازم ہوگا	129
107	اگر کسی دن کی رمی بالکل نہ کی تو تیرہ ذوالحجہ کی غروب سے پہلے قضاء کرے اور ساتھ ہی دم دینا بھی واجب ہے	130
107	رمی کے لئے کسی اور کو اپنا نائب بنانے کے مسائل	131
108	کسی دوسرے نے مریض کے حکم کے بغیر رمی کر دی تو جائز نہیں ہاں مجنون یا بے ہوش کی طرف سے کر سکتے ہیں	132
108	بلاعذر شرعی مرد حضرات خواتین کی طرف سے بھی رمی نہیں کر سکتے چاہے ان کی اجازت ہی کیوں نہ ہو	133
109	واجب نمبر 11: قرآن اور تمتع والے کا قربانی کرنا	134
109	حج قرآن اور حج تمتع کرنے والے کے لئے شکرانے کے طور پر قربانی کرنا واجب ہے	135
109	حج افراد کرنے والے کے لئے حج کی قربانی کرنا مستحب ہے	136

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
109	حج کی قربانی کے لئے جانور کی عمر اور اعضاء میں وہی شرائط ہیں جو بقر عید کی قربانی کے لئے ہیں	137
109	حج قرآن والے پر بھی حج کی ایک ہی قربانی لازم ہے	138
110	حج کی قربانی ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟	139
110	حج قرآن یا حج تمتع والے نے باوجود قدرت قربانی نہ کی تو جب تک زندہ ہے حرم مکہ میں قربانی کرنا اس کے ذمہ لازم ہے	140
110	حج قرآن اور تمتع والے نے اگر بارہ ذوالحجہ کے غروب کے بعد قربانی کی تو دم لازم ہوگا	141
110	جو قارن یا تمتع قربانی پر قادر نہ ہو وہ دس روزے رکھے گا تین روزے حج سے پہلے اور سات روزے 13 ذوالحجہ کے بعد	142
111	قربانی پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں لازم آنے والے روزوں کے مختلف احکام	143
112	واجب نمبر 12: پہلے دن کی رمی پھر قربانی پھر حلق و تقصیر میں ترتیب ہونا	144
112	حج قرآن اور حج تمتع والے پر دس ذوالحجہ کی رمی پھر قربانی پھر حلق یا تقصیر کرنے میں مذکورہ ترتیب رکھنا واجب ہے	145
112	حج افراد کرنے والے پر پہلے رمی اور پھر حلق یا تقصیر میں ترتیب رکھنا واجب ہے	146
113	رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب ترک کر دی تو کیا احکام ہوں گے؟	147
113	حج قرآن یا تمتع والے نے پہلے دن کی رمی، قربانی اور حلق و تقصیر میں ترتیب نہ رکھی تو دم واجب ہے	148
113	حج افراد والے نے رمی اور حلق و تقصیر میں ترتیب نہ رکھی تو دم واجب ہے	149
113	اگر حج افراد والے نے اپنی قربانی رمی سے پہلے یا حلق کے بعد کی تو حرج نہیں	150
113	حج افراد والے کے لئے مستحب ہے کہ وہ بھی اپنی قربانی حلق سے پہلے اور رمی کے بعد کرے	151
114	واجب نمبر 13: قربانی کا ایام نحر اور حدود حرم میں ہونا	152
114	حج کی قربانی کا جوہلی وقت دس ذوالحجہ کی طلوع فجر سے لے کر بارہ ذوالحجہ کے غروب آفتاب تک ہے	153

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
114	مسنون یہ ہے کہ دس ذوالحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد قربانی کرے	154
114	حج کی قربانی کا حرم میں ہونا بھی واجب ہے	155
114	حرم مکہ کی وضاحت	156
114	حرم میں کسی بھی جگہ قربانی کرنے سے جگہ کا وجوب ادا ہو جائے گا البتہ منیٰ میں قربانی کرنا سنت ہے	157
115	حدود حرم اور ایام نحر میں قربانی کرنا ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟	158
115	اگر قربانی کو ایام نحر سے مؤخر کیا تو ایک دم دینا لازم ہوگا	159
115	اگر قربانی حرم کے بجائے خارج حرم کی تو یہ قربانی ادا ہی نہ ہوئی اس کے بدلے دوسری قربانی حرم میں کرنا ہوگی	160
115	اگر خارج حرم قربانی کی اور ایام نحر میں حدود حرم میں اس کا اعادہ کر لیا تو کچھ لازم نہیں	161
115	اگر ایام نحر گزر گئے تو خارج حرم کی جانے والی قربانی کا حدود حرم میں اعادہ کرنے کے ساتھ ساتھ دم بھی دینا ہوگا	162
116	واجب نمبر 14: حلق یا تقصیر کرنا	163
116	حلق یا تقصیر احرام سے نکلنے کے لئے شرط ہے اور الگ سے حج کا واجب بھی ہے	164
117	حلق صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کو حلق کر دانا حرام ہے	165
117	حلق میں کم از کم چوتھائی سر گنجا کرنا واجب ہے البتہ پورے سر کا حلق سنت مؤکدہ ہے	166
117	تقصیر میں کم از کم چوتھائی سر کے بالوں میں سے ہر بال انگلی کے ایک پورے کے برابر کا منہ ضروری ہے	167
117	حلق کی طرح تقصیر میں بھی یہی سنت ہے کہ پورے سر کے بالوں کی تقصیر کی جائے	168
118	تقصیر کرتے وقت چوتھائی سر سے کچھ زیادہ حصہ کے بال شامل کر لینا چاہیے تاکہ بال چھوٹے بڑے ہونے کی بنا پر چوتھائی سر کے بالوں کی تقصیر میں کوئی کمی نہ رہ جائے	169
119	جس شخص کے سر پر بال بالکل نہ ہوں اس کے لئے بھی سر پر استرہ پھر دانا واجب ہے	170

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
119	جس کے سر پر تقصیر کی مقدار بال نہ ہوں عام مشین پھر والینے سے حلق و تقصیر کچھ نہ ہو گا اسے استرہ ہی پھر وانا ہو گا	171
120	جس کا احرام کھولنے کا وقت آ گیا وہ اپنا حلق یا تقصیر خود بھی کر سکتا ہے	172
120	جس کا احرام کھولنے کا وقت آ گیا وہ ایسے آدمی کا بھی حلق یا تقصیر کر سکتا ہے جس کا احرام کھولنے کا وقت آ گیا ہو	173
120	حلق یا تقصیر کا وقت ہونے کے باوجود پہلے ناخن تراشنا، خط بنانا، مونچھیں ترشوانا جائز نہیں	174
121	حلق یا تقصیر ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟	175
121	جس نے حلق یا تقصیر کئے بغیر احرام کھول دیا وہ بدستور حالت احرام میں ہی رہے گا	176
121	اگر بغیر حلق و تقصیر کئے احرام کی خلاف ورزیاں کیں تو بعض صورتوں میں ایک اور بعض صورتوں میں متعدد کفارے ہیں	177
121	اگر کسی معتبر عذر کے سبب حلق اور تقصیر دونوں ہی ممکن نہ ہوں تو اب حلق و تقصیر دونوں معاف ہیں	178
123	واجب نمبر 15: حلق یا تقصیر کا ایام نحر میں ہونا	179
123	حلق یا تقصیر کا وجوبی وقت دس ذوالحجہ کی صبح صادق سے لے کر بارہ ذوالحجہ کو غروب آفتاب تک ہے	180
123	دس ذوالحجہ کو حلق کرنا افضل ہے	181
124	حلق یا تقصیر ایام نحر میں کرنا ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟	182
124	اگر کسی حاجی نے حلق یا تقصیر ایام نحر میں نہ کیا تب بھی حلق یا تقصیر کرنا ہو گا لیکن تاخیر کی بنا پر ایک دم بھی دینا ہو گا	183
124	اگر کسی نے دس ذوالحجہ کی طلوع فجر سے پہلے ہی حلق یا تقصیر کر لیا تو یہ معتبر نہیں، اس سے وہ احرام سے باہر بھی نہ ہو گا	184
125	واجب نمبر 16: حلق یا تقصیر کا حدود حرم میں ہونا	185
125	حج اور عمرہ دونوں میں واجب ہے کہ حلق یا تقصیر حدود حرم میں ہو	186

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
125	مسجد عائشہ حدودِ حرم سے باہر ہے	187
125	حج کے احرام میں حلق یا تقصیر کا منیٰ میں ہونا سنت ہے	188
126	حلق یا تقصیر حدودِ حرم میں کرنا ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے	189
126	حج میں اگر کسی نے حدودِ حرم سے باہر حلق کیا تو اگرچہ بارہویں کے غروب سے پہلے ہو ایک دم واجب ہے	190
126	اگر حدودِ حرم سے باہر اور بارہویں تاریخ کے بعد حلق یا تقصیر کیا تو اب دو دم دینا واجب ہے	191
126	عمرہ کرنے والے نے حلق حدودِ حرم سے باہر کیا تو اس پر ایک ہی دم لازم ہے	192
127	عمرے کے حلق و تقصیر کے لئے کوئی آخری تاریخ مقرر نہیں صرف حرم میں ہونے کی پابندی ہے	193
127	عمرے میں حلق کا جو بی وقت سعی کے بعد ہے	194
127	اگر عمرے کی سعی سے پہلے حلق یا تقصیر کر والی تو ایک دم دینا لازم ہے اور جو سعی چھوڑی وہ بھی ادا کرنا واجب ہے	195
128	واجب نمبر 17: طواف زیارت کا اکثر حصہ ایامِ نحر میں ہونا	196
128	طوافِ زیارت کے کم از کم چار پھیرے دس ذوالحجہ کی صبح صادق سے لے کر بارہویں کے غروب آفتاب سے پہلے کرنا واجب ہیں البتہ افضل وقت پہلا دن ہے	197
128	طوافِ زیارت کے بقیہ تین پھیرے اگر ایامِ نحر کے بعد کئے تو ترک واجب نہ ہوا	198
129	طوافِ زیارت کے چار پھیرے ایامِ نحر میں کرنا ترک کر دیئے تو کیا احکام ہوں گے	199
129	اگر کسی حاجی نے طوافِ زیارت کے چار پھیروں کو بالکل ترک کر دیا تو وہ مکمل طور پر احرام سے باہر نہ ہوا	200
129	اگر میقات سے گزر گیا تو حکم ہے کہ بغیر احرام کے واپس آکر طوافِ زیارت کرے	201
129	اگر طوافِ زیارت کے چار پھیرے بلاعذر شرعی ایامِ نحر کے بعد کئے تو اس پر ایک دم لازم ہے	202

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
129	عورت ایام نحر کا پورا وقت حیض یا نفاس کی حالت میں رہی تو اس کی وجہ سے تاخیر پر دم لازم نہیں	203
130	اگر حیض کی ابتدا قربانی کے ایام میں ہوئی لیکن حیض کی ابتدا سے پہلے اتنا وقت نہ مل سکا کہ طواف زیارت کے چار پھیرے کر سکتی تو بھی تاخیر پر دم واجب نہیں	204
130	اگر ایام قربانی سے پہلے حیض جاری تھا اور اختتام تب ہو واجب بارہویں کے غروب میں اتنا وقت باقی تھا کہ عورت طواف زیارت کے چار پھیرے کرنے پر قادر نہ تھی تو بھی دم واجب نہیں	205
130	طواف زیارت کے چار پھیرے اپنے وقت میں کئے تو بقیہ تین پھیرے ایام نحر کے بعد بھی کئے جاسکتے ہیں	206
130	سنت یہ ہے کہ پورا طواف ایام نحر میں ہو بلکہ ساتوں پھیرے ایک ساتھ ہوں کہ درمیان میں کوئی فاصلہ نہ ہو	207
131	واجب نمبر 18: حجر اسود سے طواف شروع کرنا	208
131	بہتر ہے کہ حجر اسود سے تھوڑا پہلے کھڑے ہو کر نیت کرے پھر حجر اسود کے سامنے آجائے تاکہ پورا بدن حجر اسود کے سامنے سے گزر جائے	209
131	اگر بالکل حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر نیت کی تب بھی درست ہے	210
131	حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا مکروہ تحریمی اور ترک واجب ہے	211
132	حجر اسود سے طواف شروع کرنے کے بارے میں موجود مختلف عبارات فقہاء میں تطبیق	212
133	حجر اسود کے بعد طواف کی ابتداء کی تو کیا احکام ہوں گے؟	213
133	اگر کسی نے حجر اسود کے بعد طواف کی نیت کرتے ہوئے ابتدا کی تو اس کا یہ پھیرا شمار نہیں ہوگا	214
134	اگر یہ طواف، طواف زیارت یا طواف عمرہ تھا تو اس چکر کو ادا کئے بغیر چلے جانے پر دم واجب ہوگا	215

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
134	اگر طواف رخصت، طواف قدوم یا طواف نفل میں حجر اسود کے بعد طواف شروع کیا تو صدقہ دینا ہوگا	216
134	جب تک مکہ مکرمہ میں ہے صرف ایک چکر کا اعادہ کر لے، اعادہ کرنے پر دم یا صدقہ ساقط ہو جائے گا	217
136	واجب نمبر 19: طواف کا حطیم کے باہر سے ہونا	218
136	خانہ کعبہ کی چھت پر نصب پر نالے کے نیچے دائرے کی شکل میں موجود باؤنڈری کے اندر کے حصے کو حطیم کہتے ہیں	219
136	طواف کرتے ہوئے حطیم کے اندر سے نہیں گزر سکتے	220
136	حطیم کے اندر سے ہو کر طواف کیا تو کیا احکام ہوں گے؟	221
136	اگر کوئی طواف میں حطیم کے اندر سے ہو کر گزرا تو جب تک مکہ مکرمہ میں ہو حطیم والے حصے کا اعادہ واجب ہے البتہ پورے چکر کا اعادہ کر لینا افضل ہے	222
137	فی زمانہ حطیم کا ایک طرف کا راستہ بند ہے لہذا حطیم سے گزر کر طواف کرنا تقریباً ناممکن ہے	223
137	اگر حطیم سے گزر کر کئے جانے والے طواف کا اعادہ کئے بغیر مکہ مکرمہ سے چلا گیا تو کفارہ دینا ہوگا	224
137	اگر طواف زیارت یا طواف عمرہ میں ایسا ہوا تو ایک دم دینا لازم ہوگا	225
138	اگر طواف وداع، طواف قدوم یا نفل طواف تھا تو جتنے پھیروں میں ایسا ہوا اتنے صدقہ فطر دینے ہوں گے	226
139	واجب نمبر 20: طواف کا دائیں جانب سے شروع ہونا	227
139	دائیں طرف سے طواف شروع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد باب کعبہ کی طرف بڑھے یعنی خانہ کعبہ کو اپنے اُلٹے ہاتھ پر رکھ کر اس کا طواف کرے	228
139	دائیں جانب کے بجائے بائیں جانب طواف کیا تو کیا احکام ہوں گے؟	229
139	اگر کسی نے اُلٹا طواف کیا تو جب تک مکہ مکرمہ میں ہے اس طواف کا اعادہ واجب ہے	230

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
139	اگر اعادہ کئے بغیر چلا گیا تو دم واجب ہوگا	231
141	واجب نمبر 21: عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا	232
141	جو چلنے کی استطاعت رکھتا ہو اس کے لئے ہر قسم کا طواف پیدل چل کر کرنا واجب ہے	233
141	بلا عذر پیدل طواف نہ کیا تو کیا احکام ہوں گے؟	234
141	بلا عذر پیدل چل کر طواف نہ کیا تو دم لازم ہو گیا	235
141	اگر اس طواف کا پیدل چل کر اعادہ کر لیا تو دم ساقط ہو جائے گا	236
142	نفل طواف اگر پیدل نہ کیا تو اس کا حکم کتاب میں کیا لکھا ہے؟	237
142	اگر عذر کے سبب پیدل چل کر طواف نہ کیا مثلاً چلنے کی قدرت نہیں تھی تو نہ اعادہ لازم ہے نہ ہی دم	238
143	واجب نمبر 22: طواف کرنے میں نجاستِ حکمیہ سے پاک ہونا	239
143	ہر قسم کا طواف چاہے نفل ہی کیوں نہ ہو اس کے لئے طہارتِ حکمیہ کا پایا جانا یعنی غسل اور وضو سے ہونا واجب ہے	240
144	نجاستِ حقیقی سے پاک ہونا واجب نہیں البتہ تاکید ضرور ہے لیکن اس کے خلاف پر کوئی کفارہ لازم نہیں	241
144	طواف کی جگہ کا پاک ہونا بھی واجب نہیں البتہ تاکید ہے لیکن اس کے خلاف پر بھی کفارہ لازم نہیں	242
144	بے غسل یا حالتِ حیض و نفاس میں طواف زیارت کرنے پر احکام	243
144	طواف زیارت کے چار یا اس سے زائد پھیرے حالتِ جنابت یا حیض و نفاس میں کئے تو بدنہ یعنی بڑا جانور قربان کرنا ہوگا	244
145	اس صورت میں جب تک مکہ مکرمہ میں ہو طہارت کے ساتھ اعادہ واجب ہے	245
145	جنابت میں طواف کر کے میقات سے باہر چلا گیا اور بدنہ بھیج دیا تو بھی کافی ہے البتہ واپس آنا افضل ہے	246

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
146	میقات کے باہر سے واپس آنا ہو تو نیا حرام باندھ کر واپس آنا ہوگا	247
146	اگر بارہ ذوالحجہ کے غروب سے پہلے پاکی کی حالت میں اس طواف کا اعادہ کر لیا تو کفارہ ساقط ہو جائے گا	248
146	اگر بارہویں کے بعد اعادہ کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم لازم ہوگا البتہ بدنہ ساقط ہو جائے گا	249
148	طوافِ زیارت کے تین یا اس سے کم پھیرے حالتِ جنابت میں کئے تو اب صرف دم لازم ہوگا	250
148	اگر بارہ ذوالحجہ کے غروب تک اعادہ کر لیا تو دم ساقط ہو جائے گا	251
148	اگر بارہویں کے بعد اعادہ کیا تو ہر پھیرے کے بدلے صدقہ لازم ہوگا	252
149	بے وضو طوافِ زیارت کرنے پر احکام	253
149	طوافِ زیارت کے چار یا اس سے زائد پھیرے بے وضو کئے تو دم واجب ہے	254
149	مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے اس طواف کا اعادہ مستحب ہے اعادہ کرنے پر دم ساقط ہو جائے گا	255
149	اگر میقات سے باہر چلا گیا تو اب دم دینا افضل ہے اعادے کے لئے واپس آنے کی حاجت نہیں	256
149	طوافِ زیارت بے وضو کیا اور اس کا اعادہ بارہویں کے بعد کیا تو دم ساقط ہو گیا تاخیر کی بناء پر یہاں کوئی کفارہ نہیں	257
150	طوافِ زیارت کے تین یا اس سے کم پھیرے بے وضو کئے تو ہر پھیرے کے بدلے صدقہ فطر دینا ہوگا	258
150	اعادہ کرنے پر صدقہ ساقط ہو جائے گا	259
150	طوافِ عمرہ بے طہارت کرنے پر احکام	260
150	اگر کسی نے طوافِ عمرہ کے چار یا اس سے زائد پھیرے جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں کئے تو مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے اعادہ کرنا واجب ہے اگر بے وضو کئے تو اعادہ مستحب ہے	261

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
150	اعادہ نہ کیا تو مذکورہ تمام صورتوں میں ایک دم دینا ہوگا	262
151	بے وضو طوافِ عمرہ کرنے کی صورت میں بغیر اعادہ کئے میقات سے چلا گیا تو دم دینا ہوگا واپس آنے کی حاجت نہیں	263
151	اگر طوافِ عمرہ کے تین یا اس سے کم پھیرے جنابت، حیض یا نفاس میں کئے تو مکہ مکرمہ میں ہوتے ہوئے اعادہ لازم ہے	264
152	اعادہ نہ کیا تو دم لازم ہوگا	265
152	اگر طوافِ عمرہ کے تین یا اس سے کم پھیرے بے وضو کئے تو بھی دم لازم ہوگا کہ طوافِ عمرہ کی غلطی پر صدقہ نہیں	266
153	قارن نے طوافِ عمرہ جنابت یا بے وضو حالت میں کیا تو اعادے کی صورت میں کفارہ ساقط ہونے کا وقت دس ذوالحجہ کی صبح صادق سے پہلے تک ہے۔ اگر مقررہ وقت تک اعادہ نہ کیا تو کفارہ متعین ہو گیا	267
153	طوافِ زیارت اور طوافِ عمرہ کے علاوہ بقیہ طواف بے طہارت کرنے پر احکام	268
153	اگر طوافِ وداع، طوافِ قدم یا نقلی طواف کے چار یا اس سے زائد پھیرے جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں کئے تو مکہ مکرمہ میں ہوتے ہوئے اس طواف کا اعادہ واجب ہے۔ اعادہ نہ کرنے کی صورت میں ایک دم لازم ہوگا	269
154	اگر طوافِ وداع، طوافِ قدم یا نقلی طواف کے تین یا اس سے کم پھیرے جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں کئے تو اس طواف کا اعادہ کرے۔ اعادہ نہ کرنے کی صورت میں ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ فطر دینا ہوگا	270
154	اگر طوافِ وداع، طوافِ قدم یا نقلی طواف مکمل یا اس کا اکثر حصہ یا اقل حصہ بے وضو حالت میں کیا تو مکہ مکرمہ میں ہوتے ہوئے اس طواف کا اعادہ مستحب ہے۔ اعادہ نہ کرنے کی صورت میں ہر چکر کے بدلے ایک صدقہ فطر دینا ہوگا	271

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
155	عورت نے طہر متخلل میں طواف کیا تو کیا احکام ہوں گے؟	272
156	پاکی کا وہ عرصہ جس کے دوران عورت نے شرعی احکام کی روشنی میں غسل کر کے نماز شروع کر دی لیکن ناپاکی دوبارہ لوٹ آنے پر وہ پاکی عارضی ثابت ہوئی اسی عارضی پاکی کے ایام کو ”طہر متخلل“ کہتے ہیں	273
158	عورت نے طہر متخلل میں طواف زیارت کیا اور حیض آنے کے دس دن کے اندر دوبارہ خون آگیا تو یہ طواف زیارت ناپاکی میں واقع ہوا لہذا اعادہ نہ کرنے کی صورت میں بدنہ لازم ہو گا جبکہ خون دس دن پر بند ہو گیا ہو	274
158	اگر بارہویں کے غروب سے پہلے پاکی کی حالت میں اعادہ کر لیا تو بدنہ ساقط ہو جائے گا	275
158	اگر بارہویں کے بعد اعادہ کیا تو بدنہ ساقط ہو جائے گا لیکن تاخیر کی وجہ سے دم لازم ہو گا	276
158	عورت نے طہر متخلل میں عمرہ کیا اور تقصیر سے فارغ ہو گئی بعد میں دس دن کے اندر دوبارہ خون آگیا تو یہ عمرہ حالت ناپاکی میں واقع ہوا لہذا اعادہ نہ کرنے کی صورت میں دم لازم ہے جبکہ خون دس دن پر بند ہو گیا ہو	277
159	عمرے کے طواف کا اعادہ کرنے کے لئے احرام شرط نہیں لہذا اگر عورت ابھی مکہ مکرمہ میں ہی ہے تو طواف عمرہ کا اعادہ بغیر احرام کر سکتی ہے	278
160	طہر متخلل یا حیض و نفاس کی حالت میں کئے جانے والے عمرے کے طواف کا اعادہ کرنے پر بہتر یہ ہے کہ طواف اور سعی دونوں کا اعادہ کرے۔ اگر سعی کا اعادہ نہ کیا تب بھی کچھ لازم نہیں	279
160	خواتین کے تعلق سے چند مفید مشورے	280
164	واجب نمبر 23: طواف کرتے وقت ستر بقدر مانع نماز کھلانہ رہنا	281
164	طواف کے دوران ستر عورت واجب ہے یعنی ستر عورت کی کوتاہی پر طواف ہو جائے گا مگر کفارہ لازم ہو گا	282

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
164	مرد اور عورت سے متعلق ستر عورت کی وہی تفصیل ہے جو نماز کی شرائط میں ذکر کی جاتی ہے	283
164	طواف میں ستر کھلا رہ گیا تو کیا احکام ہوں گے؟	284
164	اگر دوران طواف بقدر مانع نماز ستر کھلا رہا تو طواف ہو گیا مگر واجب ترک ہوا	285
165	ایسا شخص جب تک مکہ مکرمہ میں ہو اس طواف کا اعادہ کرے اگر اعادہ کر لیا تو لازم آنے والا کفارہ ساقط ہو جائے گا	286
165	اگر بغیر اعادہ کئے مکہ مکرمہ سے چلا گیا تو کفارہ دے دینا کافی ہے واپس آنے کی ضرورت نہیں	287
166	بقدر مانع نماز ستر ظاہر ہونے پر لازم آنے والے کفارے کی صورتیں	288
166	طواف فرض یا طواف واجب میں سے کوئی طواف اس حالت میں کیا تو اعادہ نہ کرنے کی صورت میں دم لازم ہوگا	289
166	طواف نفل یا طواف سنت میں سے کسی طواف میں ستر عورت بقدر مانع نماز کھلا رہا تو اعادہ نہ کرنے کی صورت میں صدقہ لازم ہوگا	290
167	واجب نمبر 24: طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا	291
167	نیت عبادت کے ساتھ خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں	292
167	ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے چاہے وہ طواف فرض ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل	293
167	نماز طواف نوراً پڑھنا واجب نہیں لیکن مکروہ وقت نہ ہو تو طواف کے فوراً بعد نماز پڑھنا سنت ہے	294
167	نماز طواف کے مختلف احکام	295
167	اگر نماز طواف ادا نہ کی تو مرتے دم تک یہ نماز ذمے پر لازم رہے گی دم وغیرہ کے ذریعے اس سے بری نہیں ہو سکتا	296
168	نماز طواف پڑھنے کے لئے کسی خاص جگہ یا مکان کا اہتمام واجب نہیں	297

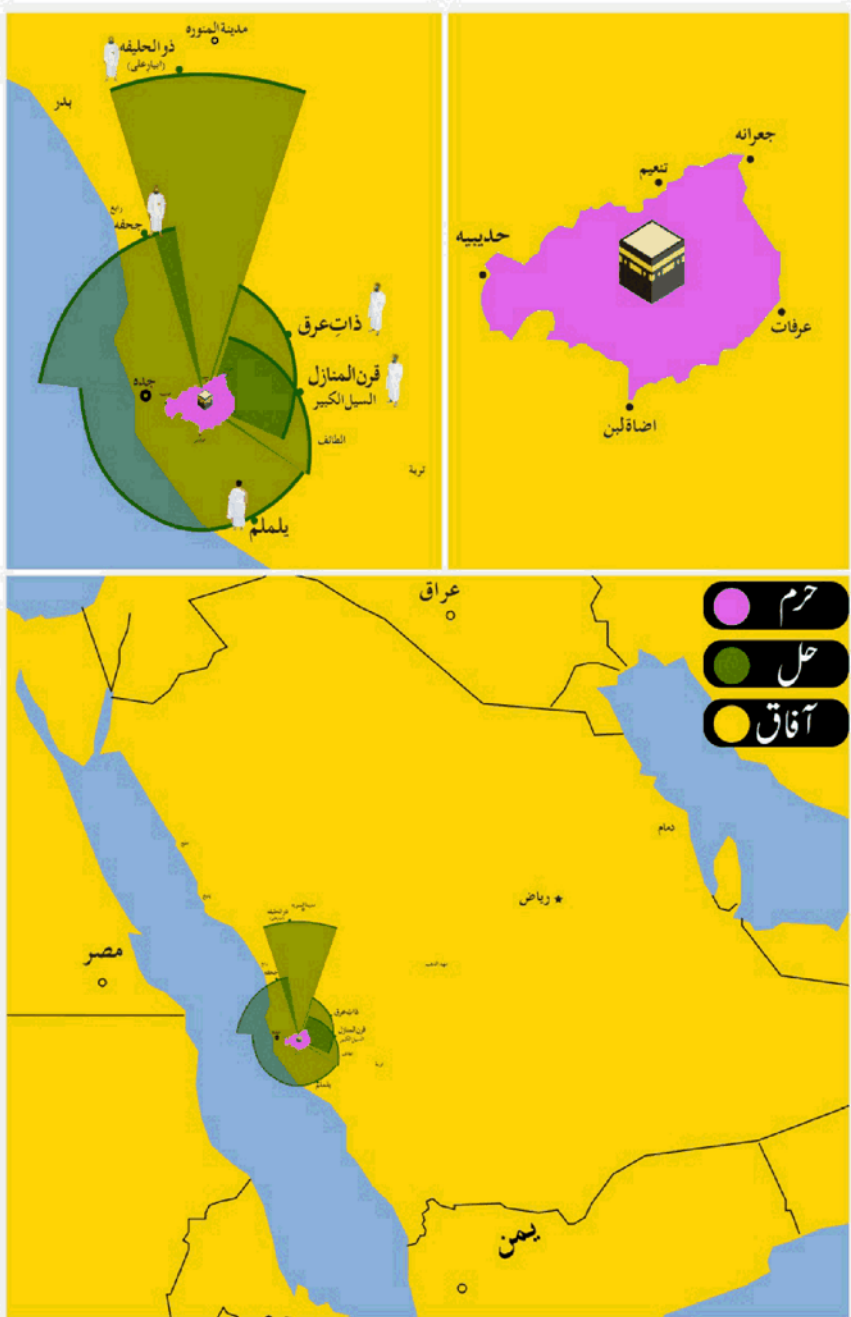
صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
168	فضیلت اور تاکید کے اعتبار سے نماز طواف کے لئے مختلف جگہوں کی درجہ بندی کی تفصیل	298
169	تین اوقات مکروہہ میں یہ نماز پڑھنے سے ادائیگی نہیں ہوتی بلکہ اسے مباح وقت میں پڑھنا بدستور واجب ہے	299
171	اگر مکروہہ وقت نہیں ہے اور کئی طواف ایک ساتھ کرنا ہوں تو سنت یہ ہے کہ ہر طواف کے بعد اس کی نماز پڑھے پھر دوسرا طواف شروع کرے	300
171	اگر چند طواف ایک ساتھ کر لئے اور بعد میں سب کی نمازیں پڑھیں تو یہ مکروہہ تنزیہی ہے	301
171	اگر مکروہہ وقت میں طواف ختم کیا تو اب بغیر نماز پڑھے دوسرا طواف کر سکتا ہے پھر مکروہہ وقت ختم ہونے کے بعد سب کی نماز الگ الگ پڑھے	302
172	واجب نمبر 25: طوافِ رخصت کی ادائیگی	303
172	آفاقِ حاجی حج سے فارغ ہو کر جب وطن واپس ہونے لگے تو آخر میں خانہ کعبہ کا طواف کرے یہ طوافِ رخصت ہے	304
172	طوافِ رخصت میں نہ احرام ضروری ہے نہ ہی اس طواف میں رمل و اضطباع ہوتا ہے	305
172	طوافِ رخصت کس پر واجب ہے	306
172	طوافِ رخصت ان حاجیوں پر واجب ہے جو میقات کے باہر سے حج کے لئے آئے ہوں	307
172	بوقتِ رخصت اگر عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو تو اس پر واجب نہیں	308
172	جس نے صرف عمرہ کیا ہے یا حاجی مکہ مکرمہ یا اندرونِ میقات کارہائشی ہے تو اس پر بھی طوافِ رخصت واجب نہیں	309
172	میقات کے باہر سے آنے والے نے اگر بارہ ذوالحجہ سے پہلے پہلے مکہ مکرمہ میں یا میقات کے اندر ہی کسی جگہ رہنے کا ارادہ کر لیا تو اس پر بھی یہ طواف واجب نہیں	310

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
173	اگر بارہ ذوالحجہ کے بعد یہ ارادہ کیا تو ان پر بھی واجب ہے	311
173	طوافِ رخصت کا وقت	312
173	طوافِ رخصت کا اصل وقت طوافِ زیارت کے بعد ہے یعنی طوافِ زیارت کے بعد جو طواف کیا جائے گا وہ طوافِ رخصت ہی میں شمار کیا جائے گا چاہے کسی بھی نیت سے کیا ہو	313
174	طوافِ رخصت کا مستحب وقت تب ہے جب حاجی مکہ مکرمہ سے روانہ ہو رہا ہو	314
174	طوافِ رخصت ترک کر دیا تو کیا احکام ہوں گے؟	315
174	جب تک مکہ مکرمہ میں ہے اس وقت تک طوافِ رخصت ادا کرنا ہی لازم ہے دم دینا کافی نہیں	316
174	اگر مکہ مکرمہ سے باہر نکل گیا تو جب تک میقات سے تجاوز نہ کیا ہو واپس آکر طوافِ رخصت ادا کرنا واجب ہے	317
174	اگر واپس نہ لو تا بلکہ دم بھجو ادیتا تب بھی ٹھیک ہے	318
175	اگر میقات سے باہر نکل گیا تو بھی طوافِ رخصت کے لئے واپس آنے کا اختیار ہے مگر بہتر یہ ہے کہ دم بھجو ادے	319
175	اگر کسی نے طوافِ رخصت کے چار یا اس سے زائد پھیرے چھوڑ دیئے تو اس پر ایک دم واجب ہے	320
175	اگر کسی نے طوافِ رخصت کے تین یا اس سے کم پھیرے چھوڑے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ فطر واجب ہے	321
176	طوافِ زیارت سے فارغ ہو کر طوافِ رخصت بھی کر لیا لیکن قافلے نے مزید کئی دن ٹھہرنا ہے تو مستحب ہے کہ قافلے کی روانگی سے پہلے بھی طواف کر لے تاکہ آخری کام طواف ہی ہو	322
177	واجب نمبر 26: وقوفِ عرفہ کے بعد سے طوافِ زیارت تک بیوی سے مباشرت نہ کرنا	323

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
177	حج اور عمرہ کے احرام کی نیت کے بعد بیوی سے بوس و کنار اور صحبت کرنا حرام ہو جاتا ہے	324
179	وقوف عرفہ سے پہلے جماع کرنے پر حج فاسد ہونے کی اہم صورتیں اور احکام	325
183	عمرے کے احرام میں جماع کی صورتیں اور احکام	326
183	وقوف عرفہ کے بعد لیکن طواف زیارت یا حلق و تقصیر سے قبل جماع کی صورتیں	327
184	حلق و تقصیر اور طواف زیارت سے پہلے جماع یا نئے جانے پر احکام	328
186	حلق و تقصیر کے بعد مگر طواف زیارت سے پہلے جماع یا نئے جانے پر احکام	329
187	طواف زیارت کے بعد مگر حلق و تقصیر سے پہلے جماع یا نئے جانے پر احکام	330
188	وقوف عرفہ، حلق اور طواف زیارت کے بعد لیکن سعی سے پہلے جماع پائے جانے پر کوئی شرعی گرفت نہیں	331
189	وقوف عرفہ سے پہلے بیوی سے صحبت کرنے پر اہم صورتوں کا خلاصہ ایک چارٹ میں	332
190	وقوف عرفہ کے بعد بیوی سے صحبت کرنے پر اہم صورتوں کا خلاصہ ایک چارٹ میں	333
191	واجب نمبر 27: احرام کے ممنوعات سے بچنا	334
191	احرام کے ممنوعات کئی طرح کے ہیں جو ممنوعات حرام ہیں ان سے بچنا فرض ہے جو مکروہ تحریمی ہیں ان سے بچنا واجب	335
191	صرف حج یا صرف عمرے کی نیت کرنا یا حج اور عمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کرنا احرام میں داخل ہونا کہلاتا ہے	336
191	احرام صرف چادر پہننے کا نام نہیں بلکہ احرام دراصل ایک کیفیت کا نام ہے جس کا دار و مدار نیت اور تلبیہ پر ہے	337
192	احرام سے متعلق سات قسم کی یا بندیاں	338
194	جنایت کسے کہتے ہیں	339

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
194	حج کے باب میں پانچ قسم کے کفاروں کی تفصیل	340
194	مجبوری کی حالت میں جنایت کے لازم آنے پر کیا تخفیف حاصل ہوگی	341
197	جرم غیر اختیاری ہونے پر دم کے علاوہ مزید تین باتوں کا اختیار ہے چاہے تو چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ فطر دے، یا چھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے، یا تین روزے رکھے	342
199	کفارے میں بدنہ، دم یا صدقہ یہ سب چیزیں صدقات واجبہ میں سے ہیں لہذا صرف شرعی فقیران کا مستحق ہے	343
200	8 سے 13 ذوالحجۃ الحرام کی 16 اہم مصروفیات	344
202	ماخذ و مراجع	345
205	یادداشت	346

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مکہ و مدینہ کے سوا کوئی شہر ایسا نہیں کہ وہاں دجال نہ آئے، مدینہ کا کوئی راستہ ایسا نہیں جس پر ملائکہ صف باندھے پہرہ نہ دیتے ہوں، دجال (قریب مدینہ) شور زمین میں آکر اترے گا، اس وقت مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے جن سے ہر کافر و منافق یہاں سے نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔ (مسلم، کتاب الفتن و اشراط الساعة، باب قصة الجناسه، ص 1206، حدیث: 7390)



زیر نظر کتاب کی چند خصوصیات

(تحریر: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی)

مذکورہ کتاب ”27 واجبات حج اور تفصیلی احکام“ کے تعلق سے مختلف انداز پر مشتمل

19 خصوصیات ملاحظہ ہوں:

① ہر واجب کے تحت دو حصوں میں گفتگو کی گئی ہے۔ ابتداء پہلے حصے میں اس واجب کی ادائیگی کا طریقہ بتاتے ہوئے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی درست انداز میں ادائیگی کیسے ہوگی اور بعض جگہوں پر متعلقہ واجب کے حوالے سے ضروری معلومات بھی بیان کی گئی ہیں۔

② ہر واجب کے تحت دوسرے حصے میں ان احکامات کو بیان کیا گیا ہے جن کا تعلق ازالہ یا تلافی سے ہے کہ اگر یہ واجب ترک ہو جائے یا ناقص انداز میں ادا کیا جائے تو کیا کیا صورتیں بنیں گی۔

③ بہت عمدہ انداز میں ترتیب کے تحت مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

④ اس کتاب میں کتب فتاویٰ کا انداز اختیار نہیں کیا گیا کہ ایک مسئلہ بیان کرتے ہوئے ایک ہی بات پر کئی کتب سے حوالہ جات نقل کر دیئے جائیں بلکہ صرف اصل مسئلہ اور حکم بیان کیا گیا ہے تاکہ طوالت نہ ہو اور چونکہ ایک عام قاری کی ساری دلچسپی نفس جواب سے ہوتی ہے لہذا کتاب میں صرف مسئلہ بیان کرنے پر ہی اکتفاء کیا گیا ہے۔

⑤ ہر مسئلہ کے تحت حوالہ درج تو کرنا ہی تھا لہذا حاشیہ میں حوالہ درج کر دیا گیا ہے جس کا انداز یہ ہے کہ اکثر جگہوں پر ایک اور جہاں ضرورت محسوس کی گئی وہاں ایک سے زائد کتب کی متعلقہ عبارات نقل کی گئی ہیں البتہ طوالت کے خوف سے ترجمہ درج نہیں کیا گیا۔

یہ عبارات دراصل اہل علم حضرات کے لئے ہیں اور ان کو درج کرنے کی دو بنیادی وجوہات ہیں: اول تو یہ کہ اصل تخریج حوالہ لکھ دینے کا نام نہیں ہوتا کہ ایسا کرنا تو محض ماخذ بتانا ہوتا ہے بلکہ تخریج اس چیز کا نام ہے کہ جو بات آپ نے بیان کی ہے آیا کتبِ معتبرہ میں اسی انداز پر لکھی ہوئی ہے یا نہیں؟ لہذا اہل علم حضرات کا اطمینان ہو اور کتاب کے مسئلہ بیان کرنے اور تخریج میں فرق تو نہیں اس کا فیصلہ کرنا آسان ہو اس لئے متعلقہ عبارات حاشیہ میں لکھ دی گئی ہیں۔

جبکہ دوسرا دراصل مقصود یہ تھا کہ عربی عبارت میں بہت جامعیت ہے بعض اوقات ایک ہی مسئلہ پر مزید کئی سوالات قائم ہوتے ہیں لہذا عربی عبارت کی موجودگی سے اہل علم حضرات کے لئے دیگر سوالات کا جواب تلاش کرنا آسان رہے گا اور کتاب میں موجود مسئلے کے ساتھ ساتھ انہیں عربی عبارت میں دیگر کئی سوالات کا جواب بھی مل جائے گا۔

⑥ کتاب کا مقصود چونکہ ضروری صورتوں کا احاطہ کرنا تھا اس بنا پر صرف دو چار نہیں بلکہ 100 سے زائد کتبِ فقہ کی طرف مراجعت کرتے ہوئے ان سے مسائل اخذ کئے گئے۔ ان میں سے 40 کتبِ فقہ کی عبارات کتاب میں تحریر کی گئی ہیں۔

⑦ تخریج میں درج کچھ کتب تو ایسی ہیں جو قلمی نسخے میں ہی دستیاب تھیں لیکن ان کے حصول کے بعد ان سے بھی مسائل اخذ کیے گئے اور ان کی عبارات کو بھی حاشیہ میں درج کیا گیا۔ ان کتب کی آگاہی ماخذ و مراجع کی فہرست میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

⑧ تخریج کا انداز یہ رکھا گیا ہے کہ اوپر نمبر دے کر نیچے حاشیہ میں بھی نمبر لگا دیئے گئے ہیں اور یہ نمبر پوری کتاب میں ایک ہی سیریل سے چل رہے ہیں۔ یوں مجموعی طور پر 352 مقامات وہ ہیں جہاں تخریجی عبارات ذکر کی گئی ہیں اور ان میں بھی کئی جگہوں پر ایک

ہی نمبر کے تحت ایک سے زائد کتب کی عبارات نقل کی گئی ہیں۔

9 تخریجی عبارات میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ یہ انداز اختیار نہ کیا جائے کہ ایک پورا پیرا گراف نقل کر دیا کہ قاری اس پیرا گراف میں موضع استشہاد خود تلاش کرتا رہے بلکہ صرف اتنی ہی عبارت لکھنے پر اکتفاء کیا گیا ہے جو مستدل ہو۔ بعض جگہوں پر زائد عبارات کو حذف کرتے ہوئے ڈاٹس ڈال کر محذوف عبارت کی نشان دہی کر دی گئی ہے، بعض مقامات پر ملتقطاً یا ملخصاً لکھ کر یہ بتایا گیا ہے کہ اس مقام پر خلاصے کی صورت میں عبارت لکھی گئی ہے تاکہ قاری کو مطلب سمجھنے میں کم سے کم وقت لگے۔

10 ایک سے زائد مقامات ایسے ہیں جہاں مسئلہ بیان کرنے کے بعد خلاصے کے طور پر چارٹ کی صورت میں اس مسئلے کی تقسیم بندی بیان کی گئی ہے تاکہ قاری کے لئے سمجھنا اور یاد کرنا آسان ہو۔

11 ہر واجب کو نئے صفحے سے شروع کیا گیا ہے اور مختلف مقامات پر ہیڈنگز لگا کر ملتے جلتے مسائل کو اس کے تحت بیان کیا گیا ہے۔

12 ایک بہت ہی عمدہ خصوصیت اس کتاب میں آپ کو ایسی بھی نظر آئے گی جو شاید اس سے پہلے کسی کتاب میں آپ کی نظر سے نہ گزری ہو۔ اگرچہ ایسا پہلی بار نہیں ہو رہا لیکن پاکستان سے شائع ہونے والی مذہبی کتب میں ایسا عام طور سے دیکھا نہیں گیا۔ وہ خصوصیت یہ ہے کہ حج کے مسائل میں چونکہ بہت ساری چیزوں کا تعلق جغرافیائی معلومات سے ہے لہذا ان معلومات کو حروف اور جملوں میں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ یہ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی ان مقامات کی تصویر یا نقشہ یا گوگل میپ کے لئے لوکیشن وغیرہ دیکھنا چاہے تو حسب موقع مختلف مقامات پر ان چیزوں تک رسائی کے لئے وہاں کیو آر کوڈ

(QR Code) لگا دیا گیا ہے۔ اسمارٹ فون میں موجود ایپ اسٹور پر مختلف طرح کی ایپلی کیشنز (Applications) کیو آر کوڈ (QR Code) کو اسکین (Scan) کرنے کے لئے دستیاب ہیں۔ جب کتاب پڑھنے والا اپنے اسمارٹ فون سے اس ایپلی کیشن (Application) کا استعمال کرتے ہوئے کیو آر کوڈ (QR Code) کو اسکین (Scan) کرے گا تو وہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود اس لنک پر چلا جائے گا جہاں متعلقہ معلومات یا تصاویر وغیرہ موجود ہیں۔ یوں اس کتاب میں ورچوئل (Virtual) طریقہ اپناتے ہوئے موضوع کو آسان کرنے کی بھی ایک منفرد کوشش کی گئی ہے۔

13 کچھ مقامات ایسے ہیں جہاں عرق ریزی کے باوجود مفتی صاحب کسی نتیجے تک نہیں پہنچ سکے تو اس مقام سے پہلو تہی اختیار کرنے اور اس صورت کو بیان ہی نہ کرنے کے بجائے وہاں یہ لکھ دیا ہے کہ اس صورت پر کوئی حتمی رائے قائم نہیں ہوئی۔ تقریباً دو جگہ کتاب میں اردو ہی میں لکھ دیا گیا ہے جبکہ بعض مقامات پر مفتی صاحب نے عربی میں اپنے کلمات لکھ کر اعتذار پیش کیا ہے۔

14 زیرِ نظر کتاب کا مقدمہ بھی اہمیت کا حامل ہے جس میں مفتی صاحب نے بطورِ خاص واجباتِ حج کے مسائل کی وسعت پر تفصیل سے گفتگو فرمائی ہے۔

15 حروفِ ابجد کے اعتبار سے کتاب کا تاریخی نام رکھنا بزرگوں کا طریقہ رہا ہے اس کتاب کا بھی ایک تاریخی نام نکالا گیا ہے جس کے اعداد کا مجموعہ 1439 بنتا ہے جو کہ ہجری سن کے اعتبار سے اس کتاب کا سنِ تصنیف ہے۔ وہ نام یہ ہے ”ارشادُ النابیکِ لحلِّ مطالبِ و واجباتِ المناسک“ یعنی مناسک کے واجبات اور مطالب کو حل کرنے میں نیک و پرہیزگار کی رہنمائی کرنی کتاب۔

- 16 تاریخ نام کچھ طویل تھا تو کتاب کا عربی نام الگ سے بھی رکھا گیا ہے: ”تعلیم الناسک واجبات المناسک“ یعنی نیک و پرہیزگار کو واجبات حج کی تعلیم دینا۔
- 17 فہرست اس انداز میں مرتب کی گئی ہے کہ جہاں مسائل مختلف انداز میں ہیں یا ایک ہی مسئلے کی مختلف صورتیں بیان ہو رہی ہیں وہاں صرف ایک ہی جملے سے نشاندہی کر دی گئی ہے کہ فلاں مسئلہ یہاں پر ہے، ہر صورت فہرست میں بیان نہیں کی گئی۔
- 18 واجبات کو بیان کرتے ہوئے 27 واجبات کے عدد کو لے کر ان کی تفصیل بیان کرنے کے پیچھے بھی ایک پورا پس منظر ہے اگرچہ مختلف کتب میں یہ عدد کم زیادہ بیان ہوا ہے۔
- 19 مذکورہ کتاب میں آفاق، حل اور حرم سے متعلق ایک جغرافیائی نقشہ بھی دیا گیا ہے جس کی باؤنڈریز تقریبی ہیں بالکل انچ اور پیمائش کے مطابق ہوں ضروری نہیں لیکن یہ نقشہ بہت مفید ہے اس سے قارئین کو میقات وغیرہ کے تعلق سے جغرافیائی حدود سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ کتاب کے آخر میں حاجی کے لئے ایام حج میں ادا کیے جانے والے 16 اہم مناسک ایک چارٹ کی صورت میں بیان کیے گئے ہیں جس کی مدد سے حاجی ایک نظر میں یہ دیکھ سکتا ہے کہ 8 ذوالحجہ سے لے کر 13 ذوالحجہ تک اسے کون کون سے کام کرنا ہوتے ہیں۔

طالب دعا

سید مسعود علی عطاری مدنی

25 ذوالقعدة الحرام 1439ھ بمطابق 08.08.2018

عرضِ حال

(از قلم: استاذ الفقہ مفتی علی اصغر عطاری مدنی)

مسائلِ حج کے تعلق سے کافی عرصہ سے میں اس بات کو محسوس کر رہا تھا کہ عوام تو دور کی بات خود اہل علم بھی حج کے حوالے سے درپیش صورتوں کا حکم تلاش کر کے مسئلے کا جواب دینے میں بہت دقت محسوس کر رہے ہیں۔ اس کی ایک بنیادی وجہ یہ تھی کہ اردو میں لکھی گئی کتب میں بہت ساری صورتوں سے متعلق گفتگو نہیں کی گئی تھی اور عربی کتاب تک عوام الناس تو ویسے ہی رسائی نہیں کر سکتے، اہل علم رسائی تو کر سکتے ہیں لیکن پیچیدگی یہ ہے کہ کتاب الحج محض فقہ کا ایک عام باب نہیں بلکہ پورا ایک فن ہے اور اس فن کی گہرائی سے واقف ہوئے بغیر براہِ راست کسی عربی عبارت کو سرسری طور پر پڑھ کر نتیجہ نکالنا اور مطلب اخذ کر کے جواب دینا اہل افتاء کے لئے بھی ایک دشوار کام ہے، پھر وہ علماء جو افتاء سے متعلق نہیں ہوتے ان کے لئے تو یہ کام مزید مشکل ہے۔ اس کے لئے حج کی کم از کم اکثر اباحت کا مستحضر ہونا ضروری ہوتا ہے۔

مسائلِ حج میں بے پناہ وسعت ہے اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید فرقانِ حمید میں متعدد مقامات پر مناسکِ حج کے مسائل بیان ہوئے ہیں یا مناسک سے متعلق مقامات کے تعلق سے کلام کیا گیا ہے۔ نیز قرآنِ پاک کی پوری ایک سورت کا نام ہی سورہ حج ہے۔

حج ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے اس کی درست طریقے سے ادائیگی ایک اہم دینی تقاضا ہے۔ ایک آیت مبارکہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”وَأَتُّوا الْحَبَّةَ وَالْعُمَرَةَ لِلَّهِ“ ترجمہ کنز الایمان: اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو۔ (پ 2، البقرة: 196)

مفسرین کرام نے اس موقع پر بیان کیا کہ اتمام کا مطلب یہ ہے کہ حج و عمرہ کی تمام فرائض و شرائط کے ساتھ ادائیگی ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ کسی قسم کی کمی یا نقص نہ رہ جائے۔ چنانچہ امام عبد اللہ بن احمد نسفی رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ”وَأَدْوَهَاتَا مِدِينِ بَشَرَاتُهَا وَفَرَاتُهَا لَوَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى بَلَا تَوَانٍ وَلَا نَقْصَانَ“ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج و عمرے کو ان کے شرائط و فرائض کے ساتھ بغیر سستی و کمی کے مکمل ادا کرو۔ (تفسیر مدارک، ص 103)

تفسیرات احمدیہ میں ہے: ”فَاللَّهُ تَعَالَى أَمَرَنَا بِاتِّمَامِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَي: أَدَاءِهَا عَلَى وَجْهِ التَّمَامِ وَالْكَمَالِ“ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہمیں حج و عمرہ کو مکمل طور پر ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، ص 85)

صدرالاقاضی حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى انہادی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ”ان دونوں کو ان کے فرائض و شرائط کے ساتھ خاص اللہ کے لئے بے سستی و نقصان کامل کرو۔“ (خزائن العرفان، ص 65)

خود رسول اکرم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے بطور خاص صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ سے فرمایا کہ مجھ سے مناسک سیکھو۔ چنانچہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے، حضرت جابر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلَيَّ رَأِحَتَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ: لِيَتَأَخَذُوا مِنَّا سِكِّكُمْ“ ترجمہ: میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یوم نحر کو اپنی سواری پر سوار ہو کر رمی فرما رہے ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں: تاکہ تم مجھ سے اپنے مناسک سیکھو۔ (مسلم، ص 519، حدیث: 3137)

احادیثِ طیبہ میں نہ صرف رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے حج کی ادائیگی کو بیان فرمایا گیا بلکہ اس کے علاوہ بھی نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے کثیر فرامین حج و عمرہ کے تعلق سے موجود ہیں جو مسائل حج کا بنیادی ماخذ ہیں۔

حج کے مسائل میں جو وسعت ہے اس کو ہم 5 اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں:

- ① وہ مسائل جن کا تعلق حج فرض ہونے یا نہ ہونے سے ہے
 - ② وہ مسائل جن کا تعلق حج کی اقسام اور جغرافیائی حیثیت یعنی مکہ، حلی یا آفاقی ہونے سے ہے
 - ③ وہ مسائل جن کا تعلق احرام اور اس کی پابندیوں سے ہے
 - ④ وہ مسائل جن کا تعلق حج کے فرائض اور واجبات سے ہے
 - ⑤ وہ مسائل جن کا تعلق حج کی ادائیگی کے دوران آنے والے عمومی مسائل سے ہے
- زیر نظر کتاب ان پانچ اقسام میں سے صرف واجبات سے متعلق ہے۔ ان پانچوں اقسام میں جو آخری قسم ہے اس کے مسائل تو کبھی ختم نہیں ہوں گے اور عمومی قسم کے سوالات کے جوابات دینے کی حاجت ہر دور میں برقرار رہے گی۔ طرح طرح کی غلطیاں ہوتی رہیں گی اور جزئیات اور نظائر و قواعد فقہیہ کی روشنی میں ان کا جواب دیا جاتا رہے گا۔
- البتہ جو مسائل پہلی قسم کے ہیں وہ بہت آسان مواد پر مشتمل ہیں اور پندرہ سے بیس بنیادی مسئلے ایسے ہیں جن سے موضوع کا معتد بہ احاطہ ہو جاتا ہے۔

حج کی اقسام اور جغرافیائی تعلق سے جو مسائل ہیں وہ فی زمانہ بکثرت و وقوع پذیر ہوتے ہیں اور ان کا شمار مشکل ترین مسائل میں ہوتا ہے بالخصوص فی زمانہ جو لوگ بیرونی دنیا سے وزٹ ویزہ پر پہنچتے ہیں یا عرب شریف میں رہنے والے وہ لوگ جو قانونی طریقے سے مکہ مکرمہ

نہیں جاتے یہ لوگ بغیر احرام کے جاتے ہیں اور پھر طرح طرح کی فقہی پیچیدگیوں کا شکار ہوتے ہیں۔

احرام کی پابندیوں کے مسائل کا موضوع بہت وسیع ہے اور بلاشبہ اس باب میں بھی بہت باریکیاں ہیں لیکن فی الواقع احرام کی پابندیوں کے قواعد مقرر اور احکام واضح ہیں دو تین چیزیں ہیں جن کا تعین کرنے میں دشواری ہوتی ہے کہ غلطی کا ارتکاب کن حالات میں اور کس قدر ہوا ہے پھر سب سے زیادہ دشواری خوشبو لگ جانے پر اس کے تعین میں ہوتی ہے، ورنہ علمی طور پر ان مسائل میں کوئی خفا نہیں۔

چوتھی قسم کے مسائل میں پہلا حصہ حج کے فرائض سے متعلق ہے تو حج کے فرائض تین ہیں:

- ① حج کا احرام
- ② وقوف عرفہ
- ③ طواف زیارت

اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حج کے فرائض کا موضوع تو اتنا وسیع نہیں لیکن حج کے واجبات کا موضوع بہت وسیع اور علمی پیچیدگیوں پر مشتمل ہے۔ بہت سارے احکام کی تفصیل میں اعلیٰ درجے کا خفا موجود ہے۔ متعدد مقامات ایسے ہیں جہاں یا تو متقدمین فقہائے احناف کا اختلاف موجود ہے یا پھر متاخرین کے اختلاف سے کتب فقہ کی سطور بھری ہوئی ہیں۔ اگرچہ واجبات حج کے تعلق سے اکثر مسائل وہ ہیں جن میں اصحاب ترجیح یا بعد والے جلیل القدر فقہائے عظام نے ترجیح دی ہوئی ہے لیکن کہیں کہیں قبیل و قال کی بنیاد پر فقہی دقتیں اب بھی موجود ہیں۔

واجبات حج کا موضوع دو حصوں پر مبنی ہے۔ پہلا حصہ تو یہ ہے کہ ہر واجب کی تشریح کیا ہے یعنی اس کی درست انداز میں ادائیگی کیسے ممکن ہوگی۔ دوسرا حصہ یہ ہے کہ اگر کسی نے حج کے کسی بھی واجب کو درست انداز میں ادا کرنے کے بجائے ناقص انداز میں ادا کیا یا پھر ترک کر دیا تو کیا مسائل درپیش ہوں گے۔

یہ دوسرا حصہ ہی وہ موضوع ہے جس نے مجھے اس کتاب کی تصنیف پر مجبور کیا۔ واجبات حج کے موضوع میں کتنی وسعت ہے چند مثالوں کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔

واجبات حج کے موضوع کی وسعت

① واجبات تو نماز کے بھی ہیں اور گنتی کے لحاظ سے دونوں میں زیادہ فرق نہیں لیکن غلطی کے ازالے سے متعلق تفصیل میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ نماز کے واجبات میں ایک بنیادی اصول ہے اسی پر تمام واجبات کی ادائیگی میں آنے والے نقص یا اس واجب کے چھوٹ جانے کے مسائل کو حل کیا جاتا ہے۔ وہ اصول یہ ہے کہ اگر نماز کا کوئی واجب بھولے سے رہ گیا تو نماز میں یاد آنے پر سجدہ سہو اور بعد میں یاد آنے پر نماز کا اعادہ کرنے سے تلافی ہوگی اور اگر یہ واجب جان بوجھ کر چھوڑا گیا ہے تو بہر صورت نماز کا اعادہ کرنا ضروری ہوگا۔ حج کے واجبات، نماز کی طرح ایک یا دو اصولوں کے تحت حل نہیں ہوتے بلکہ ہر واجب کے تحت بہت زیادہ طول و بسط کے ساتھ تفصیل موجود ہے۔

② نماز کے واجبات میں شاذ و نادر ہی اس بات پر بحث کی جاتی ہوگی کہ نماز فرض تھی تو واجب نماز کا یہ حکم اور نفل تھی تو یہ حکم، لیکن حج کے بہت سارے واجبات ایسے ہیں جن کے احکام فرض، واجب اور نفل کے اعتبار سے مختلف صورتوں میں تقسیم ہیں۔ جیسا کہ

طواف، حج کا فرض بھی ہے جس کا نام طوافِ زیارت ہے اور واجب بھی ہے جس کا نام طوافِ وداع ہے۔ اب طواف کے تعلق سے جو واجبات ہیں خواہ وضو کا معاملہ ہو یا غسل کا، ان کے احکام فرض طواف میں جدا ہیں، واجب طواف میں جدا ہیں اور عمرے کے طواف میں جدا ہیں۔

③ نماز کے واجبات عام طور سے گنتی کے اعتبار سے مختلف حکم نہیں رکھتے مثلاً کسی نے مغرب کی تین کے بجائے دو رکعتیں پڑھ لیں تو ایسا نہیں کہ واجباتِ نماز کا حکم مختلف ہو جائے گا بلکہ یہاں حکم دیا جائے گا کہ نماز ہی نہیں ہوئی۔ یونہی اگر نفل نماز میں کوئی دو کے بجائے چار پڑھ لے یا چار کے بجائے دو رکعت پڑھ لے اور کوئی واجب ترک کرے تو ایسی رکعتوں کے واجباتِ نماز کا حکم مختلف نہیں ہوگا۔ لیکن حج کے واجبات میں عددی گنتی کے اعتبار سے مختلف واجبات کا جداگانہ حکم ہوتا ہے۔ مثلاً سعی اور طواف کے تمام چکر ادا کرنا واجب ہے لیکن اقل ترک کر دیا تو جداگانہ حکم ہے اور اکثر ترک کر دیا تو جداگانہ حکم۔ یہ تو ترک کرنے کی مثال تھی اگر ناقص ادائیگی کو لیا جائے تو بھی مختلف انداز کے احکام ہوں گے مثلاً طوافِ زیارت کے اکثر چکر بلا عذر ایام نحر کے بعد کیے تو جداگانہ حکم ہے اور اقل چکر ایام نحر کے بعد کیے تو جداگانہ حکم ہے۔

④ واجبات کے ترک اور ناقص ادائیگی کے تعلق سے واجباتِ حج میں ایک جہت یہ بھی ہے کہ کچھ کی ادائیگی کے لئے مخصوص وقت متعین ہے مثلاً رمی کے لئے وقت متعین ہے، قربانی کے لئے وقت متعین ہے، حلق و تقصیر کے لئے وقت متعین ہے، لیکن ان میں بھی جداگانہ مسائل ہیں۔ رمی کا وقت گزر جائے تو دم ہی دیا جائے گا، رمی نہیں کی جائے گی لیکن قربانی کا وقت گزر جائے تو دم بھی دینا ہوگا اور قربانی کرنا بھی ضروری ہے۔ یہاں رمی

اور قربانی کا ایک فرق آپ نے ملاحظہ کیا یہ مثال تورمی کے آخری دن کو سامنے رکھ کر دی گئی ہے لیکن اگر پہلے یا دوسرے دن کی رمی رہ گئی ہے تو اگلے دن اس کی قضا کرنا بھی ضروری ہے اور جو پہلے دن کی چھوڑی اس کی وجہ سے دم بھی برقرار رہے گا وہ ساقط نہیں ہوگا، یہ دیگر واجبات سے ایک جداگانہ حکم ہے۔ البتہ تیرہویں کے غروب کے بعد قضا کی صورت نہیں بنتی۔

5 واجبات ترک ہونے یا واجبات کی ناقص انداز میں ادا ہو جانے پر پہلا مرحلہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا درست انداز پر اعادہ کر لیا جائے تو کفارہ ساقط ہو جاتا ہے لیکن اعادے میں بھی ہر دوسرے واجب میں ایک جداگانہ تفصیل ہے۔

- 1- بعض واجبات میں مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے اعادہ کرنا واجب ہے۔
- 2- بعض واجبات میں مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے اعادہ کرنا صرف مستحب ہے البتہ اعادہ نہیں کیا تو کفارہ دینا ہوگا۔
- 3- مکہ مکرمہ سے چلے گئے تو کچھ واجبات ایسے ہیں جن میں اعادے کے لئے آنا کفارہ دینے سے افضل ہے۔

4- کچھ واجبات ایسے ہیں جن میں واپس آنے کے بجائے کفارہ دینا افضل ہے۔

6 اگر واجبات کے ترک ہونے یا ناقص انداز پر ادا ہونے کے سبب لازم آنے والے کفارے کو لیا جائے تو اس میں بھی اعلیٰ درجے کا تنوع موجود ہے۔

- 1- کہیں بڑا جانور ذبح کرنا ضروری ہے تو کہیں چھوٹا جانور ذبح کرنا کافی ہے۔
- 2- کہیں ایک مٹھی صدقے کا حکم ہے تو کہیں ایک صدقہ فطر کے برابر صدقے کا حکم ہے۔
- 3- کہیں دس روزے ہیں تو کہیں تین روزے۔

- 4- واجبات کے ترک میں عذر ہو تو تخفیف و رخصت کی صورتیں علیحدہ ہیں۔
- 5- واجبات بلا عذر ترک ہوں تو جداگانہ مسائل ہیں۔
- 6- اکثر واجبات ایسے ہیں جن کے ترک پر کفارہ لازم آتا ہے۔
- 7- کچھ واجبات ایسے ہیں جن کے ترک پر کفارہ لازم نہیں آتا۔
- ان تمام باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حج کے واجبات میں کتنی تفصیل ہے اور ہر واجب کی کس قدر صورتیں بنتی ہیں۔ یوں خالصتاً اس موضوع کی وسعت، گہرائی اور عوام و خواص کی مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے راقم الحروف نے یہ فیصلہ کیا کہ واجبات حج پر اردو میں مستقل کتاب ہونی چاہیے۔

زیر نظر کتاب کے بارے میں پس منظر اور اہم معلومات

① اردو میں لکھی جانے والی کتب میں اکثر صورتیں تو بیان ہوئی ہیں جیسا کہ بہار شریعت میں اکثر صورتوں کا بیان موجود ہے لیکن وہاں ایک دشواری یہ ہے کہ واجب کی ادائیگی اور ترک کا حکم ایک ساتھ بیان نہیں ہوا۔ واجب کی ادائیگی مثلاً و قوف مزدلفہ، رمی وغیرہ کی تفصیل ابتدا میں بیان ہوئی پھر ترک کرنے یا ناقص انداز پر واقع ہونے کے تعلق سے احکام جنایات کے باب میں مذکور ہیں۔ یوں دو حصے الگ الگ جگہ پر ہونے کی وجہ سے پڑھنے والے کی دشواری بڑھ جاتی ہے لیکن زیر نظر کتاب میں اول تو بیان کردہ بہت ساری صورتیں ایسی ہیں جو بہار شریعت یا دیگر اردو کتب میں بھی مذکور نہیں۔ دوم یہ کہ مذکورہ کتاب میں ہر واجب کے دونوں حصے ایک ساتھ بیان کئے گئے ہیں مثلاً اگر رمی ہے تو پہلے ”مختصر تشریح“ کے عنوان کے تحت مختصر الفاظ میں اس کی ادائیگی کے طریقے کو بیان کر دیا گیا پھر اس کے نیچے ہی رمی چھوڑنے کے احکام اور صورتوں کو بیان کر دیا گیا۔

2 اس کتاب پر کام کرتے وقت میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ اس کتاب پر جو کام کرنا ہے اس میں معروف مسائل ہی کو نئی ترتیب و انداز میں ڈھالنے تک خود کو محدود نہیں رکھنا بلکہ استقرائی انداز پر کام کرنا ہے یعنی ایک واجب کی درپیش تمام ضروری صورتوں کا حکم بیان کرنا ہے اگرچہ ان کے حل کے لئے تحقیق و تنقیح کے تقاضے کی بنیاد پر اس کام میں زیادہ وقت صرف ہو۔ استقرائی انداز میں کام کو اس مثال سے سمجھئے مثلاً طہارتِ حکمی ہی کو لے لیں جو کہ طواف میں واجب ہے۔

اس میں ایک طویل تفصیل ہے، اول تو دو صورتیں بنتی ہیں:

ایک جنابت یا حیض و نفاس میں طواف کرنا اور دوسری بے وضو طواف کرنا۔

1- طوافِ زیارت میں طہارتِ کبریٰ نہ پائے جانے کا حکم الگ ہے

2- طوافِ عمرہ میں طہارتِ کبریٰ نہ پائے جانے کا حکم الگ ہے

3- نفلی طواف و دیگر طوافوں میں طہارتِ کبریٰ نہ پائے جانے کا حکم الگ ہے

4- یونہی طوافِ زیارت، طوافِ عمرہ اور دیگر طواف بے وضو کرنے کا حکم مختلف ہے

5- ہر قسم میں اکثر اور اقل چکر کرنے کا حکم الگ ہے۔

اب کتاب میں جب طہارت پر بات کی گئی تو مسائل کی عقلی یا نوعی تقسیم بندی کو سامنے رکھتے ہوئے ان کی تمام صورتوں کا ضروری حکم بیان کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔ یونہی مسائل بیان کرنے میں لوگوں کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے حج کے ساتھ ساتھ بعض جگہوں پر عمرے کے مسائل اور نفلی طواف وغیرہ کے مسائل کو بھی بیان کر دیا مثلاً جہاں حج کی سعی پر گفتگو ہوئی وہیں عمرے کی سعی رہ جانے کے چند ضروری مسائل بھی بیان کر دیئے گئے کیونکہ حج پر جانے والے صرف حج ہی نہیں کرتے بلکہ عمرے بھی ادا کر

رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح طواف کے واجبات کو بیان کیا گیا تو صرف حج سے متعلق طواف یعنی طواف زیارت اور طواف دواع کے مسائل ہی بیان نہیں کیے گئے بلکہ عمرے کے طواف اور نفلی طواف کے مسائل بھی بیان کر دیئے گئے۔ ایسا کرنے کی ایک وجہ تو یہ بیان کی گئی کہ حج چر جانے والا ادائیگی حج کے ساتھ ساتھ عمرہ و نفلی طواف وغیرہ بھی ادا کرتا ہے اس لئے اس کی ضرورت کا خیال رکھا گیا ہے۔ دوسری بنیادی وجہ یہ پیش نظر رہی کہ ایک مسئلے میں مختلف مواقع پر لازم آنے والے مختلف احکام جب ایک ہی ساتھ لکھے جائیں تو ان کا یاد کرنا اور انہیں سمجھنا آسان ہوتا ہے کیونکہ ایک ہی مقام پر جب قاری کو یہ مختلف احکام ایک ساتھ لکھے ہوئے نظر آئیں گے تو اس کا تردد بھی ختم ہو گا اور اسے مسئلے پر تشریحی بھی حاصل ہو سکے گی۔

زیر نظر کتاب کا عربی میں نام ”تعلیم الناسیک واجبات المناسک“ رکھا گیا ہے جس کا معنی ہے: عابد و زاہد کو حج کے واجبات کی تعلیم دینا۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی تصنیف کردہ کتب کے مطالعہ سے میرے اندر یہ شوق بیدار ہوا کہ میں بھی اس کتاب کا تاریخی نام رکھوں۔ تاریخی نام وہ ہوتا ہے کہ اگر اس نام کے حروف کو جمع کیا جائے تو حروف کے اعداد کا مجموعہ اس سال کے عدد پر مشتمل ہو گا جس سال کتاب کی تصنیف ہوئی ہے۔ اس کتاب کی تصنیف ماہ ذی قعدہ 1439 سن ہجری میں تکمیل کو پہنچ رہی ہے لہذا تاریخی نام کے لئے یہ ضروری تھا کہ اس کے حروف 1439 کے عدد سے نہ کم ہوں نہ زیادہ۔ اس تناظر میں جو نام سامنے آیا وہ درج ذیل ہے:

”ارشاد الناسیک لحل مطالب واجبات المناسک“

1439

یعنی زاہد و پارسا کی رہنمائی کرنا مناسک حج کے مختلف مطالب اور واجبات کی طرف

مذکورہ کتاب میں 27 واجبات بیان ہوئے ہیں۔ فتاویٰ رضویہ میں 30 واجبات لکھے ہوئے ہیں جبکہ بہار شریعت میں 28 واجبات تحریر ہیں۔ عربی کتب میں بھی دو طرح کے اعداد ہیں بعض کتب میں صرف مرکزی واجبات کو شمار کیا گیا ہے ان کے تحت آنے والے واجبات کو جداگانہ شمار نہیں کیا گیا جبکہ بعض کتب خصوصاً بعد والی عربی کتب میں مرکزی و ذیلی واجبات کو الگ الگ ہی شمار کیا گیا ہے مثلاً سعی ایک مرکزی واجب ہے جبکہ صفا سے شروع کرنا اور ہر چکر کی مکمل سعی کرنا ایک طرح سے ذیلی واجبات ہیں۔ مختلف کتب میں تعداد کم زیادہ ہونے کی ایک وجہ تو یہی ہے کہ بعض نے مرکزی و ذیلی واجبات کو الگ الگ کر کے بیان کیا اور بعض نے مرکزی واجب ہی کو شمار کرتے ہوئے ذیلی واجبات کے احکام اس کے تحت بیان کر دیئے۔ اسی طرح ایک اور مختلف انداز کا تنوع یوں بھی ہوا کہ مثلاً حج کی قربانی کرنا قارن و متمتع کے لئے واجب ہے جبکہ قربانی کا ایام نحر میں ہونا، پھر حرم میں ہونا یہ دو چیزیں مزید بھی واجب ہیں۔ بعض کتب نے ان تینوں کو ایک ساتھ بیان کیا اور بعض نے الگ الگ۔ خلاصہ کلام یہ کہ 27 واجبات کا تعین بھی سوچ سمجھ کر ہی کیا گیا ہے اگر کسی اور جگہ پر عدد میں کمی یا زیادتی نظر آئے تو اس کی اسی طرح کی کوئی وجہ ہوگی جو بیان کی گئی۔

کلماتِ تشکر

اس کتاب کی تصنیف میں متعدد حضرات کا تعاون مختلف مواقع پر شامل رہا۔

① مولانا سید مسعود عطاری مدنی۔ یہ دارالافتاء اہلسنت میں بطور متخصص فتویٰ لکھنے کے ساتھ ساتھ دیگر اہم خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ اس کتاب کی تحقیقات کے حل اور اہداف کی تکمیل میں سب سے زیادہ ان کا تعاون شامل حال رہا۔ بالخصوص کتاب کے اختتامی مراحل کو انہوں نے بہت عمدہ انداز میں سرانجام دیا۔

2 مولانا رضا محمد عطاری مدنی۔ یہ دارالافتاء اہلسنت میں بطور معاون فتویٰ لکھتے ہیں۔ اس پوری کتاب کی تصنیف میں باعتبار وقت سب سے زیادہ ان کا تعاون شامل حال رہا۔ مختلف حوالہ جات نکالنے، نئی صورتوں کے حل تلاش کرنے اور ابتدائی کام میں ان کی معاونت شامل رہی۔

3 مولانا فرحان احمد عطاری مدنی۔ یہ دارالافتاء اہلسنت میں بطور معاون فتویٰ لکھنے کی ذمہ داری انجام دیتے ہیں۔ آخری ایک مہینے میں کچھ اہم مسائل پر تحقیق و مراجعت میں ان کا تعاون شامل حال رہا۔

4 مولانا کاشف سلیم عطاری مدنی۔ ان کا تعلق المدینۃ العلمیہ سے ہے۔ جد الممتار پر بھی کام کر چکے ہیں۔ کتاب کے ہر باب کو انہوں نے بہت گہرائی سے پڑھا۔ بنیادی حوالے کے طور پر جو عربی عبارات ہم نے درج کی تھیں اس کی تصحیح نقل کرنا ان کی ذمہ داری تھی جس کو انہوں نے بہت عمدہ انداز میں نبھایا اور 350 سے زائد جو حوالہ جات درج ہوئے ہیں ایک ایک کتاب سے ان عبارات کو چیک کیا اور ان کی درستی کو یقینی بنایا۔ متعدد مقامات پر کتاب کے متن پر بھی انہوں نے مفید مشوروں سے نوازا۔

5 مولانا آصف خان عطاری مدنی۔ یہ المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) کی مجلس کے رکن اور ناظم ہیں۔ فتاویٰ اہلسنت کتاب الزکوٰۃ کی اشاعت میں بھی ان کا تعاون اور دلچسپی مثالی تھی اور زیر نظر کتاب پر بھی انہوں نے بہت ہی خلوص دل کے ساتھ طباعت کے مراحل کے لئے ضروری کام جیسا کہ فارمیشن، ڈیزائننگ وغیرہ کو بہتر انداز میں پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ کاشف بھائی کے کاموں کے لئے بھی آصف خان بھائی ہی رابطہ کار رہے۔

مجلس آئی ٹی اور مجلس توقیت (دعوت اسلامی) کا تعاون بھی اس کتاب میں شامل ہے۔ شعبہ آئی ٹی نے کیو آر کوڈ (QR Code) اور ان کے لنک (link) بنائے ہیں جبکہ مجلس توقیت نے مختلف مناسک سے متعلق مختلف انداز کے اوقات کا سالانہ بنیاد پر چارٹ بنا کر دیا ہے جو اس کتاب میں مختلف جگہوں پر کیو آر کوڈ (QR Code) سے اسکین (Scan) کر کے دیکھا جاسکتا ہے۔

بہت ہی محبت کرنے والے اور مسائل حج کے مشتاق و طلبگار صوفی محمد اقبال ضیائی صاحب کا بطور خاص شکر گزار ہوں اول تو اس بات پر کہ انہوں نے میری التماس پر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے اس کتاب کی تکمیل کی دعا کرنا قبول کیا، پھر انہوں نے خود اپنی خواہش پر پوری کتاب ای میل کے ذریعے منگو کر اس کی بہت ہی عمدہ انداز میں پروف ریڈنگ بھی کی۔ ماشاء اللہ یہ بہت عمدہ پروف ریڈر ہیں۔

مجلس افتاء کا بھی شکر گزار ہوں جس نے دارالافتاء اہلسنت کے پلیٹ فارم سے اس کتاب پر تحقیق و تصنیف کا موقع فراہم کیا اور میرے لئے یہ ممکن ہوا کہ میں یہ کام آپ تک پہنچا سکوں۔

اللہ تعالیٰ بالخصوص مذکورہ بالا تمام افراد کی اور بالعموم ان تمام افراد کی کوشش اور خدمت کو قبول فرمائے جنہوں نے کسی بھی طرح علمی یا ماہرانہ انداز میں اس کتاب کی طباعت تک اپنی معاونت سے نوازا، خواہ فارمیشن کرنے والے ہوں، پروف ریڈنگ کرنے والے ہوں یا مکتبہ المدینہ کے تعلق سے مختلف کاموں کے انجام دینے والے افراد ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان سب کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائے۔

التماسِ خاص

بالخصوص اہل علم حضرات سے ملتمس ہوں کہ اس کتاب کی تصنیف و تحقیق میں مجھ سے خطا واقع نہ ہوئی ہو یہ ضروری نہیں۔ بالخصوص باریک اور گہرائی پر مبنی اباحت میں خطا واقع ہونا کوئی بعید نہیں۔ خاص طور پر اس بات سے مرعوب نہ ہوں کہ میں مسائل حج سے کافی عرصے سے شغف رکھے ہوئے ہوں تو مجھ سے خطا ممکن نہیں۔ اگر کہیں علمی خطا پائیں تو مجھے ضروری مطلع کریں، امید ہے کہ تشفی بخش دلائل کے بعد آپ مجھے رجوع کرنے والا پائیں گے۔ یہ کتاب اگرچہ دارالافتاء اہلسنت کے پلیٹ فارم سے قارئین کے لئے ایک عمدہ تحفہ ہے لیکن یہ عرض کرتا چلوں کہ مجلس افتاء کے دیگر مفتیان کرام نے تا دم تحریر اس کتاب کے ایک باب کو بھی ملاحظہ نہیں فرمایا ہے لہذا اس کتاب کی کسی بھی خطا کو صرف میری طرف ہی منسوب کیا جائے اور مجھے اطلاع دے کر رجوع کا موقع دیا جائے۔ مجھ سے رابطے کا ایک بڑا ذریعہ میرے آفیشل فیس بک پیج کا ان بکس ہے [facebook.com/MuftiAliAsghar](https://www.facebook.com/MuftiAliAsghar)۔ اس کے علاوہ المدینۃ العلمیہ کے ای میل

ایڈریس ilmia@dawateislami.net سے بھی آسانی پیغام پہنچایا جاسکتا ہے۔

اس کتاب کے لکھنے پر مجھے جو ثواب حاصل ہوا وہ بالخصوص اپنے والدین کریمین کی ارواح کو ایصال کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ یونہی اپنے مرحوم اساتذہ و مشائخ، نیز اساتذہ و پیر و مرشد کے مرحوم والدین اپنے والدین کی طرف سے اجداد و عصابات مسلمین اور بالعموم پیارے آقائے اللہ تَعَالَى عِنْدِهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ساری امت مرحومہ کی خدمت میں ثواب پہنچے۔

طالب دعا

ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

24 ذوالقعدة الحرام 1439 بمطابق 07.08.2018

اہم مقامات وغیرہ اور کیو آر کوڈ

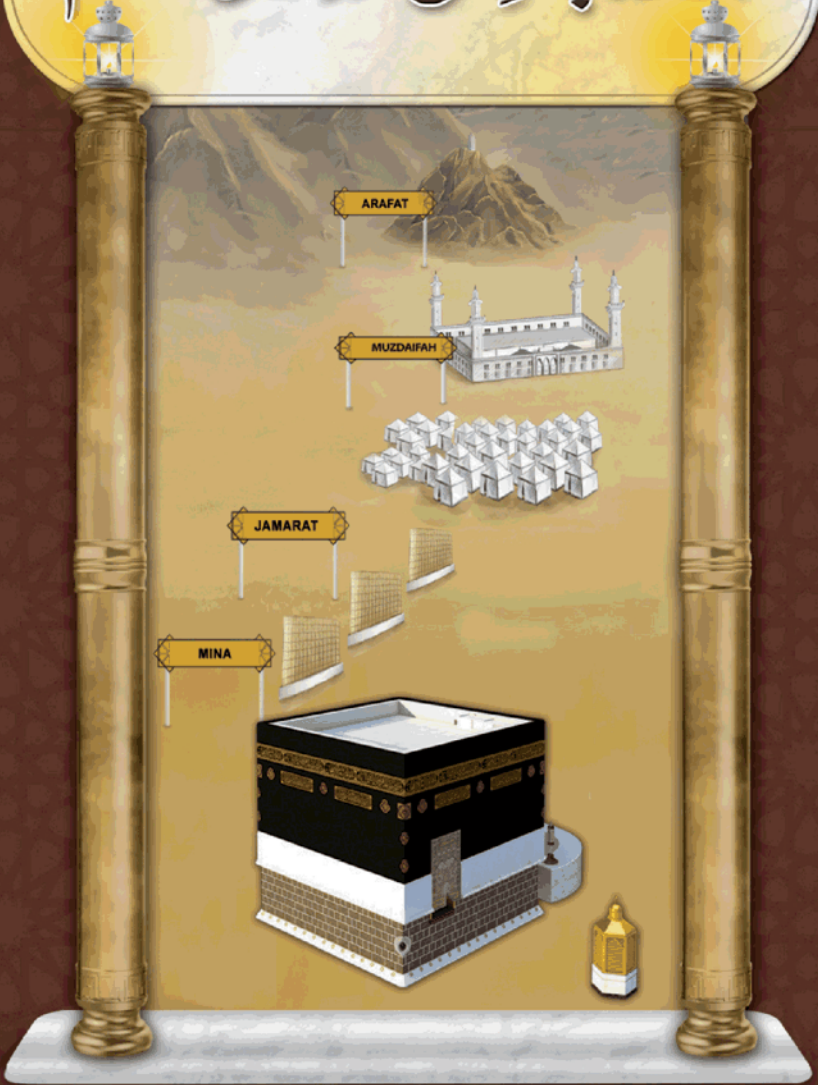
مذکورہ کتاب میں کئی جگہوں پر کیو آر کوڈ دیئے گئے ہیں ان میں سے بعض اہم کیو آر کوڈ یہاں بھی تفصیل کے ساتھ لکھے جا رہے ہیں۔ آپ مطلوبہ مقام کو اسکیمن کر کے لنک پر پہنچ سکتے ہیں۔ 19 کیو آر کوڈ وہ ہیں جو کتاب میں بھی دیئے گئے ہیں جبکہ مزید 7 اہم کیو آر کوڈ قارئین کی سہولت کے لئے اضافی طور پر یہاں درج کیے گئے ہیں۔

	1. پانچوں میقاتوں کا نقشہ
	2. کلماتِ تلبیہ کی ویڈیو
	3. طائف کی میقات میں وادیِ محرم کی مسجدِ میقات کی تصویر اور گوگل میپ
	4. طائف کی میقات میں سیلِ کبیر کی مسجدِ میقات کی تصویر اور گوگل میپ
	5. مسجدِ عائشہ کی تصویر اور گوگل میپ
	6. جعرانہ کے مقام کی تصویر اور گوگل میپ
	7. رمل کے عملی طریقے پر مشتمل ویڈیو

	اضطباع کے عملی طریقے پر مشتمل ویڈیو	.8
	میدان عرفات کی مختلف تصاویر	.9
	میدان عرفات کے مقام پر (وقوف عرفہ کے وقت) آغازِ ظہر اور اگلی رات ختمِ سحری کے وقت پر مشتمل پورے سال کا نقشہ اوقات	.10
	میدان عرفات میں وقتِ غروب پر مشتمل پورے سال کا نقشہ اوقات	.11
	مزدلفہ میں عشاء کے ابتدائی و انتہائی وقت پر مشتمل پورے سال کا نقشہ اوقات	.12
	مزدلفہ میں طلوعِ فجر و طلوعِ شمس کے وقت (وقوف مزدلفہ کے وقت) پر مشتمل پورے سال کا نقشہ اوقات	.13
	پہلے دن کی رمی کے چاروں احکام کے اعتبار سے مکمل اوقات پر مشتمل پورے سال کا نقشہ اوقات	.14
	پہلے دن جمرۃ العقبہ کی رمی میں کھڑے ہونے کا انداز تصویر	.15
	دوسرے، تیسرے دن کی رمی میں کھڑے ہونے کا انداز تصویر	.16

	17. قارن کے لئے دو دم کی مستثنیٰ صورتوں کی تفصیل رفیق الحرمین سے
	18. تھری ڈی ویڈیو کے ذریعے طواف کی نیت کا طریقہ
	19. مکہ مکرمہ کے لئے تین اوقات مکروہہ (جن میں طواف کی نماز نہیں ہوتی) پر مشتمل پورے سال کا نقشہ اوقات
	20. حج اور عمرہ ایک نظر میں عمدہ پریزنٹیشن مختصر انداز - 30 منٹ کا ویڈیو کلپ
	21. طواف کرنے کا عملی طریقہ اور اہم مسائل پر مشتمل عمدہ پریزنٹیشن - 36 منٹ کی ویڈیو
	22. احرام کی پابندیوں پر مشتمل عمدہ پریزنٹیشن - 15 منٹ کی ویڈیو
	23. مناسک حج کے اوقات اور ترتیب پر مشتمل عمدہ پریزنٹیشن - 18 منٹ کی ویڈیو
	24. خواتین کے مسائل حج و عمرہ سے متعلق اہم سوال و جواب پر مشتمل 29 منٹ کی ویڈیو
	25. مفتی علی اصغر صاحب کے آفیشل یوٹیوب چینل کالنگ جس پر احکام حج کے مکمل سلسلے اور شارٹ کلپ موجود ہیں
	26. دعوت اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود احکام حج تیج کالنگ

27 واجبات حج اور تفصیلی احکام



واجب نمبر: 1

میقات سے احرام باندھنا




مختصر تشریح

ویسے تو ”میقات“ ایک خاص اصطلاح ہے لیکن یہاں میقات سے مراد یہ ہے کہ جس کو جہاں سے احرام باندھنا ہے وہ وہیں سے باندھے، اس کا خلاف کرنا ترک واجب ہوگا۔ میقات سے احرام باندھنے کی تفصیل سے پہلے حرم، حلّ اور آفاق کا جغرافیائی نقشہ ذہن نشین ہونا ضروری ہے لہذا ص 24 پر موجود نقشہ سے ان جگہوں کی تفصیل اچھی طرح سمجھ لیں۔

یہاں احرام باندھنے کی تین ممکنہ صورتیں ہیں:


پہلی صورت:

میقات سے احرام باندھنے سے مراد یہ ہے کہ حج کی تینوں اقسام اور زائر کہاں کا رہنے والا ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے جہاں سے احرام باندھنے کا حکم ہے وہاں سے احرام باندھنا واجب ہے۔

حج کی تین اقسام ہیں: (1) حج تمتع (2) حج قرآن (3) حج افراد۔ حج کرنے والا تینوں اقسام میں سے جو بھی حج کر رہا ہو اگر وہ آفاق  یعنی حلّ کے باہر سے آرہا ہے اور میقات سے گزر کر براہ راست مکہ مکرمہ آنا چاہتا ہے تو حالت احرام میں ہی میقات عبور کرتا ہوا حلّ  اور پھر حرم  یعنی مکہ مکرمہ میں داخل ہوگا، احرام عمرہ کا ہو یا حج کا دونوں میں سے کسی ایک کا ہونا ضروری ہے۔ آفاق سے حج تمتع کے لئے آنے والا حاجی صرف عمرہ کا احرام باندھ کر آتا ہے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کر کے یعنی طواف، سعی اور

حَلَق یا تقصیر سے فارغ ہونے پر عمرہ کا احرام کھول دیتا ہے۔

کون میقات کے باہر ہی سے حج کا احرام باندھ کر آئے گا؟

میقات کے باہر سے حج افراد اور حج قرآن کے لئے آنے والا میقات  یا اس سے پہلے ہی حج کا احرام باندھ کر آئے گا اور اسی احرام کے ساتھ عَرَافَات جائے گا۔ حج افراد والے نے صرف حج کا احرام باندھا ہوتا ہے جبکہ قرآن والے نے حج اور عمرہ دونوں کے احرام کی نیت کی ہوتی ہے۔

دوسری صورت:

جو آفاقی مکہ مکرمہ آکر عمرہ کر کے احرام کھول کر مکہ شریف ہی میں موجود ہے یعنی حج تمتع کرنے والا ہی ایسا کرے گا اس کے لئے حج کا احرام خطہ حرم سے باندھنا ضروری ہے یہی حکم ان تمام لوگوں کے لئے ہے جو مکہ مکرمہ میں حرم کے خطہ میں آباد ہیں کہ وہ حج کا احرام خطہ حرم سے ہی باندھیں گے۔





تیسری صورت:

اہل مکہ یعنی حدود حرم میں رہنے والے اور اہل حلّ یعنی حرم سے باہر اور میقات کے اندر رہنے والے صرف حج افراد کریں گے تو یہ دونوں حج کا احرام اپنی اپنی جگہ سے باندھیں گے، یعنی اہل مکہ خطہ حرم میں کسی جگہ سے اور اہل حلّ، حلّ میں کسی بھی جگہ سے باندھیں گے اور ان کے لئے یہ عمل کرنا واجب ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ اہل حلّ حرم سے احرام باندھیں اور حرم میں رہنے والے حلّ میں جا کر احرام باندھیں۔⁽¹⁾

...1 (شرح لباب المناسک، باب المواقیف، ص 118-119)

میقات سے احرام باندھنا ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

① جو آفاقی براہ راست مکہ مکرمہ کی نیت سے سفر کرتا ہو اجان بوجھ کر بغیر احرام کے میقات سے حل میں داخل ہوا تو اس پر دم لازم ہو گیا⁽²⁾ اور گناہ گار بھی ہوا۔ اگر جان بوجھ کر نہ کیا تو گناہ نہیں ہو گا۔

② اس پر واجب ہے کہ واپس جا کر کسی بھی میقات سے احرام باندھے⁽³⁾ یعنی احرام کی نیت اور تَلْبِيَّةٌ  دونوں میقات سے کر کے پھر دوبارہ آئے۔⁽⁴⁾ ایسی صورت میں دم ساقط ہو جائے گا۔ سب سے قریب میقات طائف کی ہے  وہاں آنے جانے کی ٹیکسی کروائی جاسکتی ہے طائف کی میقات کے دو مرکزی پوائنٹ ہیں ایک کو ”میقات الہدا“ یا ”وادی محرم“ بھی کہتے ہیں یہ مکہ مکرمہ کے زیادہ نزدیک ہے۔ مسجد میقات  بھی یہاں موجود ہے، مکہ سے اعادہ کے لئے جانے والے ٹیکسی والے کو اسی کا نام بتائیں۔ دوسرا مقام ”سِلُّ الْكَبِيرِ“ کہلاتا ہے یہاں بھی مسجد میقات  موجود ہے۔ دونوں جگہ میں سے کہیں پر بھی جاسکتے ہیں۔

③ اگر اس شخص نے آفاق سے آتے ہوئے میقات سے احرام باندھنے کے بجائے

2... من جاوز وقته غير محرم ثم أحرم أو لا فعليه العود إلى وقت وإن لم يعد فعليه دم

(باب المناسك، باب المواقيت، فصل في مجاوزة الميقات بغير احرام، ص 118-119)

3... (فعليه العود) أي فيجب عليه الرجوع (إلى وقت) أي إلى ميقات من المواقيت... إلخ

(شرح لباب المناسك، باب المواقيت، فصل في مجاوزة الميقات بغير احرام، ص 118)

4... وإلا فلا بد أن ينوي وليتي ليصير محرماً حينئذ

(شرح لباب المناسك، باب المواقيت، فصل في مجاوزة الميقات بغير احرام، ص 120)

اندرونِ میقات کہیں سے احرام باندھ لیا تب بھی حکم ہے کہ میقات پر جا کر تلبیہ پڑھ کر واپس آئے۔ اس پر لازم آنے والا دم ساقط ہو جائے گا⁽⁵⁾ البتہ گناہ ختم کرنے کے لئے توبہ کرنا ہوگی۔

④ اگر ٹکی یا جوٹکی کے حکم میں ہے جیسا کہ حج تمتع کرنے والا جب عمرہ کا احرام کھول کر مکہ مکرمہ ہی میں مقیم ہے تو وہ بھی ٹکی ہی کے حکم میں ہے، ان پر ضروری ہے کہ یہ حج کا احرام خطہ حرم سے باندھیں۔⁽⁶⁾

⑤ یونہی جو حلق میں رہتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ حلق سے احرام باندھے۔⁽⁷⁾

⑥ اگر ان دونوں نے اس پر عمل نہ کیا یعنی ٹکی نے حرم کے بجائے حل اور حلقی نے بجائے حل کے حرم سے احرام باندھا تو ان پر بھی لازم ہے کہ اپنی اصل جگہ پر واپس جا کر تلبیہ کا اعادہ کریں یعنی حرم کا رہنے والا حرم آئے اور یہاں تلبیہ کا اعادہ کرے اور حل کا رہنے والا بیرونِ حرم جائے اور تلبیہ کا اعادہ کرے اگر ایسا نہ کیا تو دم لازم ہوگا۔⁽⁸⁾

5... (سقط) أى الدم (إن لثتی سنه) أى من المیقات علی فرض أنه أحرم بعده

(شرح لباب المناسک، باب المواقیت، فصل فی مجاوزة المیقات بغير احرام، ص 119-120)

6... من كان منزله فی الحرم فوقته الحرم للحج... وكذلك كل من دخل الحرم من غیر أهله وإن لم یبق الاقامة به كالمنرد بالعمرة والمتمتع


(لباب المناسک، باب المواقیت، فصل فی الصنف الثالث، ص 117، ملتقطاً)

7... وهم الذین منازلهم فی نفس المیقات أو داخل المیقات إلى الحرم فوقتهم الحلق للحج والعمرة (لباب المناسک، باب المواقیت، فصل فی الصنف الثانی، ص 116)

8... فلو أحرم... أهل الحرم من الحلق للحج... أو أهل الحلق من الحرم فعليهم العود إلى وقت وإن لم یعودوا فعليهم الدم

(لباب المناسک، باب المواقیت، فصل فی مجاوزة المیقات بغير احرام، ص 119، ملتقطاً)

7 اہل مکہ میں سے کوئی کسی کام سے بیرونِ حرم یعنی حِلّ گیا وہاں سے احرام باندھ کر عَرَقات چلا گیا تو اس نے احرام اپنی جگہ سے باندھا اس نے کسی حکم شرع کی خلاف ورزی نہیں کی۔⁽⁹⁾

8 یونہی بیرونِ حرم یعنی حِلّ سے کوئی شخص کسی کام سے مکہ آیا خاص حج کے ارادے سے نہیں آیا جیسا کہ بعض لوگ نوکری تو مثلاً جدہ میں کرتے ہیں جو کہ میقات کے اندر ہے  لیکن حرم سے باہر ہے چونکہ حج کے سیزن میں کام کے سلسلہ میں ان کا تبادلہ مکہ مکرمہ کر دیا جاتا ہے یہ شخص اب مکی ہی ہے اگر مکہ مکرمہ آکر اس کی حج کی نیت بنتی ہے تو یہ حرم ہی سے احرام باندھے گا۔⁽¹⁰⁾

= قال القطبي في منسكه: وما يجب التيقظ له سكان جدة—وأهل الاودية القريبة من مكة فانهم غالباً ما ياتون مكة في سادس أو سابع ذى الحجة بلا إحرام ويحرمون للحج من مكة فعليهم دم لمجاورة الميقات بلا إحرام... إلخ

(ردالمحتار، كتاب الحج، مطلب في المواقيت، ج 3، ص 554، ملقطاً)

• ذكر العلامة ابن عابدين ههنا: هؤلاء الاشخاص متى يذهبون إلى عرفات ويلبون هل يسقط الدم عنه بسبب العود إلى الحل أي العرفات أم لا؟ والذي يظهر من كلام خاتمة المحققين العلامة ابن عابدين الشامسي سقوط الدم عنه حيث ذكر قول القاضي محمد عيد علي من قال بعدم السقوط— وهذه الصورة لا يوجد إلا لأهل الحل لأنهم لا يطوفون للقدوم لأن ليس لهم طواف القدوم ومن طاف ولو شوطاً تعين الدم كما مر فتدبر— على اصغر

9... أمثالو خرج إلى الحلّ لحاجة فأحرم منه ووقف بعرفة فلا شيء عليه

(ردالمحتار، كتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 708)

10... وقد يتغير الميقات بتغير الحال أي من كون الواحد في الحرم أو الأفاق أو ما بينهما من غير أهلها فيكون ميقات الأفاقي الحرم أو الحل أي إذا صار من أهل هما والمكي الحل أو الأفاق أي على حسب =

9 اہل حرم خطہ حرم سے کسی بھی جگہ احرام کی نیت کر سکتے ہیں البتہ افضل مقام ”مسجد الحرام“ ہے۔⁽¹¹⁾

10 حِلّ والے کے لئے پورا حِلّ حج کے احرام باندھنے کی میقات ہے، حرم سے پہلے جہاں سے چاہے باندھ سکتا ہے البتہ اس کے لئے گھر سے باندھنا افضل ہے۔⁽¹²⁾

11 واضح رہے کہ مکہ مکرمہ میں رہنے والے اگر عمرہ ادا کرنا چاہیں تو ان کو حرم سے باہر جا کر احرام باندھنا ہوگا۔ سب سے افضل تنجیم یعنی مسجد عائشہ ﷺ سے احرام باندھنا ہے۔⁽¹³⁾ اور حِلّ میں رہنے والوں کے لئے عمرہ کے احرام کے لئے حج کے احرام کی طرح

= إختلاف حاله والضابط فيه أى القاعدة الكلية فى هذا الحكم ان من وصل إلى مكان صار حكمه حكم أهله أى إذا كان قصده إليه على وجه مشروع بخلاف ما إذا كان على غير وجه مشروع بأن جاوز الميقات من غير إحرام ودخل الحرم أو خرج المكي إلى الحل لإحرام الحج فإنه لا يصير حكمه حكم أهل ما خرج منه أو دخل إليه (شرح لباب المناسك، باب المواقيت ص 118)

• المراد بالمكي من كان داخل الحرم سواء كان بمكة أو لا وسواء كان من أهلها أو لا فيشمل الأفاقي المفرد بالعمرة والمتمتع والحلال من أهل الحل إذا دخل الحرم لحاجة (رد المحتار، كتاب الحج، ج 3، ص 554)

11... (وهم من كان منزله في الحرم فوقته للحج) ومن المسجد أفضل

(شرح لباب المناسك، باب المواقيت، فصل في الصف الثالث، ص 117)

12... (وهم الذين سنازلهم في نفس الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم فوقتهم الحل) أى فميقاتهم جميع المسافة من الميقات إلى انتهاء الحل... (ومن دويرة أهلهم أفضل)

(شرح لباب المناسك، باب المواقيت، فصل في الصف الثاني، ص 116، ملتقطاً)

13... (من كان منزله في الحرم فوقته الحل للعمرة) ثم إحرام المكي من التنعيم أفضل عندنا للعمرة (شرح لباب المناسك، باب المواقيت، فصل في الصف الثالث، ص 117، ملتقطاً)

حکم یہ ہے کہ بیرونِ حرم کہیں سے بھی احرام باندھ سکتے ہیں لیکن گھر سے احرام باندھنا افضل ہے۔ (14)

12 بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ حل سے اگر حرم آئیں گے تو احرام ضروری ہوگا مثلاً مکہ مکرمہ کا رہائشی جدہ جائے پھر واپس آنا ہو یا حدیبیہ یا جحرانہ جاکیں اور پھر مکہ مکرمہ آنا ہو تو ایسی صورت میں احرام باندھ کر آنا ضروری ہوگا یہ درست نہیں کہ یہ جگہیں حل میں ہیں حل سے مکہ مکرمہ آتے وقت حج و عمرہ کا ارادہ نہ ہو تو بغیر احرام کے آسکتے ہیں۔ (15)

عمرہ کا احرام اپنی جگہ سے نہ باندھا جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

آفاق سے براہِ راست مکہ مکرمہ آنے والے کے مسائل تو اوپر بیان ہو گئے ہیں البتہ حاجی مکہ مکرمہ پہنچ کر متعدد عمرے کر رہے ہوتے ہیں اور درست مقام اور جگہ سے احرام باندھنے میں کچھ غلطیاں بھی کر جاتے ہیں لہذا حلیٰ اور حرم میں رہنے والے یا وہ لوگ جو آفاق سے آکر حلیٰ یا مکی کے حکم میں ہو گئے یہ لوگ عمرے کے احرام کو صحیح جگہ سے نہیں باندھیں تو کیا احکام ہوں گے چند مسائل ملاحظہ ہوں۔

1 حرم میں رہنے والے عمرہ کرنا چاہیں تو ان کو حرم کے باہر جا کر احرام باندھنا

14...ہم الذین منازلہم فی نفس المیقات أو داخل المیقات إلی الحرم فوقتہم الحلیٰ للحج والعمرة۔۔۔ومن دويرة أهلہم أفضل

(لباب المناسک، باب المواقیب، فصل فی الصنف الثانی، ص 116، ملقطاً)

15...ولہم دخول مکة بغير احرام إذ المیرید وانسکاً

(لباب المناسک، باب المواقیب، فصل فی الصنف الثانی، ص 116)

ہو گا۔⁽¹⁶⁾

② اگر کسی نے عمرہ کا احرام حرم سے باندھا تو اس پر دم لازم ہو گا⁽¹⁷⁾ اگر بیرون حرم یعنی حلّ جا کر تلبیہ کہہ آیا تو اب دم ساقط ہو جائے گا۔⁽¹⁸⁾

③ مطلوبہ جگہ سے احرام نہ باندھنے والے کے لئے یہ جو کہا گیا ہے کہ وہ مطلوبہ جگہ پر جا کر صرف تلبیہ کہہ کر واپس آجائے تو دم ساقط ہو جائے گا یہ صورت ایک قید سے مقید ہے کہ طواف سے پہلے پہلے جا سکتا ہے اور اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ طواف کی نیت کرنے سے پہلے جا سکتا ہے یا پھر صرف پہلا چکر پورا کرنے سے پہلے۔⁽¹⁹⁾ لہذا کسی

16... من كان منزله في الحرم فوقته... الحلّ للعمرة

(لباب المناسك، باب المواقيت، فصل في الصفت الثالث، ص 117، ملقطاً)

17... فلو أحرم آفاقي داخل الوقت أو أهل الحرم من الحل للحج ومن الحرم للعمرة أو أهل الحل من الحرم فعليهم العود إلى وقت وإن لم يعودوا فعليهم الدم

(لباب المناسك، باب المواقيت، فصل في مجاوزة الميقات بغير إحرام، ص 119)

18... فلو عكس فأحرم للحج من الحل أو للعمرة من الحرم لزمه دم إلا إذا عاد ملبياً إلى الميقات المشروع له

(رد المحتار، كتاب الحج، ج 3، ص 554)

19... في هذا المقام أيضاً صورة أخرى بأنه إلى متى له الرجوع إلى ميقات أو إلى حل لجبر النقصان بسبب التلبية المتروكة بأداء التلبية في مقام مطلوب. عبارات الفقهاء متعارضة في بيان هذه الصورة الواقعة. بعض الفقهاء قالوا له الرجوع مالم ينو الطواف هكذا في المسلك المتقسط وعند البعض له الرجوع مالم يوجد شوط كامل للطواف هكذا في البحرورد المحتار ذكر العلامة الرافعي التطبيق بينهما بأن المعتمر له الرجوع قبل نية الطواف والإستيلام فقط ومن في إحرام الحج له الرجوع قبل شوط كامل للطواف. ليس عندي تحقيق هذه المسئلة. لعل الله يحدث بعد ذلك أمراً. علي أصغر

آفاقی نے حج کا احرام یا آفاق سے عمرہ کے لئے آنے والے نے عمرہ کا احرام میقات کے اندر باندھا ہو یا پھر حلیٰ نے حج کا احرام حرم سے یا مکی نے حج کا احرام حل سے یا کسی نے بھی عمرہ کا احرام حرم سے باندھا ہو تو ان تمام صورتوں میں مطلوبہ جگہ سے احرام باندھنا نہیں پایا گیا۔ اس کی دو صورتیں اوپر بیان کر دی گئیں کہ کب دم ساقط ہو سکتا ہے اور کب دم دینا ہی متعین ہو جائے گا۔

4 اہل حلّ سے کوئی مکہ مکرمہ آنا چاہتا ہے تو اگر حج یا عمرہ کرنے کی نیت نہیں ہے تو وہ بغیر احرام آسکتا ہے⁽²⁰⁾ اور اگر حل سے مکہ روانگی کا مقصد حج یا عمرہ ہے تو اب بغیر احرام مکہ یعنی حرم میں داخل نہیں ہو سکتا⁽²¹⁾ ایسی صورت میں حرم سے پہلے کسی بھی جگہ سے احرام باندھنا واجب ہے۔⁽²²⁾

حضرت ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے حجرِ اسود جب جنت سے نازل ہوا دودھ سے زیادہ سفید تھا، بنی آدم کی خطاؤں نے اُسے سیاہ کر دیا۔
(ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل الحجر الاسود والركن والمقام، ج 2، ص 248، حدیث: 878)

20... ولهم دخول مكة بغير احرام اذا لم يريدوا نسكاً

(لباب المناسك، باب المواقيت، فصل في الصنف الثاني، ص 116)

21... وان ارادوا نسكاً... (فيجب) أي الإحرام حينئذ

(شرح لباب المناسك، باب المواقيت، فصل في الصنف الثاني، ص 116-117، ملقطاً)

22... أثنان أرادوه وجب عليه الإحرام قبل دخوله أرض الحرم فميقاته كل الحلّ إلى الحرم

(رد المحتار، كتاب الحج، ج 3، ص 554)

واجب نمبر: 2

صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا یعنی سعی کرنا

مختصر تشریح

ویسے تو سعی ہر عمرہ کرنے والا بھی کرتا ہے لیکن عمرہ سے ہٹ کر مستقل طور پر حج کی سعی ایک جداگانہ واجب ہے۔ حج کی واجب سعی حج کا احرام باندھنے کے بعد حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال سے کسی بھی وقت ہو سکتی ہے۔⁽²³⁾ حج سے پہلے کرنا ہو تو حج کا احرام باندھ کر کسی بھی نفلی طواف کے بعد ادا کی جاسکتی ہے اور اس طواف میں رمل اور اضطباع دونوں افعال کرنا ہوں گے۔ حج کے بعد کرنا ہو تو احرام ضروری نہیں بلکہ سنت یہ ہے کہ احرام میں نہ ہو اسی طرح حج کے بعد سعی کرنے پر یہ بھی مسنون ہے کہ حلق سے فارغ ہو کر طواف زیارت کے بعد سعی کرے۔⁽²⁴⁾ حج کے بعد سعی کرنا ہو تو طواف زیارت سے پہلے نہیں ہو سکتی پہلے طواف زیارت ہو گا پھر سعی ہوگی اور مسنون یہ

23... ولو بعد طواف (قبل أشهر الحج لم يصح سعيه) لأن السعي من الواجبات والوقت شرط لجميع أفعال الحج إلا أن الإحرام شرط يصح وقوعه قبل الوقت لكن يكره

(شرح لباب المناسك، باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في شرائط صحة السعي، ص 252)

24... فان كان سعيه للحج قبل الوقوف (فيشترط وجوده) أي ثبوت بقائه لعدم حلول زمان تحلله (وإن كان) أي سعيه (للحج بعده) أي بعد الوقوف (فلا يشترط) أي وجود الإحرام لجواز أن يكون بعد تحلله من إحرامه (ولا يبسن) أي وجوده أيضاً لجواز سعيه قبل حلقه لكن مع الكراهة فإنه يبسن الترتيب بين الرمي والحلق والطواف والسعي فكان حقه أن يقول بل ويبسن عدمه

(شرح لباب المناسك، باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في شرائط صحة السعي، ص 247-248، ملتقطاً)

ہے کہ طواف کے بعد سعی میں تاخیر نہ کرے (25)۔

واضح رہے کہ جس طواف کے بعد حج کی سعی کی جائے خواہ حج سے پہلے کی جائے یا بعد میں تو اس طواف میں رمل کرنا سنت مؤکدہ ہے (26) البتہ وہ اگر حالت احرام میں تھا تو اضطباع بھی کرنا ہو گا جیسا کہ حج سے قبل طواف کرنے میں احرام کی حالت لازمی طور سے پائی جائے گی، اسی طرح حج کے بعد احرام کھولنے سے پہلے اگر کوئی طواف زیارت کرتا ہے اور حج سے پہلے سعی نہیں کی تھی تو اس طواف میں بھی اضطباع ہو گا۔ (27) حج سے پہلے حج کی سعی کر چکا ہو تو اب طواف زیارت میں رمل نہیں کرے گا۔ یہاں اصل قاعدہ یہ ہے کہ جس طواف کے بعد حج کی سعی ہوگی اس طواف میں رمل بھی ہو گا اور اگر وہ طواف حالت احرام میں کیا گیا تو اضطباع بھی کریں گے۔

واضح رہے کہ سعی حج کی ہو یا عمرہ کی اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ صفا اور مردہ کے درمیان سات چکر لگائے جائیں صفا سے مردہ تک ایک چکر اور پھر مردہ سے صفا آئیں گے

25... وأشار أيضاً أن السعي بعد الطواف فلو عكس أعاد السعي لأنه تبع له وصرح في المحيط بأن تقديم الطواف شرط لصحة السعي وبه علم أن تأخير السعي واجب وإلى أنه لا يجب بعده فوراً و السنة الاتصال به (رد المحتار، كتاب الحج، فصل في الاحرام، ج 3، ص 587)

26... وأشار بقوله بعد ذلك ثم أخرج إني الصفا إلى أنه لا يرمل إلا في طواف بعده سعی (بحر الرائق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 578)

• الرمل الذي هو ستة مؤكدة (سنة الخالق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 578)

27... (وهو ستة في كل طواف بعده سعی) كطواف القدوم والعمرة وطواف الزيارة على تقدير تأخير السعي وبفرض أنه لم يكن لابساً

(شرح لباب المناسك، باب دخول مكة، فصل في صفة الشروع في الطواف، ص 183)

تو وہ دوسرا چکر ہو گا ایسا نہیں کہ آنا جانا مل کر ایک چکر پورا ہو۔⁽²⁸⁾

حج کی سعی ایک چارٹ میں

کن طوافوں کے بعد ہوگی؟	کب کرے گا؟	کون کرے گا؟	رمل ہوگا؟	اشطباع ہوگا؟
طوافِ قدوم کے بعد	عرفات جانے سے پہلے	قارن، اور آفاقی مفرد	جی ہاں	جی ہاں
نقلی طواف کے بعد	عرفات جانے سے پہلے	متمتع اور غیر آفاقی مفرد	جی ہاں	جی ہاں
طوافِ زیارت کے بعد	عرفات کے بعد	تمام اقسام کے حاجی جنہوں نے حج سے پہلے نہ کی ہو اور احرام کھل چکا ہو	جی ہاں	جی نہیں
طوافِ زیارت کے بعد	عرفات کے بعد	تمام اقسام کے حاجی جنہوں نے حج سے پہلے نہ کی ہو اور احرام نہ کھلا ہو	جی ہاں	جی ہاں

واضح رہے کہ ”کب کرے گا“ کے تحت حج سے پہلے کرنے کا جو مسئلہ بیان ہوا یہ

28...ويعدمن الصفا إلى المروة شوطاً ومن المروة إلى الصفا شوطاً آخر

(بدائع الصنائع، کتاب الحج، فصل وأما قدره فسبعة اشواط، ج 2، ص 318)

ایک صورت کے طور پر ہوا ہے کہ حج سے پہلے سعی پائی جائے تو یوں کرنا ہو گا ورنہ حج سے پہلے ہی سعی کرنا لازمی نہیں۔

حج کی سعی سے متعلق اہم معلومات

پہلی صورت: حج سے پہلے سعی کرنا

① آفاقی حج افراد والے نے حج کا احرام باندھا ہوتا ہے اور قرآن والے نے بھی عمرہ کے ساتھ ساتھ حج کا احرام باندھا ہوتا ہے ان دونوں قسم کے حاجیوں نے طوافِ قدوم بھی کرنا ہوتا ہے لہذا طوافِ قدوم کے بعد کسی بھی دن حج کی سعی کر سکتے ہیں⁽²⁹⁾ البتہ مسنون یہ ہے کہ طواف کے بعد بلا ضرورت سعی میں تاخیر نہ کی جائے۔

② واضح رہے کہ حج قرآن والے نے دو طواف کرنے ہوتے ہیں، ایک طوافِ عمرہ دوسرا طوافِ قدوم اسی طرح سعی بھی دو کرنا ہوتی ہیں ایک عمرہ کی اور ایک حج کی⁽³⁰⁾ اگر قرآن والے نے صرف ایک ہی طواف کیا یہ سمجھ کر کہ میرا طوافِ قدوم ہو گیا ہے پھر حج کی سعی کی تو اس صورت میں حکم یہ ہو گا کہ اس کا طواف، عمرہ کا طواف اور سعی عمرہ کی سعی کے طور پر شمار ہوگی⁽³¹⁾ طوافِ قدوم اسے مزید کرنا ہو گا کہ قارن کا پہلا طواف عمرہ

29... وحاصله أن جواز تقديم السعي ممن عليه طواف القدوم متفق عليه

(منحة الخالق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 583)

30... والثاني على القارن طوافان والثالث على القارن سعيان في قول أبي حنيفة وأصحابه

(النتف في الفتاوى، كتاب المناسك، حج القرآن، ص 137)

31... (ولو طواف طوافاً في وقته) أي زمانه الذي عتین الشارع وقوعه فيه (وقع عنه) أي بعد أن ينوي أصل الطواف لكونه معياراً له كما في صوم أداء رمضان (نواه بعينه أو لا) أي أو ما نواه بعينه بل أطلقه (أو نوى طوافاً آخر) وهذا كله سبني على أن التعيين ليس بشرط في نية الطواف بخلاف الصلاة فإن =

کا طواف شمار ہوتا ہے لہذا طوافِ قدوم باقی ہے اگر حج سے پہلے حج کی سعی کرنا چاہتا ہے تو وہ دوسرے طواف کے بعد کرے گا یعنی طوافِ قدوم کے بعد کی جانے والی سعی ہی حج کی سعی شمار ہوگی۔

③ قارن کوچ حج کی سعی حج سے پہلے کرنا ہے تو مسنون یہ ہے کہ پہلے ایک طواف عمرہ کا اور ایک سعی عمرہ کی کرے پھر ایک طواف قدوم کا اور حج کی سعی کرے اگر اس نے پہلے دونوں طواف ایک ساتھ کر لئے پھر دونوں سعی ایک ساتھ کی تو مناسک کی ادائیگی تو صحیح ہو جائے گی البتہ ترتیب کا لحاظ نہ رکھنے پر سنت ترک ہوئی۔⁽³²⁾

=التعيين لا بد منه في الفرض والواجب وأما الصوم ففيه تفصيل ليس هذا محلّه والحاصل أنه إذا نوى طوافاً آخر يكون للاول وإن نوى الثاني فلا تعمل النية في تقديم ذلك عليه ولا تاخيره عنه كما سيأتي ومثاله ما بينه بقوله: (ومن فروعه لو قدم) أي من سفره (معتماً وطواف) أي بأى نية كانت (وقع عن العمرة) أي عن طوافها (أو حاجاً) أي أو قدم حاجاً (وطواف قبل يوم التحرق) أي طوافه (للقدم أو قارناً) أي قدم قارناً وطواف طوافين من غير تعيين فيهما (وقع الأول للعمرة والثاني للقدم) (شرح لباب المناسك، باب أنواع الاطوفة، ص 205-206، ملقطاً)

32... (ثم يحج كما مر) فيطوف للقدم ويسعى بعده إن شاء (فإن أتى بطوافين) متوالين (ثم سعيين لهما جاز وأساء) ولادم عليه (الدر المختار، باب القران، ج 3، ص 635)

● قوله: (جاز) أطلقه فشمّل ما إذا نوى أول الطوافين للعمرة والثاني للحج أي: للقدم، أو نوى على العكس، أو نوى مطلق الطواف ولم يعين، أو نوى طوافاً آخر تطوعاً أو غيره فيكون الأول للعمرة والثاني للقدم كما في اللباب۔ قوله: (وأساء) أي: بتأخير سعی العمرة وتقديم طواف التحية عليه۔ هداية۔ قوله: (ولادم عليه) أما عندهما فظاهر؛ لأن التقديم والتأخير في المناسك لا يوجب الدم عندهما وعند طواف التحية سنة، وتركه لا يوجب الدم فتقديمه أولى، والسعي بتأخيره بالاشتغال بعمل آخر لا يوجب الدم، فكذلك بالاشتغال بالطواف۔ هداية۔“

(ردالمحتار على الدر المختار، باب القران، ج 3، ص 635، دار المعرفه بيروت)

4 مکی یا حلیٰ حضرات جو کہ صرف حج افراد کرتے ہیں ان پر طوافِ قدوم بھی نہیں لہذا وہ حج سے پہلے سعی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں لیکن سب سے پہلے حج کا احرام باندھیں گے پھر ایک نفلی طواف کریں گے پھر حج کی سعی کریں گے اور اس طواف میں رمل اور اضطباع بھی کریں گے۔ (33)

5 حج تمتع کرنے والا مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیتا ہے یہ جب بھی حج کا احرام باندھے گا اس کے بعد ایک نفلی طواف کرنے کے بعد حج کی سعی کر سکتا ہے۔ (34) عام طور پر مکہ مکرمہ میں رہنے والا تمتع والا حاجی 7 یا 8 ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھتا ہے۔ فی زمانہ تمتع والے کے لئے حج کے بعد سعی کرنے میں سہولت زیادہ ہے کیونکہ وہ حج کا احرام 7 یا 8 ذوالحجہ کو باندھے گا تو مسجد الحرام شریف میں اعلیٰ درجے کا ریش ہو گا۔ ویسے تمتع کرنے والے کے لئے حج کے بعد سعی افضل ہے۔

6 حج قرآن والے کے لئے افضل یہ ہے کہ حج سے پہلے سعی کرے۔ سرکارِ دو عالم رحمتِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حج قرآن فرمایا حج سے پہلے دو طواف کیے اور دو

33... (ثم إن أراد أی المکی ومن بمعناه) تقدیم السعی علی طواف الزیارة یتقل بطواف) لأنه لیس

للمکی ومن فی حکمہ طواف القدوم۔۔۔ (بعد الإحرام بالحج یضطبع فیہ ویرمل ثم یسعی بعده)

(شرح لباب المناسک، باب الخطبة، فصل فی إحرام الحاج من مکة المشرفة، ص 265، ملقطاً)

34... مفرد (آفاق مفرد) وقارن توجع کے رمل و سعی سے طوافِ قدوم میں فارغ ہوئے مگر تمتع نے جو طواف و سعی

کیے وہ عمرہ کے تھے حج کے رمل و سعی اس سے ادا نہ ہوئے اور اس پر طوافِ قدوم ہے نہیں کہ قارن کی طرح اس میں یہ

امور کر کے فراغت پالے لہذا اگر وہ بھی پہلے سے فارغ ہو لینا چاہے تو حج کا احرام باندھے گا اس کے بعد ایک نفل


طواف میں رمل و سعی کرے اب اسے طواف الزیارة میں ان کی حاجت نہ ہوگی۔

(فتاویٰ رضویہ، رسالہ: انوار البشارة فی مسائل الحج والزیارة، ج 10، ص 744)

سعی ادا کیں۔ اس ترتیب سے کہ پہلے ایک طواف ایک سعی عمرے کی کی پھر ایک طواف قدم کا اور پھر حج کی سعی ادا فرمائی۔⁽³⁵⁾

دوسری صورت: حج کے بعد یعنی وقوف عرفہ کے بعد سعی کرنا

① اگر حج کی سعی وقوف عرفہ کے بعد کرے تو مسنون یہ ہے کہ احرام کھول چکا ہو یعنی پہلے دن کی رمی، قربانی اور حلق سے فارغ ہو کر طواف زیارت کے بعد کرے۔⁽³⁶⁾ اگر اس سے قبل یعنی حالت احرام میں سعی کی تو بھی وہ ادا ہو جائے گی جبکہ طواف زیارت کے بعد ہونا پایا جائے۔

② اگر کوئی وقوف عرفہ کے بعد اس وقت سعی کرے کہ اس کا احرام کھولنے کا وقت نہ آیا ہو مثلاً 10 ذوالحجہ کو میدانِ عرفات  سے آکر حلق سے پہلے سعی کرنا چاہتا ہے خواہ رمی کرنے سے بھی پہلے یا بعد یونہی قربانی کرنے سے پہلے یا بعد، ایسی صورت میں چونکہ حالت احرام میں ہونا ناگزیر ہو گا اور یہ بات طے ہے کہ یہ سعی طواف زیارت کے بعد ہی ممکن ہے لہذا اب جو طواف زیارت ہو گا اس میں رمل کے ساتھ ساتھ اضطباع بھی کرے گا۔⁽³⁷⁾

35... (أما القارن فالأفضل له تقديم السعي) أي ويجوز تأخيرها بلا كراهة (أويسن) أي فيكروه تأخيرها لأنه صلى الله تعالى عليه وسلم طاف طوافين وسعي سعيتين قبل الوقوف بعرفة

(شرح لباب المناسك، باب الخطبة، فصل في إحرام الحاج من مكة المشرفة، ص 266)

36... إنه يسن الترتيب بين الرمي والحلق والطواف والسعي فكان حقه أن يقول: بل ويسن عدمه (شرح لباب المناسك، باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في شرائط صحة السعي، ص 248)

37... وأراد أن يؤخر السعي إلى ما بعد الطواف الفرض فلا يرمل ولا يضطبع حينئذ هنا بل يؤخرهما إلى طواف الزيارة فيرمل فيه وكذا يضطبع إن لم يكن لا بساً

(منحة الخالق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 573)

3 حج تمتع (38) اور حج افراد (39) کرنے والے کے لئے وقوفِ عرفہ کے بعد یعنی طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنا افضل ہے حج افراد کرنے والا آفاقی ہو یا غیر آفاقی (40) دونوں کے لئے یہی حکم ہے۔

حج کی سعی ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

- 1 سعی کے چار یا اس سے زائد پھیرے چھوڑ دینے پر دم لازم ہوتا ہے۔ (41) جب تک مکہ شریف میں ہے واجب ہے کہ سعی ادا کرے۔
- 2 سعی کے تین یا اس سے کم پھیرے چھوڑنے پر ہر پھیرے کے بدلے صدقہ یعنی ایک صدقہ فطر دینا لازم ہوتا ہے۔ (42)

38...الأفضل للحاج أن لا يسعى بعد طواف القدوم... أي المفرد بالحج والتمتع بخلاف القارن (بحر الرائق ومنتحة الخالق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 583)

39...الأفضل للمفرد أن لا يسعى بين الصفا والمروة عقيب طواف القدوم بل يؤخر السعي إلى يوم النحر عقيب طواف الزيارة لأن السعي واجب فجعله تبعاً للفرص أولى من جعله تبعاً للسنة (فتح القدير، كتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 362)

40... والأفضل للحاج أن لا يسعى بعد طواف القدوم لأن السعي واجب لا يليق أن يكون تبعاً للسنة يؤخره إلى طواف الزيارة ليكون تبعاً للفرص لكن العلماء رخصوا في الاتيان به عقيب طواف القدوم تخفيفاً على الناس لا شغالهم يوم النحر بنحر الدما والرمي وهذا يخص بالآفاقي فإن المكي لا يطلب منه طواف القدوم فالأحوط في حقه التأخير لأنه لازمة في حقه لتوسع زمان السعي بالنسبة إلى فعله و لعل هذا وجه عدم جواز التقديم له عند الشافعي رحمه الله والخروج عن الخلاف مستحب بالاجماع وأما القارن فالأثار تدل على استئنان تقديم السعي له (طوائع الانوار، كتاب الحج، ج 4، ص 97)

41... ولو ترك السعي كله أو أكثره فعليه دم

(لباب المناسك، باب الجنائيات، فصل في الجنابة في السعي، ص 503)

42... (لو ترك منه) أي من السعي (ثلاثة أشواط أو أقل فعليه لكل شوط صدقة)

(شرح لباب المناسك، باب الجنائيات، فصل في الجنابة في السعي، ص 503)

3 حج سے پہلے اگر نفلی طواف سے پہلے ہی سعی کر لی یا قوف عرفہ کے بعد طواف زیارت سے پہلے کر لی تو وہ سعی ہوئی ہی نہیں کہ سعی درست ہونے کے لئے شرط ہے کہ وہ کسی مکمل معتبر طواف (یعنی ایسا طواف جس کے بعد سعی ہو سکتی ہے) یا طواف کے اکثر پھیروں کے بعد واقع ہو۔ لہذا اگر طواف کے تین پھیرے کئے پھر سعی کی تو یہ سعی بھی ادا نہ ہوئی۔⁽⁴³⁾

4 سعی کا جو بی وقت اگرچہ کوئی نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص سعی کیے بغیر میقات سے باہر چلا جاتا ہے تو اس پر ذم دینا متعین ہو جائے گا البتہ بعد میں دوبارہ آکر سعی کر لیتا ہے تو ذم ساقط ہو جائے گا۔⁽⁴⁴⁾

5 اگر چند چکر چھوڑنے پر صدقہ لازم ہوا تھا تو اعادہ پر وہ صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

6 مسنون یہ ہے کہ سعی کے ساتوں پھیرے پے در پے کرے اگر (بلا وجہ شرعی) متفرق طور پر کیے تو (مستحب ہے کہ) اعادہ کرے اور اب سے سات پھیرے کرے کہ پے در پے نہ ہونے سے سنت ترک ہو گئی۔⁽⁴⁵⁾

7 سعی کیے بغیر میقات سے باہر جانے والے کے لئے واپس آکر سعی کرنے کے بجائے دم دینا افضل ہے۔ البتہ میقات سے واپسی پر آفاقی کو احرام کی حالت میں ہی میقات عبور

43... (أن يكون) أي السعي (بعد طواف) أي كامل ولو نفلاً (أو بعد أكثره فلو سعى قبل الطواف) أي أكثر جنسه (أو بعد أقله لم يصح) لعدم تحقق ركنه

(شرح لباب المناسك، باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في شرائط صحة السعي، ص 247، سلتقطاً)

44... ولو ترك السعي ورجع إلى أهله فأراد العود يعود بإحرام جديد وإن أعاده سقط الدم

(لباب المناسك، باب الجنائيات، فصل في الجنائيات في السعي، ص 504)

45... (بہار شریعت، حصہ ششم، طواف وسعی صفا و مروه و عمرہ کا بیان، ج 1، ص 1110)

کرنا ہو گا جو مکہ مکرمہ آنے کے لئے ویسے بھی ایک عمومی واجب ہے۔⁽⁴⁶⁾

8 اگر کسی معتبر عذر کی وجہ سے سعی ترک کی تو دم لازم نہیں آئے گا یہی حکم عمرہ کی سعی کا بھی ہے۔⁽⁴⁷⁾

عمرہ کی سعی چھوڑ دی تو کیا احکام ہوں گے؟

حج کرنے والا خاص کر دوسرے ملک سے جانے والا مکہ مکرمہ پہنچ کر عام طور سے نقلی عمرے بھی کرتا ہے، محض عمرے کی سعی کے متعلق احکام بھی ملاحظہ ہوں چنانچہ عمرے کی سعی بھی عمرہ کا ایک واجب ہے اس کے تعلق سے احکام کی چند صورتیں درج ذیل ہیں:

1 عمرے کی سعی میں ایک واجب یہ بھی ہے کہ وہ حالت احرام میں اور حلق یا تقصیر سے پہلے کی جائے۔⁽⁴⁸⁾ لہذا اگر کسی نے سعی کرنے سے پہلے ہی حلق یا تقصیر کرالی تو اس پر دم لازم ہو گا لیکن اب بھی اسے سعی کرنا ہوگی کہ حلق کرانے سے وہ ساقط نہیں ہوئی۔⁽⁴⁹⁾ یعنی

46... وإن أخرج السعي حتى رجع إلى أهله فعليه دم لتركه كما بينا وإن أراد أن يرجع إلى مكة ليأتي بالسعي يرجع بإحرام جديد لأن تحلله بالطواف قد تم وليس له أن يدخل مكة إلا بإحرام (قال والدم أحب إلي من الرجوع) --- وإن أراق دماً أنجب به التقصان الواقع في الحج ولأن في إراقة الدم توفير منفعة اللحم على المساكين فهو أولى من الرجوع للسعي

(المبسوط للسرخسي، كتاب المناسك، باب السعي بين الصفا والمروة، ج 2، ص 59-60، الجزء الرابع، ملتقطاً)

47... ولو ترك السعي لعذر كالزمن إذا لم يجد من يحمله فلا شيء عليه وكذا الحكم في سعي العمرة (لباب المناسك، باب الجنائيات، فصل في الجنابة في السعي، ص 504)

48... وكذا سعي العمرة لا يشترط وجوده بعد حلقه بل يجب تحقّقه قبل حلقه

(شرح لباب المناسك، باب الجنائيات، فصل في الجنابة في السعي، ص 504)

49... يجب أن لا يحلّ يحلق أو تقصير حتى يسغى بينهما فإنه لو خالفه يجب عليه دم ولا يسقط عنه السعي اتفاقاً (شرح لباب المناسك، باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في شرائط صحة السعي، ص 248)

دم دینا بھی ضروری ہے اور رہ جانے والی سعی بھی کرنا ضروری ہے۔

2 یہاں جس دم کی بات ہو رہی ہے اس سے مراد وہ دم ہے کہ عمرہ کرنے والے پر ایک واجب چھوڑ دینے کی وجہ سے لازم آیا ہے کہ اس نے حلال ہونے سے قبل احرام کھول دیا ہے⁽⁵⁰⁾ یعنی ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ عمرہ کے دوسرے اہم حصے یعنی سعی کو ادا کرتا پھر حلق یا تقصیر کرتا لیکن سعی سے پہلے ہی احرام ختم کرنے پر اس پر دم لازم ہوا ہے۔

3 عمرہ کی سعی چھوڑ دینے کے بعد سعی کی ادائیگی بہر حال واجب ہوگی اب اس سعی کو احرام کی حالت میں کرنا ضروری نہیں عمرہ کرنے والے نے جب حلق کروا کر احرام کھول دیا تو وہ اب بغیر احرام کے ہی سعی کرے گا۔⁽⁵¹⁾

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”بَيْتُ اللهِ كَعَرَسِ طَوَافِ نَمَازٍ كِي مِثْلِ هُوَ، فَرَقَ يَهِ كَه تَم اس مِيس كَلَام كَرْتَه هُو تَو جَو كَلَام كَرَه خِير كَه سَوَاهِر كَز كَوْنِي بَات نَه كَه“ (ترمذی، كتاب الحج، باب ما جاء في الكلام في الطواف، ج 2، ص 286، حدیث: 962)

50... لو طواف ثم حلق ثم سعی صحیحہ وعلیہ دم لتحلله قبل وقته وسبقه علی أداء واجبه

(شرح لباب المناسک، باب السعی بین الصفا والمروة، فصل فی شرائط صحیحہ السعی، ص 248)

51... إن سعی الحج بعد الوقوف لا يشترط فيه الإحرام بل ويسن عدمه وكذا سعی العمرة لا يشترط


وجوده بعد حلقة بل يجب تحققة قبل حلقة

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات، فصل فی الجنایة فی السعی، ص 504)


واجب نمبر: 3

سعی صفا سے شروع کرنا

مختصر تشریح

صفا کی پہاڑی  سے سعی شروع کرنا یہ درحقیقت سعی کا واجب ہے کہ جب بھی سعی ہوگی خواہ حج کی ہو یا عمرہ کی صفا سے شروع کرنا واجب ہے۔⁽⁵²⁾

سعی صفا سے شروع نہ کی جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

1 اگر سعی کو مروہ  سے شروع کیا تو یہ پھیرا شمار نہیں ہوگا جب یہ مروہ سے صفا پہنچ کر اگلا چکر شروع کرے گا تو حقیقت میں اب پہلا چکر شروع کرنا پایا گیا۔⁽⁵³⁾

2 سعی کا ہر پھیرا واجب ہے⁽⁵⁴⁾ لہذا اگر یہ شخص مروہ سے صفا کو ایک چکر شمار کرتے ہوئے 7 پھیرے کرتا ہے تو یہ حقیقت میں کل 6 پھیرے ہوئے ہیں لہذا اسے ایک مزید

52... (فصل فی واجباتہ: الإحرام من الميقات والسعي بين المروتين والبداءة بالصفا) --- أن البداءة من واجبات السعي لا من واجبات الحج بلا واسطة

(شرح لباب المناسك، باب فرائض الحج، فصل في واجباته، ص 94-95، ملقطاً)

53... فلو بدأ بالمروة لم يعتد بذلك الشوط فإذا أعاد من الصفا كان هذا أول سعيه

(لباب المناسك، باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في شرائط صحة السعي، ص 248)

54... (فصل في واجباته) أي واجبات السعي منها أو أولها (اكمال عدده سبع مرات)

(شرح لباب المناسك، باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في واجباته، ص 252)

• وجميع السبعة الأشواط واجب لا الأكثر فقط

(بحر الرائق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 582)

پھیر کرنا ہوگا۔⁽⁵⁵⁾ اگر یہ اس پھیرے کو نہیں کرتا تو ایک صدقہ دینا ہوگا۔⁽⁵⁶⁾

حضرت عبید بن عمیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ابن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ حجر اسود و رُكْنِ يَمَانِي کو بوسہ دیتے ہیں؟ تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جواب دیا کہ میں نے رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے سنا کہ ان کو بوسہ دینا خُطَاوَل کو گرا دیتا ہے اور میں نے حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے سنا جس نے سات پھیرے طواف کیا اس طرح کہ اس کے آداب کو ملحوظ رکھا اور دو رکعت نماز پڑھی تو یہ گردن آزاد کرنے کی مثل ہے اور میں نے حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے سنا کہ طواف میں ہر قدم کہ اُٹھاتا اور رکھتا ہے اس پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن خطاب، ج 2، ص 202، حدیث: 4462)

55... في البدائع حتى لو بدأ بالمرورة وختم بالصفاء لزمه إعادة شوط واحد يعني بأن يعود من الصفاء إلى المرورة لتحصل البداءة بالصفاء والختم بالمرورة ويكون شوطه الأول من المرورة إلى الصفاء ساقط الاعتبار (شرح لباب المناسك، باب السعي بين الصفاء والمرورة، فصل في شرائط صحة السعي، ص 248-249)

56... (فإن ترك أقله صح سعيه وعليه صدقة لترك ما بقى) أي بعدد كل شوط متروك صدقة (شرح لباب المناسك، باب السعي بين الصفاء والمرورة، فصل في واجباته، ص 252)

واجب نمبر: 4

عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا

مختصر تشریح

پیدل سعی کرنا یہ بھی درحقیقت سعی کا واجب ہے اور حج و عمرہ دونوں کی سعی عذر نہ ہو تو پیدل کرنا واجب ہے۔ (57)

پیدل سعی نہ کی تو کیا احکام ہوں گے؟

- 1 بلا عذر شرعی سعی کے چار پھیرے یا زائد اگر سواری، ویل چیئر، الیکٹرک گاڑی، اسکوٹی یا کسی کی گودیا کندھے پر بیٹھ کر کئے تو دم لازم ہوگا۔ (58)
- 2 تین یا اس سے کم پھیرے اگر بلا عذر پیدل نہ کئے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ فطر لازم ہوگا۔ (59)
- 3 اگر کوئی اعادہ کرتے ہوئے پیدل سعی کر لیتا ہے تو جہاں دم لازم ہوا تھا وہاں دم (60) اور جہاں صدقہ لازم ہوا تھا وہاں صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

57... أن البداء من واجبات السعي لامن واجبات الحج بلا واسطة والكلام فيها وكذا قوله: (والمشي فيه) أي في السعي (شرح لباب المناسك، باب فرائض الحج، فصل في واجباته، ص 95)

58... ولو سعى كله أو أكثره راكباً أو محمولاً بلا عذر فعليه دم

(لباب المناسك، باب الجنائيات، فصل في الجنائية في السعي، ص 503)

59... (وإن سعى أقله راكباً) وكذا محمولاً (بلا عذر فعليه صدقة) أي لكل شوط

(شرح لباب المناسك، باب الجنائيات، فصل في الجنائية في السعي، ص 503)

60... لو أعاد السعي ماشياً بعد ما حلّ وجامع لم يلزمه دم لأن السعي غير مؤقّت

(رد المحتار، كتاب الحج، باب الجنائيات، ج 3، ص 665-666)

4 اگر عذر کی وجہ سے کوئی ویل چیئر یا سواری یا گودیا کندھے پر بیٹھ کر سعی کرتا ہے۔ تو ایسی صورت میں دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا لیکن عذر واقعی ایسا ہونا چاہیے جو عند الشرح معتبر ہو۔ (61)

5 جس نے کسی دوسرے کو ویل چیئر یا کسی دوسری سواری پر بیٹھا کر سعی کرائی اور خود سعی کی نیت نہ کی ہو تب بھی اس معذور کے ساتھ ساتھ سعی کرانے والے کی اپنی سعی بھی ہو جائے گی اپنی سعی کی نیت کرنا ضروری نہیں بخلاف طواف کے کہ طواف میں نیت شرط ہے (62) البتہ بلا نیت سعی ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سعی کے دیگر تقاضے پائے جاتے ہوں جیسا کہ حج کی سعی ہو تو طواف کے بعد ہونا وغیرہ ذالک۔

61... ولو سعی كلّه أو أكثره راكباً أو محمولاً... إن كان بعذر فلا شيء عليه

(باب المناسك، باب الجنایات، فصل في الجنایة في السعي، ص 503، ملتقطاً)

62... فلو مشى من الصفا إلى المروة هارباً أو بائعاً أو متنزهاً أو لم يدر أنه مسعى جاز سعيه وهذا توسعة عظيمة كعدم شرط نية الوقوف ورمي الجمرات والحلق

(شرح لباب المناسك، باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في مستحباته، ص 255)

• إن الطواف عبادة مستقلة في ذاته كما هو ركن للحج فباعترار كنيته يندرج في نية الحج فلا يشترط تعيينه وباعتبار استقلاله اشترط فيه أصل نية الطواف حتى لو طاف هارباً أو طالباً لغريم لا يصح بخلاف الوقوف بعرفة فإنه ليس بعبادة إلا في ضمن الحج فيدخل في نيته وعلى هذا الرمي والحلق والسعي (رد المحتار، كتاب الصلاة، فروع في النية، ج 2، ص 151)

• نیت سعی کہ آن سنت است نہ شرط پس اگر مشی کرد از صفا بسوئے مروہ بطریق فرار از عدو یا بہ قصد بیع یا شراء جائز افتد از سعی نزد ما و ہمین است مذهب مالک و شافعی

(حياة القلوب فی زیارة الحبوب، باب چہارم، فصل اول، ص 43)

واجب نمبر: 5

سعی کرتے ہوئے ہر چکر کو مقررہ حد تک کرنا

مختصر تشریح

سعی کرنے میں یہ بھی واجب ہے کہ ہر بار پوری مسافت طے کرے⁽⁶³⁾ یعنی یہ نہ ہو کہ صفا تک پہنچے بغیر یا مروہ تک پہنچے بغیر واپس مڑ جائے، ایسا کرنا ترک واجب ہے۔

اگر سعی کے چکر میں مسافت طے نہ کی تو کیا احکام ہوں گے؟

① اگر کوئی صفا سے مروہ یا مروہ سے صفا جاتے ہوئے آخر تک جانے کے بجائے واپس پلٹ آتا ہے اگر تو اس نے صفا و مروہ کے درمیانی حصے کا دو تہائی حصہ طے کر لیا تھا مگر ایک تہائی حصہ ادا نہ کیا اور پھر وہیں سے صفا یا مروہ کی طرف پلٹ آیا تو سعی کے اکثر حصے کی ادائیگی کے سبب چکر ادا ہو گیا مگر کچھ حصے کی سعی ترک کرنے کے سبب جتنے چکر اس طرح کئے ہر چکر کے بدلے ایک صدقہ فطر ادا کرنا لازم ہو گا۔⁽⁶⁴⁾

② اگر ان چکروں کا اعادہ کر لیا جن کا ایک تہائی حصہ رہتا تھا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔ سعی کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ صفا و مروہ کے مابین مسافت کا اکثر

63... (فصل فی واجباتہ) ای واجبات السعی منہا۔۔۔ (قطع جمیع المسافۃ بینہما)

(شرح لباب المناسک، باب السعی بین الصفا والمروۃ، فصل فی واجباتہ، ص 252-253، ملقطاً)

64... (ولو سعی ولم يبلغ حد المروۃ مثلاً ولكن يبقى إلى ما بينہ وبين المروۃ مقدار الثلث) أي وتحقق الثلثان ماقبلہ من حد الصفا (ثم يرجع إلى الصفا) أي إلى آخر حدہ هكذا فعل سبع مرّات (يجزئہ) لتحقق الأكثر۔۔۔ علیہ لتركہ مقدار كل شوط صدقۃ

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات، فصل فی الجنایۃ فی السعی، ص 504-505، ملقطاً)

حصہ طے کیا ہو لہذا جس شخص نے دو تہائی حصہ چھوڑ دیا تو سعی درست نہ ہوگی۔⁽⁶⁵⁾ لہذا اگر تمام یا کم از کم چار چکر اسی طرح اُدھورے قسم کے لگائے تو اصلاً سعی ہی نہ ہوگی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو مسلمان عرفہ کے دن پچھلے پہر کو موقف میں وقوف کرے پھر سو ۱۰۰ بار کہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَزَائِرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اور سو ۱۰۰ بار قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھے اور پھر سو ۱۰۰ بار یہ درود پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَسِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے جس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور تکبیر و تعظیم کی مجھے پہچانا اور میری ثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ اے میرے فرشتو! گواہ ہو کہ میں نے اُسے بخش دیا اور اس کی شفاعت خود اس کے حق میں قبول کی اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرے تو اُس کی شفاعت جو یہاں ہیں سب کے حق میں قبول کروں۔ (شعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الوقوف بعرفات... الخ، ج 3، ص 463، حدیث: 4074)


65... ششم از شرائط صحّت سعی قطع اکثر است از مسافتی کہ واقع است میان صفا و مروہ تا آنکہ اگر از مسافت مذکورہ قدر ثلث برفت و مقدار ثلثین باقی گذاشت صحیح نباشد (حیة القلوب فی زیارة المحبوب، باب چہارم، فصل اول، ص 43)

واجب نمبر: 6

وَقُوفِ عَرَفَةَ كَلِّ لَعْنَةُ غُرُوبِ آفَاقِ تَكُّ تَهْمَرِنَا

مختصر تشریح

وَقُوفِ عَرَفَةَ كَاوَقْتِ

① ”وَقُوفِ عَرَفَةَ“ حج کا رکن اعظم ہے۔ اس کا وقت نو ذوالحجہ کو میدانِ عرفات میں ظہر کا وقت شروع ہونے سے لے کر دسویں کی فجر کا وقت شروع ہونے تک ہے⁽⁶⁶⁾ دن میں وقوف کرنے والے پر واجب ہے کہ وہ غروب  ہونے تک عرفات میں موجود رہے اور رات کا کم از کم ایک لمحہ عرفات میں ضرور پائے۔⁽⁶⁷⁾

② ظہر کا وقت شروع ہوتے ہی میدانِ عرفات میں موجودگی واجب نہیں، لیکن غروب سے پہلے جب بھی آئے گا غروب تک ٹھہرنا واجب ہوگا⁽⁶⁸⁾ البتہ زوال سے پہلے

66... (و) الحج (فرضه) ثلاثة (الإحرام والوقوف بعرفة) في أوامه وهو من زوال يوم عرفة إلى قبيل طلوع فجر النحر (درمختار ورد المحتار، كتاب الحج، ج 3، ص 536-537، ملتقطاً)

67... (وأما الواجب) -- وهذا لمن وقف بعرفة قبل الغروب -- (فمدد الوقوف من الزوال إلى الغروب ووقوف جزء من الليل)

(شرح لباب المناسك، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل في شرائط صحة الوقوف، ص 291، ملتقطاً) 68... لم يقل من الزوال لأن ابتداءه من الزوال غير واجب وإنما الواجب أن يمده بعد تحققه مطلقاً إلى الغروب كما أفاده في شرح اللباب (رد المحتار، كتاب الحج، ج 3، ص 539)

• وأما إذا وقف نهراً فيجب عليه امتداده منه إلى حين الغروب وأما قوله في الكبير فقد ر الواجب عليه الامتداد من حيث تزول الشمس إلى أن تغرب فغير صحيح على إطلاقه بل مقيد بما أن وقف قبل الزوال أو عنده وأما إن وقف بعده فمن حين وقف يجب الامتداد

(شرح لباب المناسك، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل في شرائط صحة الوقوف، ص 291)

ہی میدانِ عرفات پہنچنا افضل ہے تاکہ ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے طبعی حاجات سے فارغ ہو جائے اور غسل بھی کر لے کہ اس موقع پر سنت مؤکدہ ہے۔ وقت شروع ہونے پر بھرپور طریقے سے عبادتِ دعا پر توجہ دے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی چیز کی طرف ذہن متوجہ نہ ہو۔⁽⁶⁹⁾

3 واضح رہے کہ نو (9) ڈوالحج کے زوال کے بعد سے لے کر غروب ہو جانے تک واجب وقت ہے یعنی دن کو وقف کیا جائے یہ ایک مستقل واجب ہے اور دن کے وقف کو غروب تک جاری رکھا جائے یہ جداگانہ واجب ہے⁽⁷⁰⁾ لیکن اگر کسی نے دن میں اصلاً وقف نہ کیا بلکہ غروب کے بعد سے فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے رات کے کسی حصے

69...الأولى أن يغتسل قبيل الزوال (وقدم حوائجه قبل الزوال وتفرغ من جميع العلائق وتوجه بقلبه إلى رب الخلائق) (شرح لباب المناسك، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، ص 271، ملتقطاً)

70... أما إذا وقت ليلاً فلا واجب في حقه حتى لو وقف ساعة لا يلزمه شيء كما في شرح اللباب نعم يكون تاركاً واجب الوقوف نهاراً إلى الغروب (رد المحتار، كتاب الحج، ج 3، ص 539)

• فإن الجمع بين جزء من النهار وجزء من الليل واجب

(حاشية طحطاوي على الدر، كتاب الحج، ج 1، ص 485)



• يفيد أنه لا يجب في حق من وقف ليلاً حتى لو وقف ساعة لا يلزمه شيء كما في شرح اللباب نعم يكون تاركاً لواجب الوقوف نهاراً إلى الغروب (طوابع الأنوار، ج 4، ص 34-35، مخطوطه)

• ويصح الوقوف بعرفة ولو بالحلول فيها في جزء من ليلة النحر لكن الوقوف نهار التاسع من بعد الزوال واجب لمن قدر عليه ويجبرترکہ بدم (الحج للهشام برهانی، ص 30)

• اگر رات میں وقف کیا تو اس کے لئے کسی خاص حد تک وقف کرنا واجب نہیں مگر وہ اس واجب کا تارک ہو کہ دن میں غروب تک وقف کرتا۔ (بہار شریعت، ج 1، ص 1048، مکتبۃ المدینہ)

میں وقوف کیا اور حج کے احرام کے ساتھ⁽⁷¹⁾ میدانِ عرفات میں موجود رہا اگرچہ بغیر نیت موجود رہا تو وقوف ہو گیا⁽⁷²⁾ رات میں وقوف کرنے والے پر اس وقوف کو کتنی دیر جاری رکھا جائے؟ اس تعلق سے کوئی وجوبی احکام نہیں البتہ بہتر یہ ہے کہ کسی بھی وجہ سے رات کو وقوف کیا ہے تو ذکر و اذکار اور دعا وغیرہ کا اہتمام کیا جائے۔

وقوف کے حوالے سے چند اہم باتیں

① مستحب یہ ہے کہ حاجی نو (9 ذی الحجہ کے طلوع آفتاب کے بعد جبکہ سورج کی کرنیں کوہِ ثبیر  پر پڑیں وقوفِ عرفہ کے لئے منی سے میدانِ عرفات روانہ ہو، دورانِ روانگی آہستہ سکون و اطمینان سے تلبیہ، تہلیل، تکبیر کہتا چلے اور درود و سلام بھی پڑھتا رہے۔ بس میں جائے یا پیدل یہ اعمال جاری رکھے، جبلِ رحمت  پر پہلی نظر پڑتے ہی دعا کرے، تسبیح و تحمید اور تکبیر و تہلیل اور تجمید و استغفار کرے پھر میدانِ عرفات میں داخل ہونے سے پہلے تک مسلسل تلبیہ پڑھتا رہے میدانِ عرفات میں جبلِ رحمت کے پاس ٹھہرنا افضل ہے⁽⁷³⁾ فی زمانہ لوگ اپنے اپنے مکتب میں ہی جا کے ٹھہرتے

71... (فصل فی شرائط صحۃ الوقوف۔۔۔ الثانی الإحرام۔۔۔) ثم المراد الإحرام (یحج) أى لا بعمرۃ (صحیح) أى معتبر شرعاً۔۔۔ (فلو وقف غیر محرم) أى مطلقاً (أو محرماً بعمرۃ أو محرماً یحج فائت لم یصح وقوفه)

(شرح لباب المناسک، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل فی شرائط صحۃ الوقوف، ص 288-289، ملتقطاً)
72... أن الوقوف یصح من غیر نیۃ الوقوف عند الوقوف

(بدائع الصنائع، کتاب الحج، فصل وأما شرطه وواجباته، ج 3، ص 308)

73... (فصل فی الرواح من منی الی عرفات فإذا أصبح صلی الفجر بہائم یمکت الی أن تطلع الشمس علی ثبیر فإذا طلعت توجه الی عرفات مع السکینۃ والوقار ملتئماً مهلاً مکبراً داعياً ذاکراً مصلیاً =

ہیں ویسے بھی سب کا جبلِ رحمت کے قریب وقوف ممکن نہیں گم ہو جانے یا قافلے سے جدا ہو جانے کا خطرہ الگ رہتا ہے لہذا عرفات میں موجود اپنے مکتب میں ہی قیام کرے۔

2 وقوف کا وقت شروع ہونے سے پہلے کوشش کرے کہ ضروری حاجات اور نیند کی حاجت ہو تو اس سے فارغ ہو کر زیادہ وقت اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حضور زاری اور خالص نیت سے حسبِ طاقت صدقہ و خیرات و ذکر و لبیک و درود و دعا و استغفار و کلمہ توحید میں مشغول رہے۔

3 فی زمانہ ایک بڑی تعداد کورات ہی کو معلم کی بسیں منی سے میدانِ عرفات میں لے آتی ہیں یہ لوگ بھی میدانِ عرفات پہنچ کر زیادہ وقت عبادت ہی میں گزارنے کی کوشش کریں۔

4 زوال کا وقت ختم ہونے یعنی ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے غسل کر لیں کہ وقوفِ عرفہ کے لئے غسل سنتِ مؤکدہ ہے ورنہ وضو ہی کر لیں کھانے پینے حاجت وغیرہ سے بھی فارغ ہو جائیں تاکہ وقوف کا وقت شروع ہونے کے بعد دل کسی بھی چیز میں مشغول نہ ہو۔⁽⁷⁴⁾

5 وقت شروع ہونے پر مناسب وقت پر نمازِ ظہر ادا کر لیں۔ ویسے تو شرائط پائی جانے

= علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویلپی ساعة فساعة۔۔۔ واذ واقع بصرہ علی جبل الرحمة دعا) ای سبّح وحمد وکبر وھلل وجمّد واستغفر۔۔۔ (ثم لتی الی أن یدخلها) ای عرفات۔۔۔ (إذا دخل عرفة نزل بهامح الناس حیث شاء والأفضل أن ینزل بقرب جبل الرحمة)

(شرح لباب المناسک، ص 268-270، ملقطاً)

74... (فإذا زالت اغتسل)۔۔۔ وهو سنة مؤكدة (أو توضأ) وهو رخصة۔۔۔ لكن الأولى أن یغتسل قبیل الزوال۔۔۔ (وقدم حوائجه) ای متعلق بالآكل والشرب وأمثالهما (قبل الزوال وتفترغ من جمیع العلائق وتوجه بقلبه إلی رب الخلائق)

(شرح لباب المناسک، باب الوقوف بعرفات، أحكامه، ص 270-271، ملقطاً)

پر آج کے دن عصر بھی ظہر کے وقت ہی پڑھنی تھی یہ اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ وقوف میں دعا کا خوب وقت مل سکے مگر فی زمانہ عصر کو ظہر کے وقت میں نہیں پڑھیں گے بلکہ عصر کا وقت شروع ہونے پر ہی پڑھیں گے۔

⑥ وقوف کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بغیر چھت یا ٹینٹ کے کھلے آسمان میں قبلہ رو ہو کر دعا کرے دعا اور ذکر کے دوران لبیک کی بار بار تکرار کرے۔⁽⁷⁵⁾ وقوف کے دوران یہ تصور کرے گویا میدانِ قیامت ہے اور رب کی بارگاہ میں حساب و کتاب ہے۔

⑦ ظہر کا وقت شروع ہوتے ہی وقوف کا وقت شروع ہو جاتا ہے لیکن سخت دھوپ میں کھلے آسمان میں بیٹھنا یا کھڑا ہونا بہت زیادہ دشوار ہوتا ہے اس لئے جب تک دھوپ ناقابلِ برداشت ہو تو ٹینٹ وغیرہ کے سائے میں ہی عبادت میں مصروف رہیں۔

⑧ آج کے دن کے لئے دعا خاص عبادت ہے لیکن چار پانچ گھنٹے مسلسل دعا مانگنا آگناہٹ کا سبب بن سکتا ہے اس لئے وقوف کے پورے وقت کو تلاوت، ذکر و اذکار، درود و سلام اور دعائیں تقسیم کر دیں تاکہ دل جمعی کے ساتھ عبادت کی ادائیگی ہو اور مکمل طور پر توجہ الی اللہ رہے وقتاً فوقتاً تلبیہ کا تکرار جاری رکھا جائے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے بہارِ شریعت جلد اول (حصہ ب) صفحہ 1125 تا 1127 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ میں اس دن پڑھی جانے والی مسنون دعائیں ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ”اس مقام پر پڑھنے کی بہت دعائیں کتابوں میں مذکور ہیں مگر اتنی ہی میں

75... فوقف... مستقبل القبلة... رافعاً يديه بسطاً مكبراً مهلاً مستيحاً ملتياً حامداً مصلياً علي

النبي صلى الله عليه وسلم داعياً... ويلتني ساعة فساعة في أثناء الدعاء

(لباب المناسك، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل في صفة الوقوف، ص 282، 287، ملقطاً)

کفایت ہے اور درود شریف اور تلاوت قرآن مجید سب دعاؤں سے زیادہ مفید۔“

جب شام ہو اور سورج کی دھوپ قابلِ برداشت ہو تو کھلے آسمان کے نیچے جا کر انفرادی یا اجتماعی طور پر دعائیں مشغول ہو جائیں۔ دعائیں گتے ہوئے ابتداء و انتہاء حمد و صلاة پر کریں۔ اس موقع پر دعا کا تین تین بار تکرار کرنا مستحب ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی کسی دعا کا تین بار تکرار کرے آج کے دن یہ یقین رکھے کہ جو دعائیں گتے گا وہ ضرور قبول ہوگی۔ عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بہت فضائل آئے ہیں لیکن حاجی کے لئے روزہ نہ رکھنے کو فقہاء نے مناسب قرار دیا ہے تاکہ دعا و عبادت کرنے میں ضعیف حاکم نہ ہو پائے۔⁽⁷⁶⁾

وقوفِ عرفہ کے لئے نیت کرنا مستحب ہے⁽⁷⁷⁾ البتہ نیت کے بغیر بھی وقوف ہو جاتا ہے⁽⁷⁸⁾ جب کہ حج کا احرام باندھے ہوئے ہو یہاں تک کہ اگر کوئی پورا وقت یا کم از کم ایک لمحہ وقوف کے اوقات میں نیند یا بیہوشی کی حالت میں میدانِ عرفات میں ٹھہرا ہوا تو بھی وقوف ادا ہو جائے گا۔⁽⁷⁹⁾

76... آج کے دن جیسے حاجی کو روزہ مناسب نہیں کہ دعائیں ضعف ہو گا یونہی پیٹ بھر کر کھانا سخت زہر (دنیٰ نضر "ضرر") اور غفلت و کسل کا باعث ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، رسالہ: انوار البشارة فی مسائل الحج والزیارة، ج 10، ص 747)

77... (وَأَمَّا اسْتِحْبَابُهُ... وَالنِّيَّةُ) أَي نِيَّةُ الْوُقُوفِ بِقَلْبِهِ

(شرح لباب المناسک، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل فی شرائط صحة الوقوف، ص 292، ملتقطاً)

78... أن الوقوف يصح من غير نية الوقوف عند الوقوف

(بدائع الصنائع، کتاب الحج، فصل وأما شروطه وواجباته، ج 3، ص 308)

79... شرائط صحة الوقوف... الخامس كينونته بعرفة في وقته ولولحظة سواء كان نائماً أو لا عالماً بأنه عرفه أو جاهلاً نائماً أو يقظان مفيقاً أو مغمى عليه مجنوناً أو سكران

(لباب المناسک، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل فی شرائط صحة الوقوف، ص 288، 290، ملتقطاً)

وقوف عرفہ کے واجبات کی خلاف ورزی پر احکام کی صورتیں

- 1 جو غروب سے پہلے عرفات سے چلا گیا اور غروب سے قبل واپس بھی نہ ہو تو اس پر دم لازم ہوا⁽⁸⁰⁾ اگرچہ اس کا جاننا رش کی وجہ سے ہو۔⁽⁸¹⁾
- 2 سورج ڈوب جانے سے پہلے عرفات سے جانا جائز نہیں⁽⁸²⁾ مغرب کی نماز بھی یہاں نہیں پڑھنی⁽⁸³⁾ بلکہ عَزَّوَجَلَّ میں جا کر عشاء کے وقت میں مغرب ادا کرنا ہے۔⁽⁸⁴⁾
- 3 اگر کوئی غیر اختیاری طور پر غروب سے قبل عرفات سے چلا گیا تو اس پر بھی دم لازم ہو گا مثلاً اونٹ پر سوار تھا وہ اسے لے بھاگا اور عرفات سے باہر نکال دیا واپسی ہوتے ہوتے باہر ہی غروب ہو گیا تو بھی دم واجب ہے۔⁽⁸⁵⁾

80... (إن جاوزه) أي حدَّ عرفة (قبله فعلية دم) أي قابل لل سقوط بالعود إليه في وقته (فإن لم يعد أصلاً وأعاد بعد الغروب لم يسقط الدم وإن عاد قبله فدفع بعد الغروب سقط) أي الدم (على الصحيح) (شرح لباب المناسك، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل في الدفع قبل الغروب، ص 297، ملقطاً)

81... وقد صرحوا بأنه لو أفاض من عرفات لخوف الزحام وجاوز حدودها قبل الغروب لزمه دم مالم يعد قبله (رد المحتار، كتاب الحج، ج 3، ص 605)

82... والدفع قبل الغروب حرام

(لباب المناسك، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل في شرائط صحة الوقوف، ص 295)

83... (ولم يجز المغرب في الطريق) --- فيه إيماء إلى أنها لا تحل في عرفات بالأولى (نهر الفائق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 86، ملقطاً)

84... (وصلى العشائين) أي في أول وقت العشاء الأخيرة

(تنوير الابصار ورد المحتار، كتاب الحج، ج 3، ص 600)

85... (ولو نذبه) أي بالغلبة عليه (بعيره فأخرجه) --- اضطراراً (من عرفة قبل الغروب لزمه دم)

(شرح لباب المناسك، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل في الدفع قبل الغروب، ص 298، ملقطاً)

4 جس نے رات میں وقوف کیا دن میں نہ کیا اس نے ضرور ترک واجب کیا⁽⁸⁶⁾ اس پر بھی دن میں مخصوص حصہ میں وقوف نہ کرنے کے سبب دم واجب ہو گیا۔⁽⁸⁷⁾

5 کسی کا وقوف عرفہ سرے سے ہی رہ جائے یعنی حج کا احرام باندھنے کے بعد اوپر بیان کردہ تفصیل کے مطابق وقوف کے وقت میں ایک لمحہ کے لئے بھی میدانِ عرفات نہ جا سکے تو اس کا حج فوت ہو جائے گا۔ جان بوجھ کر ایسا کیا تو گناہ گار ہو گا اس پر سے باقی افعال حج ساقط ہو جائیں گے اب اسے افعالِ عمرہ کر کے احرام کھولنا ہو گا لہذا اگر اس شخص نے حجِ قرآن کا احرام نہیں باندھا تھا تو اس شخص کو احرام سے باہر ہونے کے لئے طواف اور سعی کرنا ہوگی پھر حلق یا تقصیر کے ذریعے احرام ختم ہو گا اور آئندہ سال اس حج کی قضا کرنا ہوگی البتہ کوئی دم یا کفارہ ایسی صورت میں لازم نہیں نہ ہی حج کی قربانی اس پر ہوگی۔⁽⁸⁸⁾

اگر حجِ قرآن کے احرام سے تھا تو دو صورتیں ہیں اگر عمرہ کر چکا تھا یعنی ایک طواف

86... إذا وقف ليلاً فلا واجب في حقه حتى لو وقف ساعة لا يلزمه شيء كما في شرح اللباب نعم يكون تاركاً واجب الوقوف نهاراً إلى الغروب (رد المحتار، كتاب الحج، ج 3، ص 539)

87... وإن وقف ليلاً، لم يجب عليه امتداده كذا في الجوهرية أي وعليه دم لترك الواجب (حاشية الشرنبلالي على الدرر، كتاب الحج، ص 233، الجزء الأول)

88... (فانت الحج هو الذي أحرم به ثم فاته الوقوف بعرفة ولم يدر ك شيئاً منه) أي من زمن الوقوف ومكانه (ولو ساعة لطيفة... ثم إذا فاته الوقوف بعد ذلك وهو ظاهر أنه لا حرج عليه (أو بغير عذر) أي مع أنه أثم (سقط عنه افعال الحج) أي بقيتها (وعليه أن يتحلل بأفعال العمرة صورة فيطوف ويسعى ثم يحلق أو يقصر إن كان مفرداً وعليه قضاء الحج من قابل) أي عام آت (ولا عمرة عليه ولا دم)

(شرح لباب المناسك، باب الفوات، ص 603-604، ملتقطاً)

اور ایک سعی کر چکا تھا اس کے بعد وقوفِ عرفہ سے رہ گیا تو اس شخص کو بھی اوپر بیان کردہ طریقے کے مطابق مزید ایک طواف اور ایک سعی کرنا ہوگی اور حلق یا تقصیر کر کے احرام سے باہر نکلنا ہوگا۔ اگر حجِ قرآن والے نے عمرہ کا طواف و سعی بھی نہ کی ہو اور وقوفِ عرفہ بھی فوت ہو گیا ہو تو ایسا شخص پہلے عمرہ کے لئے ایک طواف و سعی کرے گا پھر اسی احرام میں رہتے ہوئے یعنی حلق یا تقصیر سے پہلے مزید ایک طواف اور سعی حجِ فوت ہونے کی وجہ سے احرام سے نکلنے کے لئے کرے گا۔ اس شخص پر بھی حجِ قرآن فوت ہونے کی وجہ سے کوئی دم نہیں ہوگا۔ قرآن کی قربانی اسے دینا ہوگی البتہ آئندہ سال صرف حج کی قضا کرنا ہوگی عمرہ کی قضا بھی اس پر نہیں کہ عمرہ تو اس نے کر لیا⁽⁸⁹⁾ اسی طرح احرام قرآن کا تھایا غیر قرآن کا ایسے شخص پر جس کا حجِ فوت ہو گیا طوافِ وِذَاع بھی نہیں۔⁽⁹⁰⁾

6 اگر کسی کا حج کا احرام و وقوفِ عرفہ سے پہلے فاسد ہو جاتا ہے یہ فساد و وقوفِ عرفہ سے پہلے قُبل یا دُبُر میں جماع کے ارتکاب سے لازم آتا ہے۔⁽⁹¹⁾ ایسے شخص کا حج فاسد ہو جائے گا اسے اگلے سال اس حج کی قضا کرنا ہوگی البتہ اس سال حج کے تمام افعال، بجالائے گا یعنی وقوف، رمی، طوافِ زیارت، حلق و تقصیر وغیرہ تمام مناسک ادا کرے گا اور حج فاسد

89... (وإن كان) أي الفائت (فإنه إن كان قد طاف لعمرته قبل الفوات فهو كالمفرد) أي لأته بأداء ركنها خرج من عهدتها (وإن لم يطف لها) أي قبل الفوات (فإنه يطوف أولاً لعمرته ويسعى لها ثم يطوف طوافاً آخر لفوات الحج ويسعى له ويحلق وقد سقط عنه دم القران وعليه قضاء حجة لا غير) أي لفرغ ذمته من إحرام عمرته (شرح لباب المناسك، باب الفوات، ص 604، ملتقطاً)

90... (ولا طواف للصدر) أي عليه اتفاقاً (شرح لباب المناسك، باب الفوات، ص 604)

91... (وهو) أي الجماع (أغلظ الجنایات يفسد به الحج والعمرة) أي إذا وجد قبل أداء ركنهما (شرح لباب المناسك، باب الجنایات، ص 474)

ہونے کے باوجود احرام کے تمام ممنوعات سے باز رہے گا ورنہ ان کی جنایات بھی لازم آتی رہیں گی۔⁽⁹²⁾ اگر وقوفِ عرفہ کے بعد اور احرام کھلنے اور طوافِ زیارت سے پہلے جماع جیسی غلطی پائی گئی تو حج فاسد نہیں ہوگا البتہ جنایت اس پر ہوگی۔⁽⁹³⁾ حالتِ احرام میں بیوی کے قریب جانے پر احکام کی مکمل صورتیں قارن اور غیر قارن کے فرق سے اسی کتاب کے واجب نمبر 26 کے تحت بیان کی گئی ہیں اہم صورتوں کا گراف بھی بنایا گیا ہے لہذا وہاں مزید تفصیل آپ پڑھ سکتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں میں نے رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے سنا کہ حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم جنت کے یا قوت ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے نور کو مٹا دیا اور اگر نہ مٹاتا تو جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے سب کو روشن کر دیتے۔ (ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل الحجر الاسود والركن والمقام، ج 2، ص 248، حدیث: 879)

92... (فإذا جامع في أحد السبيلين قبل الوقوف) أي بعرفة (فسد حجّه وعليه شاة ويمضى في حجّه) أي في بقية أفعاله من الرمي والحلق والطواف ونحو ذلك (حتماً) أي وجوباً (فيفعل جميع ما يفعله في الحجّ الصحيح ويجتنب ما يجتنب فيه وإن ارتكب محظوراً) أي كالجماع ثانياً وسائر الجنایات (فعليه ما على الصحيح) أي من الجزاء من غير تفاوت (وعليه قضاء الحجّ من قابل) أي سنةً آتيةً (ولا عمرة عليه إن كان مفرداً) أي بالحجّ وأفسده (شرح لباب المناسك، باب الجنایات، ص 479، ملقطاً)

93... وإن جامع بعد الوقوف بعرفة قبل الحلق وقبل طواف الزيارة كله أو أكثره لم يفسد حجّه وعليه بدنة (لباب المناسك، باب الجنایات، ص 481)

وقوف عرفہ میں رات کا کچھ حصہ آجانا

مختصر تشریح

یہ درحقیقت چھٹے واجب ہی کی تفصیل ہے کہ جب غروب تک وقوف کرے گا تو لامحالہ رات کے حصہ کو بھی پاہی لے گا۔⁽⁹⁴⁾ لوگ اس پر غفلت نہ کریں اس لئے بہار شریعت اور دیگر کتب میں اسے الگ سے بطور واجب کے بھی بیان کیا گیا ہے۔ 9 ذی الحجہ کو غروب آفتاب کے بعد بلا ضرورت عرفات میں ٹھہرے رہنا خلاف سنت ہے لہذا سنت یہ ہے کہ مغرب کے بعد بلا تاخیر مزدلفہ کے لئے روانہ ہو۔⁽⁹⁵⁾ اگر رش کی وجہ سے کچھ دیر کے لئے میدان عرفات میں رک گیا تو حرج نہیں بسا اوقات معلّم کی گاڑیاں کم ہوتی ہیں وہ مُزدلفہ کے کئی چکر لگاتی ہیں اور کچھ حاجی پہلے روانہ ہوتے ہیں اور کچھ بعد میں۔

اگر کوئی رش ہو جانے کے خوف سے مغرب سے کچھ پہلے موقوف سے روانہ ہو جاتا ہے لیکن غروب سے پہلے عرفات کی حدود نہیں چھوڑتا تو ایسا کرنا درست ہوگا⁽⁹⁶⁾ لیکن فی

94... (وأما الواجب فمدّ الوقوف من الزوال إلى الغروب ووقوف جزء من الليل) وهما متلازمان ولا يتصور انفكاكهما

(شرح لباب المناسك، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل في شرائط صحة الوقوف، ص 291، ملتقطاً)

95... (وإذا غربت الشمس أفاض الإمام والناس معه) أي قبله أو بعده من غير تأخر عنه لغير ضرورة

(شرح لباب المناسك، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل في الأفاضة من عرفة، ص 301)

96... لو مكث بعد الغروب وقد دفع الإمام فان كان قليلاً لخوف الزحام فلا بأس به وإن كثيراً أساء

لمخالفته السنة وإن خاف الزحام فتعجل في الذهاب قبل غروب الشمس فلا بأس به إذا لم يخرج من

حدود عرفة قبل غروب الشمس (طوال العنوار، كتاب الحج، ج 4، ص 118)

حدود عرفة قبل غروب الشمس

زمانہ ایسا مقامی لوگ اور مکہ کے رہنے والے ہی کرتے ہوں گے جو آنا جانا پیدل کرتے ہیں ورنہ حج کا پیکیج خریدنے والوں کا گاڑیوں پر ہی آنا جانا طے ہوتا ہے۔


اس موقع پر دو باتوں کا خاص خیال رکھا جائے اول یہ کہ مقامی لوگ بھی غروب سے قبل موقوف اسی وقت چھوڑیں جب انہیں حدودِ عرفات کا علم ہو بہت سارے لوگ مسجدِ مزدلفہ کی طرف سے آکر مسجدِ نمرہ سے پہلے وقوف کے لئے بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ مسجدِ نمرہ کا کچھ حصہ عرفات سے باہر ہے جو پورے وقت عرفات سے باہر رہا اس کا حج کس طرح ہو سکتا ہے۔ دوسرا اس بات کا خیال رکھیں کہ اگر آپ بس میں غروب سے پہلے بیٹھ گئے تو ڈرائیور کو روکنا شاید آپ کے بس میں نہیں ہو گا وہ آپ کی بات سن لے ضروری نہیں۔ احتیاط اسی میں ہے کہ حج پیکیج کے ذریعے جانے والے جن کو معلم کی طرف سے گاڑیاں ملتی ہیں وہ غروب ہو جانے سے قبل بس میں سوار نہ ہوں۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”عرفہ سے زیادہ کسی دن میں شیطان کو زیادہ صغیر و ذلیل و حقیر اور غیظ میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن میں رحمت کا نزول اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ معاف فرمانا شیطان دیکھتا ہے۔“ (موطا امام مالک، کتاب الحج، باب جامع الحج، ج 1، ص 386، حدیث: 982)

واجب نمبر: 8

مغرب و عشاء مُزْدَلِفَہ میں عشاء کے وقت میں پڑھنا

مختصر تشریح

9 ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب تک عرفات کے میدان میں وقوف کرتے ہوئے رات کا کچھ حصہ پالینا واجب ہے۔ اس کے بعد آج کی نمازِ مغرب میدانِ عرفات میں نہیں پڑھنی نہ ہی میدانِ مزدلفہ سے پہلے راستے میں مغرب کے وقت میں پڑھنی ہے⁽⁹⁷⁾ بلکہ عشاء کے وقت میں  مزدلفہ میں جا کر مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ملا کر پڑھنا واجب ہے۔⁽⁹⁸⁾ لیکن یہ وجوب اس صورت میں ہے جبکہ نماز کا وقت نکل جانے یعنی فجر کا وقت شروع ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو۔⁽⁹⁹⁾

مغرب و عشاء جمع کرنے کا طریقہ

① مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں پہلے مغرب کے فرض پڑھے پھر عشاء کے فرض، دونوں نمازوں کے درمیان سنت و نوافل نہ پڑھے مغرب کی سنتیں بھی عشاء کے بعد یوں

97... (ولم یجز المغرب فی الطريق)۔۔۔ فیہ ایماء إلی أنها لاتحل فی عرفات بالأولی

(نہر الفائق، کتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 86، ملتقطاً)

98... أن تأخیر المغرب والعشاء إلی مزدلفۃ واجب

(شرح لباب المناسک، باب أحكام المزدلفۃ، فصل فی الجمع بین الصلاتین بہا، ص 307)

99... (فصل فی واجباتہ۔۔۔ وتأخیر الصلاتین) أی العشاءین (إلیہا) بأن یؤدیہما فی وقت العشاء

بمزدلفۃ أی مالہم یخف فوتہما فإن خافہ اداہما حیث کان

(شرح لباب المناسک، باب فرائض الحج، فصل فی واجباتہ، ص 94، 97، ملتقطاً)

پڑھے کہ پہلے مغرب کی سنتیں اور نفل اس کے بعد عشاء کی سنتیں نوافل اور پھر وتر و نوافل ادا کرے۔ (100)

2 مغرب و عشاء کے لئے ایک اذان اور ایک اقامت ہے۔ (101) مغرب کے بعد سنتیں ادا کر لیں یا کوئی اور کام کیا تو عشاء کے لئے ایک اور اقامت کہی جائے گی۔ البتہ اذان دوبارہ نہیں کہی جائے گی (102) مذکورہ دونوں نمازیں باجماعت پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہیں البتہ جماعت ممکن نہ ہو تو منفرد طور پر یعنی تنہا بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (103)

3 واضح رہے کہ اقامت اس وقت کہی جاتی ہے جب جماعت قائم کرنا ہو تنہا پڑھنے کے لئے اقامت نہیں کہی جاتی۔ غروب کے بعد یعنی مغرب کے اپنے وقت میں یہ نیت نہ کی

100... بل یصلی سنة المغرب والعشاء والوتر بعدھا

(منحة الخالق، کتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 596-597)

• بل یصلی سنة المغرب بعد فرض العشاء ثم سنة العشاء ثم الوتر فی أول اللیل إن لم یکن فی نیتہ الإحیاء والافتأخیر الوتر أفضل

(مجموع رسائل العلامة الملا علی قاری، الرسالة: بدایة السالک فی نہایة المسالک، الباب الرابع، ج 3، ص 485)

• مغرب کا سلام پھیرتے ہی معاشا کی جماعت ہوگی عشاء کے فرض پڑھ لو اس کے بعد مغرب و عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھو۔ (بہار شریعت، مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نماز، ج 1، ص 1132)

101... وصلی العشاءین بأذان وإقامة (غرر الاحکام، کتاب الحج، ص 227، الجزء الاول)

102... (فإن تطوع) أى مطلقاً (أو تشاغل) أى بما یعدّ فصلاً فی العرف (أعاد الإقامة للعشاء دون

الأذان) (شرح لباب المناسک، باب أحكام المزدلفة، فصل فی الجمع بین الصلاتین بہا، ص 303)

103... (والجماعة سنة) أى مؤکدة (فی هذا الجمع وليس بشرط فلو صلاهما وحده) أى مستفرداً (جاز) أى ولو جمعاً

(شرح لباب المناسک، باب أحكام المزدلفة، فصل فی الجمع بین الصلاتین بہا، ص 303-304)

جائے کہ مغرب قضاء کر کے پڑھنی ہے بلکہ یہ نیت ہوگی کہ مغرب کی نماز کو عشاء کے وقت میں عشاء سے ملا کر پڑھنا ہے کہ آج کے دن شریعت کا یہی حکم ہے۔⁽¹⁰⁴⁾

جمع بین الصلاتین کے احکام پر عمل نہ کیا تو کیا صورتیں ہوں گی؟

① مزدلفہ میں جمع بین الصلاتین بلا عذر ترک کرنے کی صورت میں آدمی گناہگار ہوگا⁽¹⁰⁵⁾ مگر کفارہ لازم نہ ہوگا کیونکہ یہ ان واجبات میں سے ہے جن کے ترک پر کفارہ لازم ہونے کا علماء نے استثناء کیا ہے۔⁽¹⁰⁶⁾

② جو شخص کسی عذر کی بنا پر یا بغیر عذر کے رات عرفات ہی میں گزارتا ہے یا براہ راست منی یا مکہ مکرمہ وغیرہ چلا جاتا ہے تو ایسا شخص مغرب و عشاء کو ملا کر نہیں پڑھے گا بلکہ مغرب اور عشاء اپنے اپنے وقت میں پڑھے گا⁽¹⁰⁷⁾ البتہ عذر صحیح پائے جانے کے سبب گناہ

104... والمغرب والعشاء وقتہما واحد بدلیل أنه ینوی فی المغرب الأداء لا القضاء

(نہر الفائق، کتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 85)

105... إلا أنه یأثم لترك الواجب

(شرح لباب المناسک، باب أحكام المزدلفۃ، فصل فی الجمع بین الصلاتین بہا، ص 308)

106... (ویستثنی من هذا الکلی) وهو لزوم الجزاء بترك کل واجب۔ (وترک تأخیر المغرب

إلی العشاء) (شرح لباب المناسک، باب فرائض الحج، فصل فی واجباتہ، ص 101-102، ملقطاً)

• واختلف فی التأخیر إلی مزدلفۃ هل هو واجب أو فرض صرح البزدوی بوجوبہ وإلیہ مال بعض المشائخ وهو اختیار ابن الہمام لکنہ من الواجبات التي لا یجب الدم بتركها

(طوالع الانوار، کتاب الحج، ج 4، ص 121)

107... أما إذا بات بعرفۃ مثلاً أو تعدی إلی منی فیجب علیہ أن یصلیہما فی أوقاتیہما

(شرح لباب المناسک، باب أحكام المزدلفۃ، فصل فی الجمع بین الصلاتین بہا، ص 308)

• إنہ لولم یمر علی المزدلفۃ لزوم صلاة المغرب فی الطريق فی وقتہا لعدم الشرط وكذا الویات فی عرفات فتتبعہ

(رد المحتار، کتاب الحج، ج 3، ص 601)

گار نہ ہو گا اور بلا عذر ایسا کیا تو گناہ گار ہو گا۔ (108)

3 اگر مغرب کے وقت ہی میں مزدلفہ پہنچ گیا تو ابھی اس کو مغرب پڑھنا جائز نہیں بلکہ عشاء کے وقت تک اسے انتظار کرنا ہو گا۔ (109)

جمع بین الصلاتین میں خلاف ورزی کرنے کے احکام

1 اگر مزدلفہ آنے والے نے مغرب کی نماز راستے میں پڑھی خواہ اپنے وقت میں پڑھی ہو یا عشاء کے وقت میں تو اسے حکم یہ ہے کہ مزدلفہ پہنچ کر مغرب کا اعادہ کرے اگر نہ کیا اور فجر طلوع ہو گئی تو وہ نماز اب صحیح ہو گئی۔ مغرب مزدلفہ سے پہلے پڑھ کر جب مزدلفہ پہنچے گا تو مغرب نفل میں شمار ہو جائے گی اب مغرب دوبارہ پڑھ کر عشاء پڑھے۔ (110)

2 مغرب تو مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں پڑھی مگر کسی وجہ سے نماز عشاء مزدلفہ سے نکل جانے کے بعد پڑھی مثلاً منیٰ وغیرہ میں پڑھی تو اسے حکم یہ ہے کہ مزدلفہ جا کر صرف عشاء کا اعادہ کرے اگر نہ کیا اور فجر طلوع ہو گئی تو وہ نماز اب صحیح ہو گئی۔

3 مغرب و عشاء دونوں مزدلفہ سے نکل جانے کے بعد پڑھیں تو اسے حکم یہ ہے کہ مزدلفہ جا کر دونوں نمازیں دوبارہ پڑھے اگر دوبارہ نہ پڑھیں اور فجر طلوع ہو گئی تو وہ

108... لكن العابد العالِم آثم وغیره لا

(مجموع رسائل العلامة الملا علی قاری، الرسالة: بداية السالك في نهاية المسالك، الباب الثاني، ج 3، ص 467)

109... (فلو وصل إلى مزدلفة قبل العشاء لا يصلی المغرب حتى يدخل وقت العشاء) صرح به غیر

واحد في غير موضع

(شرح لباب المناسك، باب أحكام المزدلفة، فصل في الجمع بين الصلاتين بها، ص 308)

110... لو صلى المغرب في طريق مزدلفة فإن أفاض إلى المزدلفة في وقت العشاء فتقلب نقلاً

(طوابع الانوار، كتاب الحج، ج 4، ص 121)

ويلزمه إعادتها مع عشاء في مزدلفة

دونوں نمازیں اب صحیح ہو گئیں۔ (111)

- 4 مغرب کی نماز مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت سے پہلے پڑھ لی تو مغرب کی نماز کا اعادہ کرے، طلوع فجر تک اعادہ نہ کیا تو وہ نماز اب صحیح ہو گئی۔ (112)
- 5 اگر مزدلفہ میں پہنچ کر پہلے صرف عشاء پڑھی تو سب سے پہلے مغرب پڑھے اور پھر عشاء کا اعادہ کرے طلوع فجر تک اعادہ نہ کیا تو وہ نماز اب صحیح ہو گئی۔ (113)
- 6 ان تمام صورتوں میں جو اعادہ کا حکم ہے وہ اس بنا پر ہے کہ جمع بین الصلواتین کی خلاف

111... فلو صلى المغرب في وقتها أو العشاء والمغرب في وقت العشاء قبل أن يأتي مزدلفة أو بعد ما جاوزها لم يجز وعليه إعادةتهما ما لم يطلع الفجر—ولو لم يعد حتى طلع الفجر عادت إلى الجواز وسقط القضاء اتفاقاً

(شرح لباب المناسك، باب أحكام المزدلفة، فصل في الجمع بين الصلاتين بها، ص 308، ملنقطاً)

112... إن المشائخ اختلفوا على قول أبي حنيفة ومحمد فيما إذا صلى المغرب بمزدلفة قبل غيوبة الشفق فمنهم من اعتبر شرط الجواز المكان فقال: يجزئه ومنهم من قال: لا يجوز فكأنه اعتبر الوقت والمكان جميعاً انتهى، وعليه مشي صاحب البدائع فقال فيما إذا صلى في غيرهما: قد دل الحديث على اختصاص جوازها في حال الاختيار والإمكان بزمان ومكان وهو وقت العشاء بمزدلفة ولم يوجد فلا يجوز ويؤمر بالإعادة في وقتها ومكانها مادام الوقت قائماً وكذا في كشف البزدوى

(شرح لباب المناسك، باب أحكام المزدلفة، فصل في الجمع بين الصلاتين بها، ص 307-308)

● (قوله لو صلى المغرب في طريق المزدلفة لم تجز) قال في الغاية قلت سقوط إعادةها بطلوع الفجر دليل على أنها لم تقع فاسدة في الطريق أو بعرفة أو بالمزدلفة قبل دخول وقت العشاء

(حاشية الشلبي، كتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 297-298)

113... لو قدم العشاء بمزدلفة صلى المغرب ثم يعيد العشاء وإن لم يعد العشاء حتى طلع الفجر عادت العشاء إلى الجواز

(شرح لباب المناسك، باب أحكام المزدلفة، فصل في الجمع بين الصلاتين بها، ص 307)

ورزی کی صورت میں ادا کی جانے والی نمازِ مغرب یا عشاءِ فاسد ٹھہرتی ہے لیکن یہ فساد اعادہ تک موقوف رہتا ہے یعنی اگر اعادہ کر لیا تو خلاف ورزی کی صورت میں پہلے پڑھی جانے والی نماز نفل قرار پائے گی⁽¹¹⁴⁾ اور اگر فجر تک اعادہ نہ کیا تو پہلے پڑھی جانے والی نماز جس کا فساد اب تک اعادہ کی وجہ سے موقوف تھا تو اب اعادہ نہ ہونے کے سبب وہ نماز فساد سے نکل کر جواز کی طرف لوٹ آئے گی۔⁽¹¹⁵⁾

7 راستے میں اتنی دیر ہو گئی کہ فجر کا وقت شروع ہونے کا اندیشہ ہے تو اب راستے ہی

114... أن من صلى المغرب بعرفات يتوقف، فإن أفاض إلى المزدلفة في وقت العشاء، تنقلب صلاته نفلاً ويلزمه إعادتها مع العشاء في المزدلفة، وإن لم يفض إليها بل توجه من طريق آخر إلى مكة صحت (عناية شرح هداية، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج 1، ص 433)

115... ووجه قولهم مارواه البخاري عن أسامة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له: الصلاة أمامك أي وقت الصلاة أو مكان الصلاة أمامك فدلّ الحديث على اختصاص جوازها في حال الاختيار والإمكان بزمان ومكان وهو وقت العشاء بمزدلفة— لأن الكتاب والسنن المشهورة تقتضي الجواز لأنها تقتضي كون الوقت وقتاً لها وإنتها مطلقة عن المكان وحديث أسامة يقتضي الجواز وإنه من أخبار الآحاد ولا يجوز العمل بخبر الواحد على وجه يتضمن بطلان العمل بالكتاب والسنن المشهورة فيجمع بينهما فيعمل بخبر الواحد فيما قبل طلوع الفجر ويؤمر بالإعادة ويعمل بالكتاب والسنن المشهورة فيما بعد طلوعه عملاً بالدلائل بقدر الإمكان

(البحر العميق، الباب الحادي عشر، جمع الصلاتين بمزدلفة، ج 3، ص 1611-1612، ملتقطاً)

• فلولم يعدّهما حتى طلع انقلبت صلاة المغرب إلى الجواز بعد ما حكم عليها بالفساد فإن ذلك الحكم موقوف لإيجاب الإعادة وإلا فقد صلاهما في وقتيهما إلا أنه ترك الجمع الواجب عليه (شرح لباب المناسك، باب أحكام المزدلفة، فصل في الجمع بين الصلاتين بها، ص 307)

• وأجيب بأن الفساد موقوف يظهر أثره في ثاني الحال

(مسئحة الخالق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 599)

میں دونوں نمازیں پڑھ لے مزدلفہ پہنچنے کا انتظار نہ کرے۔⁽¹¹⁶⁾ البتہ عذر نہ ہو تو توبہ کرے کہ واجب ترک کیا گیا ہے۔

8 اگر کوئی غروب آفتاب کے بعد میدانِ عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہوا اور دورانِ سفر راستہ بھول گیا یا ٹریفک جام میں پھنس گیا یا پیدل آرہا تھا لیکن اڑو حام کی وجہ سے مزدلفہ داخلہ کا راستہ ہی نہیں ملا تو حکم شرعی یہ ہے کہ فی الحال راستے میں مغرب و عشاء نہ پڑھے بلکہ صحیح راستہ ڈھونڈے یا ٹریفک سے نکلنے کا انتظار کرے اس کے بعد مزدلفہ پہنچ کر مغرب و عشاء پڑھے لیکن اگر اندیشہ ہو کہ مزدلفہ پہنچتے پہنچتے کہیں صبح صادق نہ ہو جائے تو اب راستے ہی میں نمازِ مغرب و عشاء پڑھ لے۔⁽¹¹⁷⁾

حضرت أم الحصین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حَجَّةُ الْوَدَاعِ میں سر مونڈانے والوں کے لیے تین بار دُعا کی اور کترانے والوں کے لیے ایک بار۔ (مسلم، کتاب الحج، باب تفضيل الحلق على التقصير... الخ، ص 520، حدیث: 3150)

116... (ولایصلی) ای احداهما (خارج المزدلفة إلا إذا خاف طلوع الفجر فیصلی حیث هو)۔ ولو كان فی الطريق أو بعرفات أو منی ونحوها وهذا بلا خلاف

(شرح لباب المناسک، باب احکام المزدلفة، فصل فی الجمع بین الصلاتین بہا، ص 306، ملقطاً)

117... ولكنّه ضلّ الطريق بین عرفة ومزدلفة۔ لا یصلیہما دون المزدلفة إلا أن یخاف طلوع الفجر قبل بلوغ المزدلفة فعند ذلک یجوز له أن یصلیہما ما ذکرتناہ

(البحر العمیق، الباب الحادی عشر جمع الصلاتین بمزدلفة، ج 3، ص 1613، ملقطاً)

واجب نمبر: 9

مقررہ وقت میں مزدلفہ کا وقوف کرنا

مختصر تشریح

عرفات کا وقوف کرتے ہوئے غروب کے بعد مزدلفہ کے لئے نکلتے ہیں اور رات کا اکثر حصہ مزدلفہ میں گزارنا سنت مؤکدہ ہے۔⁽¹¹⁸⁾ اسی دوران مغرب و عشاء ملا کر پڑھنا ہوتی ہیں جن کا مزدلفہ میں ہی پڑھنا واجب ہے۔ لہذا اگر کسی شخص نے بغیر کسی شرعی عذر کے رات عرفات یاراستے میں گزاری یا براہ راست منیٰ یا مکہ مکرمہ چلا گیا تو ایسا شخص اساءت یعنی برے کام کا مرتکب ہوا۔⁽¹¹⁹⁾

خاص وقوف مزدلفہ جداگانہ واجب عبادت ہے۔⁽¹²⁰⁾ رات مزدلفہ میں گزار لینا وقوف مزدلفہ نہیں، نہ ہی اس سے وقوف مزدلفہ کا واجب ادا ہوگا۔

118... (فصل فی سننہ) ای سنن الحج۔۔۔ (البيتوتة بمزدلفة والدفع منها إلى منى قبل طلوع الشمس) ای لمن وقف بها۔۔۔ (وهذه) ای هذه المذکورات (هی المؤکدة) ای السنن المؤکدة (شرح لباب المناسک، باب فرائض الحج، فصل فی سننہ، ص 103-105، ملنقطاً)

• بہار شریعت میں حج کی سنتوں کے تحت مذکور ہے: عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں رات کو رہنا۔

(بہار شریعت، حصہ ششم، حج کی سنتیں، ج 1، ص 1051)

119... (الباب السابع فی المکروهات) ای مکروهات الحج وما يتعلق به۔۔۔ (والنزول علی الجادة) ای وسط الطريق المسلوکة المعتادة (ليلة مزدلفة) وکذا الحكم فی منیٰ وعرفة ومکة (بداية السالك فی نهاية المسالك، الباب السابع، ج 3، ص 503-504، ملنقطاً، مجموع رسائل العلامة الملا علی قاری)

120... هذا الوقوف واجب عندنا لاسنة

(رد المحتار، کتاب الحج، مطلب فی الوقوف بمزدلفة، ج 3، ص 604)

وقوفِ مزدلفہ کا وقت

وقوفِ مزدلفہ کی تفصیل یہ ہے کہ دسویں کی فجر کا وقت ہونے سے لے کر سورج طلوع ہونے تک کم از کم ایک لمحہ کے لئے مزدلفہ میں ہونا واجب ہے اور یہیں پورا وقت یعنی فجر کا وقت شروع ہونے سے لے کر خوب روشنی ہو جانے تک کہ سورج طلوع ہونے کے قریب ہو مزدلفہ میں ٹھہرنا سنت ہے⁽¹²¹⁾ ووقوفِ مزدلفہ کا وقت بھی خاص دعا کا وقت ہے۔

وقوفِ مزدلفہ ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

- ① دسویں کی صبح مزدلفہ میں ایک لمحہ بھی بلا عذر و قوف نہ کیا تو دم واجب ہو گا۔⁽¹²²⁾
- ② صحیح عذر پائے جانے پر مزدلفہ کے وقوف کو ترک کیا تو دم لازم نہ ہو گا نہ ہی گناہ ہو گا۔ عذر صحیح کی مثال یہ ہے کہ مثلاً کوئی مریض ہے یا بہت ضعیف ہے اسے رمی میں یا مزدلفہ کے راستہ میں بے انتہاء اور قابلِ ضرر ریش ہو جانے کا خوف ہو اور وہ بغیر وقوف کیے جلدی روانہ ہو جائے۔⁽¹²³⁾

121... (وقدر الواجب منه ساعة ولو لطيفة) أي قليلة ولو لحظة أو لمحة (وقدر السنة امتداد الوقوف) أي من مبدأ الصبح (إلى الإسفار جداً) أي إلى الإضاءة بطريق المبالغة بحيث تكاد الشمس تطلع (شرح لباب المناسك، باب أحكام المزدلفة، فصل في الوقوف بها، ص 310)

122... (لو ترك الوقوف بالمزدلفة) أي في فجر يوم النحر (بلا عذر لزمه دم) (شرح لباب المناسك، باب الجنایات، فصل في الجنایات في الوقوف بالمزدلفة، ص 505)

123... (وإن تركه بعذر بان كانت به علة أو ضعف أو كانت امرأة تخاف الزحام فلا شيء) أي من الدم والصدقة (عليه) أي على تاركة (شرح لباب المناسك، باب الجنایات، فصل في الجنایات في الوقوف بالمزدلفة، ص 505، ملقطاً)

3 اگر وقوفِ مزدلفہ تو اپنے وقت میں کیا مگر بغیر کسی ضرورت کے دسویں کی رات کا اکثر حصہ مزدلفہ کے علاوہ کہیں اور گزارا تو خلافِ سنت اور مکروہ کام کیا لیکن اس پر کوئی دم یا کفارہ وغیرہ لازم نہ ہوگا۔⁽¹²⁴⁾

4 کوئی رات سے آکر مزدلفہ رکا ہوا نہیں تھا بلکہ جو وقت وقوفِ مزدلفہ کا ہے اگر کسی کا اس وقت میں صرف مزدلفہ سے گزرا پایا گیا تب بھی وقوف پایا گیا اور واجب ادا ہو جائے گا۔ البتہ رات کے اکثر حصہ کو چھوڑنے پر یونہی وقوفِ مزدلفہ کے مسنون وقت کے چھوڑنے پر تارکِ سنت ہوا۔⁽¹²⁵⁾

5 اگر کوئی نمازِ فجر پڑھنے سے پہلے مگر فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد مزدلفہ سے چلا گیا برا کیا لیکن دم نہیں یہی حکم سورج طلوع ہونے کے بعد جانے کا ہے۔⁽¹²⁶⁾ یعنی سورج طلوع ہونے سے تھوڑا پہلے مزدلفہ سے روانہ ہونا سنت ہے طلوع کے بعد میں جانا اِسَاءت ہے۔

6 یہاں رش اور دھکم پیل کے خوف کے باعث یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد نمازِ فجر پڑھ کر کچھ ویر دعا میں مصروف رہے پھر مزدلفہ سے چلنا

124... (ولو ترک المبيت بها) أي بالمزدلفة في ليلتها بأن بات أكثر الليل في غيرها (لم يلزمه شيء) أي عندنا لما صرح به أصحابنا في كتب المذهب أنه سنة فيكرهه تركها بغیر ضرورة (شرح لباب المناسك، باب الجنایات، فصل في الجنایات في الوقوف بالمزدلفة، ص 505)

125... فإن مر بها ما ز بعد طلوع الفجر من غير أن يبيت بها فلا شيء عليه ويكون مستيأبتر كه السنة (فتاویٰ ہندیہ، کتاب المناسک، الباب الخامس، ج 1، ص 230)

126... فإن دفع بعد طلوع الشمس أو قبل أن يصلی الناس الفجر فقد أساء ولا شيء عليه (فتاویٰ ہندیہ، کتاب المناسک، الباب الخامس، ج 1، ص 231)

شروع کرے لیکن طلوع سے کچھ پہلے مزدلفہ سے باہر نکلے۔

7 علامہ شامی عَلَيهِ الرَّحْمَةُ نے لکھا کہ کوئی ضعیف یا لاغر شخص مزدلفہ میں پورے مسنون وقت میں نہیں ٹھہرتا بلکہ اس خوف سے کچھ دیر وقوف کر کے نکل جاتا ہے کہ کہیں رش کے باعث سخت دشواری میں نہ پڑ جائے تو یہ بھی درست ہے اور عذر کے وقت پورا واجب چھوڑنے کی اجازت ہے تو مسنون وقت چھوڑنے کی بھی اجازت ہوگی۔⁽¹²⁷⁾

8 جن لوگوں کے خیمے بد قسمتی سے مٹی کے بجائے مزدلفہ میں لگائے جاتے ہیں اگر یقین ہو کہ یہ جگہ مزدلفہ ہی ہے تو ان خیموں میں بھی وقوف مزدلفہ ہو سکتا ہے مٹی اور مزدلفہ کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ ہے اور بیچ میں ایک جگہ ہے جسے وادیِ مُحْضَر کہتے ہیں یہ جگہ نہ مٹی ہے نہ مزدلفہ اور نہ ہی اس جگہ وقوف کرنے سے وقوف ادا ہوگا۔⁽¹²⁸⁾ مٹی اور مزدلفہ کی پہچان کے لئے بورڈ بھی لگائے ہوئے ہوتے ہیں اور جو اسٹریٹ لائٹ مٹی اور مزدلفہ میں لگائی گئی ہوتی ہیں ان سے بھی تھوڑی بہت پہچان ممکن ہے تادم تحریر مٹی میں جو اسٹریٹ لائٹ ہے وہ سفید رنگ کی ہوتی ہے اور مزدلفہ کی اسٹریٹ لائٹ یلو یا دوم کالر کی ہوتی ہے۔ لیکن لائٹ پر پورا اعتماد نہ کیا جائے بلکہ مزدلفہ کے تعین کے لئے معلومات کی جائیں یا بورڈ وغیرہ دیکھا جائے بس سے جانے والے بعض اوقات ایسی جگہ بھی اتار دیئے

127... وفيه ترك مدا الوقوف المسنون لخوف الرحمة وهو أسهل من ترك الواجب

(رد المحتار، كتاب الحج، مطلب في الوقوف بعرفة، ج 3، ص 605)

128... عرفة كلها موقف إلا بطن عرنة ومزدلفة كلها موقف إلا وادي محسر أن المكانين ليسا مكان

وقوف فلو وقف فيهما لا يجزيه كما لو وقف مئى

(شرح لباب المناسك، باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل في شرائط صحة الوقوف، ص 294)

جاتے ہیں جہاں تعین کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

اہم ہدایات:

① اکثر لوگوں کے ساتھ معاملہ یہ ہوتا ہے کہ بسیں مزدلفہ اتار کر چلی جاتی ہیں اور منیٰ لوگ پیدل جاتے ہیں ایسی صورت میں یہ کرنا چاہیے کہ جب عرفات جانے سے پہلے منیٰ پہنچیں تو یہ دیکھ لیں کہ آپ کا خیمہ کس روڈ پر ہے یا بڑے مرکزی روڈ سے کتنی گلی پیچھے یا آگے ہے۔ منیٰ کی بستی میں تین سے چار مرکزی روڈ ہیں یہ بڑے روڈ ہوتے ہیں اور مزدلفہ سے جانے والے ان میں سے کسی ایک پر ہی نکلتے ہیں۔ اس سے آپ کو واپسی پر اپنے خیمہ تک پہنچنے میں آسانی ہوگی۔ منیٰ میں دو سے تین روڈ ٹیل کی صورت میں موجود ہیں ایک بالکل جمرات کے قریب ہے دوسرے آخری میں ہے ریلوے اسٹیشن کے پاس ان پلوں کے ذریعے بھی آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ آپ کا خیمہ کس طرف ہے۔

② یہ بھی یاد رکھیں کہ مزدلفہ سے براہ راست جمرات پر اگر جانا چاہتے ہیں تو سامان نہیں ہونا چاہیے شولڈر بیگ کے علاوہ تمام بیگ راستے میں سیکورٹی والے یا تولے لیتے ہیں یا آپ کو واپس بھیج دیں گے۔ کیونکہ اس سے رش میں بہت خطرناک مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ لہذا پہلے خیمہ میں پہنچ کر سامان وغیرہ رکھ دیں کچھ دیر آرام اور ناشتہ سے فارغ ہو کر پھر بڑے جمرے کی رمی کے لئے نکلیں کوشش کریں کہ 20 یا 30 لوگ ایک ساتھ جائیں اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ جو ان بوڑھوں کو سہارا دیں گے اور راستہ وغیرہ ڈھونڈنا تلاش کرنا آسان ہوگا۔ جن کو منیٰ سے رمی کے لئے ٹرین یا بس کی سہولت ہو تو وہ ٹرین یا بس سے جا سکتے ہیں۔

واجب نمبر: 10

دس، گیارہ اور بارہ تاریخ کی رمی کرنا

مختصر تشریح

تینوں دنوں میں سے ہر دن کی رمی الگ الگ واجب ہے۔⁽¹²⁹⁾ ہر جمرے کو سات سات کنکریاں مارنا بھی واجب ہے۔⁽¹³⁰⁾ اقل یعنی آدھے سے کم کنکریاں مارنے پر دم لازم ہو گا پہلے دن سات کے بجائے صرف تین کنکریاں مارنا اقل ہے۔ دیگر ایام میں 21 کے بجائے صرف 10 مارنا اقل ہے۔⁽¹³¹⁾

پہلے دن کی رمی کا وقت

پہلے دن کی رمی کا وقت دسویں تاریخ کی فجر کا وقت شروع ہونے سے گیارہویں کی فجر کا وقت شروع ہونے تک ہے۔⁽¹³²⁾ مسنون یہ ہے کہ دسویں کے سورج نکلنے سے لے

129... (فصل فی واجباتہ الإحرام من الميقات --- ورمي الجمار) أي في الأيام الثلاثة

(شرح لباب المناسك، باب فرائض الحج، فصل فی واجباته، ص 94، 97، ملقطاً)

130... (سبع حصيات) بيان للواجب (الضوء المنير على المنسك الصغين، الباب الرابع، ص 43)

131... (لو ترك رمي يوم) أي من أيام النحر (كله) أي سبع حصيات في اليوم الأول واحدى وعشرين في بقية الأيام (أو أكثره كأربع حصيات فما فوقها في يوم النحر أو إحدى عشرة حصاة فيما بعده أو آخره إلى يوم آخر فعليه دم) أي لتركه أو تأخيره

(شرح لباب المناسك، باب الجنائيات، فصل في الجنائية في رمي الجمرات، ص 507)

132... وقت رمي جمرة العقبة يوم النحر أول وقت جواز الرمي في اليوم الأول يدخل بطلوع الفجر

الثاني --- وآخر الوقت طلوع الفجر الثاني من غده

(لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في وقت رمي جمرة العقبة يوم النحر، ص 333)

کر زوال تک کر لی جائے زوال سے لے کر دسویں کا سورج غروب ہونے تک کرنا بھی مباح ہے۔ البتہ غروب ہونے سے فجر تک مکروہ ہے۔⁽¹³³⁾ دسویں کی فجر کی نماز کا وقت شروع ہونے سے سورج نکلنے تک کرنا بھی مکروہ ہے۔⁽¹³⁴⁾

مجموعی طور پر پہلے دن کی رمی کے چار اوقات بنتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل چارٹ سے سمجھی جاسکتی ہے۔



پہلے دن کی رمی کے اوقات کی تفصیل

مکروہ وقت	فجر کا وقت شروع ہونے سے سورج نکلنے تک	1
مسنون وقت	سورج طلوع ہونے سے زوال کا وقت شروع ہونے تک	2
مباح وقت	دوپہر زوال کا وقت شروع ہو جانے سے غروب تک	3
مکروہ وقت	سورج غروب ہونے سے اگلے دن کی فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے تک	4

پہلے دن کی رمی کے ضروری احکام

پہلے دن صرف بڑے حمرے کی رمی کرنا ہے جو مینہ کی جانب سے تیسرا ہے۔⁽¹³⁵⁾


133... (الوقت المسنون فيه) أي في اليوم الأول (بطلوع الشمس ويمتد إلى الزوال ووقت الجواز بلا كراهة من الزوال إلى الغروب... وقت الكراهة مع الجواز من الغروب إلى طلوع الفجر الثاني من غده)

(شرح لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في وقت رمي جمره العقبة يوم النحر، ص 333، ملتقطاً)

(رد المحتار، كتاب الحج، ج 3، ص 610)

134... وكذا يذكره قبل طلوع الشمس

135... وهي ثالث الجمرات على حد منى من جهة مكة... لا يرمى يومئذ غيرها ولا يقوم عندها حتى =

پہلے دن رمی میں اس طرح کھڑے ہونا ہے کہ منیٰ دائیں جانب رہے اور کعبہ شریف بائیں جانب ہو۔  جمرے کی طرف منہ کر کے سیدھا ہاتھ خوب اٹھا کر کہ بغل کی رنگت ظاہر ہو ایک ایک کر کے 7 کنکریاں مارے۔⁽¹³⁶⁾ بہتر یہ ہے کہ کنکریاں جمرے تک پہنچیں ورنہ کم از کم تین ہاتھ کے فاصلے پر گریں اس سے زیادہ فاصلے پر گری تو وہ کنکری شمار میں نہیں آئے گی۔⁽¹³⁷⁾

سات کنکریاں مارنی ہیں اور ہر کنکری الگ الگ مارنی ہے⁽¹³⁸⁾ پہلی کنکری پر حاجی لَبَّيْكَ کہنا موقوف کر دے گا۔⁽¹³⁹⁾ اس جمرے پر رمی کے بعد کسی بھی دن یعنی دسویں دن رمی کریں یا گیارہویں دن کریں یا بارہویں دن یا تیرہویں دن دعا کے لئے ٹھہرنا نہیں

=یأتی منزله (ردالمحتار، کتاب الحج، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ج 3، ص 606، ملتقطاً)
• منیٰ اور مکہ کے بیچ میں 3 جگہ ستون بنے ہیں ان کو جمرہ کہتے ہیں پہلا جو منیٰ سے قریب ہے جمرہ اولیٰ کہلاتا ہے اور بیچ کا جمرہ وسطیٰ اور اخیر کا کہ مکہ مکرمہ سے قریب ہے جمرہ العقبیٰ (کہلاتا ہے)۔

(حاشیہ بہار شریعت 1139 حصہ 6 جلد اول، مکتبہ المدینہ)

136... ویقف فی بطن الوادی ویجعل منیٰ عن یمینہ والکعبۃ عن یسارہ ویستقبل الجمرة۔۔۔ ویرفع یدہ حتی یرى بیاض ابطہ (لباب المناسک، باب مناسک منیٰ، ص 316، 317، ملتقطاً)

137... وینبغی أن تقع الحصا عند الجمرة أو قریباً منها حتی لو وقع بعیداً لم یجز وحد القرب والبعد أن الثلاثة الأذرع فی حد البعید وما دونه قریب (جوہرۃ النیرۃ، کتاب الحج، ج 1، ص 109)

138... (فصل فی احکام الرمی وشرائطه وواجباته الشرطیۃ۔۔۔ الرابع تفریق الرمیات) أی السبعة (شرح لباب المناسک، باب رمی الجمار وأحکامه، فصل فی وقت رمی جمرة العقبة یوم النحر، ص 345-346، ملتقطاً)

139... (وقطع التلبیۃ بأولها) أی فی الحج الصحیح والفاسد مفرداً أو متمتعاً أو قارناً (ردالمحتار، کتاب الحج، ج 3، ص 607)

ہے بلکہ رمی کرتے ہی چلتے چلتے دعا کرنا ہے⁽¹⁴⁰⁾ لہذا آگے بڑھ جائیں مکہ شریف جانا ہے تو سیدھا آگے کی طرف جانا ہے اور منیٰ واپسی کے لئے یوٹرن کر کے راستہ ملے گا۔

ہر دفعہ کنکری مارتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ اَكْبَرُ پڑھے⁽¹⁴¹⁾ ممکن ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَكْبَرُ رَعْنَا لِلشَّيْطٰنِ رِضًا لِّمَاحِلِنِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُورًا وَ سَعْيًا مَّشْكُورًا وَ ذَنْبًا مَّغْفُورًا⁽¹⁴²⁾

یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت بڑا ہے۔ شیطان ذلیل ہو۔ رحمن عَزَّوَجَلَّ راضی ہو۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے آنے کو حج مبرور فرما، قبول کی گئی کوشش بنا اور گناہ معاف کر۔ دوسرے، تیسرے دن کی رمی کا وقت:

دوسرے دن کی رمی کا وقت گیارہ تاریخ کو زوال کا وقت ختم ہونے یعنی ظہر کا وقت شروع ہونے سے لے کر اگلے دن کی فجر کا وقت شروع ہونے تک ہے البتہ بلا عذر سورج غروب ہونے کے بعد مکروہ ہے۔

یونہی تیسرے دن یعنی 12 ذوالحجہ کی رمی کا وقت، زوال کا وقت ختم ہونے یعنی ظہر کا وقت شروع ہونے سے لے کر اگلے دن کی فجر کا وقت شروع ہونے تک ہے البتہ بلا عذر سورج غروب ہونے کے بعد مکروہ ہے۔⁽¹⁴³⁾

140... (ولا يقف عندها في جميع أيام الرمي للدعاء ويدعو) أي عند الجمرة (بلا وقوف) أي في آخره (شرح لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في صفة الرمي في هذه الأيام، ص 342، ملقطاً)

141... (يكثر مع كل حصاة) أي قائلاً بِسْمِ اللّٰهِ اَكْبَرُ

(شرح لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في صفة الرمي في هذه الأيام، ص 341)

142... (شرح لباب المناسك، باب مناسك منى، ص 316)

143... الوقت المسنون في اليومين يمتد من الزوال إلى غروب الشمس ومن الغروب إلى طلوع الفجر وقت مكروه (لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في وقت الرمي في اليومين، ص 339)

دوسرے اور تیسرے دن کی رمی کے ضروری احکام

دوسرے اور تیسرے دن یعنی گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کو تینوں جمروں کی رمی کرنا واجب ہے۔⁽¹⁴⁴⁾ یعنی ہر ایک جمرے کو سات سات کنکریاں مارنا ہے۔⁽¹⁴⁵⁾ سب سے پہلے جمرہ اولیٰ یعنی چھوٹے شیطان کو پھر جمرہ وسطیٰ یعنی درمیانے شیطان پھر جمرہ عقبیٰ یعنی بڑے شیطان کو رمی کرنا ہے۔⁽¹⁴⁶⁾

جمرہ اولیٰ مسجد خیف کی طرف سے پہلا ہے۔⁽¹⁴⁷⁾ آج کی رمی میں وہاں رخ کر کے نہیں کھڑے ہوں گے جس انداز میں پہلے دن کی رمی پر کھڑے ہوئے تھے۔ دوسرے اور تیسرے دن کی رمی کے لئے اس طرح کھڑے ہوں گے کہ منیٰ بائیں طرف ہو۔ 13 کی رمی کرنی ہو تو اس میں بھی یونہی کھڑے ہونا ہے۔ اس انداز پر منہ قبلہ کی طرف ہوگا۔⁽¹⁴⁸⁾ البتہ

144... (وأيام الرمي أربعة فاليوم الأول نحر خاص ولا يجب فيه إلا رمي جمرة العقبة واليومان بعده نحر وتشريق والرابع تشريق خاص وفي هذه الثلاثة) أي من الأيام التي يقال لها التشريق (يجب رمي الجمار الثلاث) أي في الجملة (شرح لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، ص 333)

145... (ثم يرميها بيمينه أي استحباباً بيسع حصيات) أي وجوباً (شرح لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في صفة الرمي في هذه الأيام، ص 341، ملتقطاً)


146... (ويبدأ بالجمرة الأولى... ثم يأتي الجمرة الوسطى... ثم يأتي الجمرة القصوى وهي جمرة العقبة (لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في صفة الرمي في هذه الأيام، ص 341-342، ملتقطاً)

147... (بالجمرة الأولى)۔۔۔ وهي التي تلي مسجد الخيف (شرح لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في صفة الرمي في هذه الأيام، ص 341، ملتقطاً)

148... (ويبدأ بالجمرة الأولى... حتى يكون) أي حين وصوله عند الجمرة (ماعن يساره أقل ماعن يمينه... ويستقبل الكعبة) أي القبلة التي هي جہتھا

(شرح لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في صفة الرمي في هذه الأيام، ص 341، ملتقطاً)

تیسرے یعنی جمرۃ العقبة کی رمی میں یہی رائج ہے کہ پہلے دن جس طرح کھڑے ہونے کا طریقہ بیان ہو باقی دنوں میں بھی تیسرے جمرے کی رمی اسی انداز پر کی جائے۔⁽¹⁴⁹⁾

پہلے اور دوسرے جمرے کو رمی کرنے کے بعد موقع ملے اور رش نہ ملے اور انتظامیہ منع نہ کرے تو جمرے سے تھوڑا آگے جا کر قبلہ کی طرف منہ کر کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ کی جانب کر کے  حضور قلب کے ساتھ حمد، درود و سلام اور استغفار میں کم از کم بیس آیتیں پڑھنے کی قدر مشغول رہے، مزید موقع ملے تو بہتر ہے کہ پون پارہ یا سورۃ بقرہ کی مقدار مصروف رہے۔ ٹھہرنا ممکن نہ ہو تو مختصر دعا چلتے چلتے ہی کر لے۔ تیسرے جمرے یعنی جمرۃ عقبہ یا بڑے شیطان کی رمی کے بعد ٹھہرنا نہیں ہے بلکہ آگے بڑھتے ہوئے چلتے

149... يبدأ بالجمرة الأولى، ويستقبل الكعبة، ثم يأتي الجمرة الوسطى فيصنع كما صنع عند الأولى، ثم يأتي الجمرة القصوى فيرميها من بطن الوادي كما رمى في اليوم الأول أى بجميع أحكامه (مناسك لملا علي قارى، ص 341، 342)

• ثم يأتي الجمرة الثالثة: وهي جمرة العقبة التي رماها يوم النحر فيرميها من بطن الوادي، كما رماها يوم النحر. وعند الأئمة الثلاثة غير الشافعية: أن كيفية رمي الجمرة العقبة أيام التشريق ككيفية رميها يوم النحر يجعل الكعبة عن يساره وسنى عن يمينه وغير ذلك من الكيفيات التي ذكرناها (البحر العميق، ج 4، ص 1864)

• ويجعل سنى عن يمينه ومكة عن يساره حين يقف للرمي هذا في جمرة العقبة فقط، أما في الجمرة الأولى والوسطى فيسن التوجه في أثناء رميها إلى القبلة (حاشية الهدية العلائق للسعيد البرهاني، ص 208)

• فإذا زالت الشمس من اليوم الثاني من يوم النحر رمى الجمار الثلاثة، ويقف حيث يقف الناس ثم يأتي جمرة الوسطى فيرميها بسبع حصيات كذلك، ثم يأتي الجمرة فيرمي من بطن الوادي سبعا (فتاوى فاضل خان، ج 1، ص 262)

چلتے دعا کرنا ہے۔ (150)

اس کو یوں یاد رکھئے کہ جس جمرے کے بعد کسی اور جمرے کی رمی کرنا ہو تو اس پہلے والے جمرے پر دعا کے لئے ٹھہر سکتے ہیں یعنی پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس دعا کے لئے ٹھہر سکتے ہیں بلکہ ٹھہرنا سنت ہے (151) جس کے بعد مزید رمی نہ کرنا پڑے اس جمرے پر نہیں ٹھہر سکتے لہذا آخری جمرے کے پاس دعا کے لئے نہیں ٹھہریں گے۔ (152)

150... (ويبدأ بالجمرة الأولى... فيقف بعد تمام الرمي) أي للدعاء (لا عند كل حصاة... مستقبل القبلة... فيحمد الله ويكبر ويهتل ويستح ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ويدعو ويرفع يديه كما للدعاء) أي حدو سنكبيه ويجعل باطن كفيه نحو القبلة في ظاهر الرواية وعن أبي يوسف نحو السماء واختاره قاضيخان وغيره والظاهر الأول (بسطاً) أي مبسوطتين (مع حضور) أي للقلب (وخشوع... وتضع... واستغفار... ويمكن كذلك... قدر قراءة سورة البقرة... أو ثلاثة أحزاب) أي ثلاثة أرباع من الجزء (أو عشرين آية... ثم يأتي الجمرة الوسطى... فيفعل جميع ما فعل قبلها من الوقوف والدعاء وغيره ثم يأتي الجمرة القصوى... ولا يقف عندها في جميع أيام الرمي للدعاء ويدعو بلا وقوف)

(شرح لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في صفة الرمي في هذه الايام، ص 341-342، ملقطاً)

151... (والوقوف) أي بعد الفراغ من الرمي (عند الأوليين) أي من الجمرات الثلاثة (سنة في الأيام كلها) (شرح لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في صفة الرمي في هذه الايام، ص 342)

152... وضابطه أن كل جمرة بعدها جمرة فإنه يقف بعدها للدعاء؛ لأنه في أثناء العبادة وكل جمرة ليس بعدها جمرة ترمي في يومه لا يقف عندها؛ لأنه خرج من العبادة كذا في الظهيرية وهو مشكل فإن الدعاء بعد الخروج من العبادة مستحب كما في الصلاة والصوم إذا خرج منهما فالأولى الاستدلال بفعله عليه السلام كذلك وإن لم تظهر له حكمة وقد يقال هي كون الوقوف يقع في جمرة العقبة في الطريق فيوجب قطع سلوكها على الناس وشدة ازدحام الواقفين والمارين، ويفضي ذلك إلى ضرر عظيم بخلافه في باقي الجمرات فإنه لا يقع في نفس الطريق بل بمعزل عنه

(بحر الرائق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 605)

چوتھے دن کی رمی کا وقت:

13 تاریخ کو اس کا وقت صبح صادق یعنی فجر کا وقت شروع ہونے سے سورج غروب ہونے تک ہے البتہ صبح سے زوال کا وقت باقی رہنے تک مکروہ ہے اور ظہر کا وقت شروع ہونے سے غروب تک مسنون وقت ہے۔⁽¹⁵³⁾

چوتھے دن کی رمی کے ضروری احکام

چوتھے دن یعنی 13 ذوالحجہ کی رمی کرنا حج کا واجب تو نہیں البتہ مطلقاً سے ادا کرنا افضل ہے⁽¹⁵⁴⁾ لیکن ایک صورت میں اس کی تاکید ہوگی اور ایک صورت میں واجب ہو جائے گی جس کی تفصیل یہ ہے کہ تیسرے دن یعنی بارہ ذوالحجہ کی رمی کر کے مکہ روانہ ہونا چاہیں تو جاسکتے ہیں۔ البتہ غروب کے بعد منیٰ سے جانا معیوب ہے ایسی صورت میں بہتر ہے کہ 13 کی رمی کر کے جائے⁽¹⁵⁵⁾ اگر 13 کی صبح منیٰ میں ہی ہو گئی تو اب بغیر رمی کے جانا جائز نہیں جائے گا تو دم واجب ہوگا⁽¹⁵⁶⁾

153... وقت الرمی فی الیوم الرابع من آیام الرمی وقته من الفجر إلى الغروب إلا أن ما قبل الزوال وقت مکروہ وما بعده مسنون

(لباب المناسک، باب رمی الجمار وأحكامه، فصل فی وقت الرمی فی الیوم الرابع من آیام الرمی، ص 340) 154... (وإذا رمی وأراد أن یتفرغ فی هذا الیوم من منیٰ إلى مکة جاز بلا کراهة ویسقط عنه رمی یوم الرابع) أى فلا اثم علیه ولا جزاء لدهیه (والأفضل أن یقیم ویرمی فی الیوم الرابع)

(شرح لباب المناسک، باب رمی الجمار وأحكامه، ص 343، ملتقطاً)

155... (وإن لم یقیم) أى وإن لم یرد الاقامة (نفر قبل غروب الشمس) أى من یومه (فإن لم یتفرغ حتى غربت الشمس یکره له) أى الخروج فی تلك اللیلة عندنا... (أن یتفرغ حتى یرمی فی الرابع)

(شرح لباب المناسک، باب رمی الجمار وأحكامه، ص 343، ملتقطاً)

156... ولونفر بعد طلوع الفجر قبل الرمی یلزمه الدم اتفاقاً

(لباب المناسک، باب رمی الجمار وأحكامه، ص 344)

13 تاریخ کی رمی کا طریقہ بھی وہی ہے جو گیارہ اور بارہ تاریخ کی رمی کا ہے صرف رمی کرنے کے وقت کافرق ہے۔

رمی کرنا ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

- ① ہر حجرے کو سات سے کم کنکری مارنا جائز نہیں پہلے دن اگر صرف تین ماریں تو دم لازم ہو گا اگر کم از کم چار ماریں تو باقی ہر کنکری کے بدلے صدقہ فطر دینا ہو گا۔⁽¹⁵⁷⁾
- ② دوسرے یا بقیہ دن اگر مُتَّفِق طور پر تمام جمرات کو کم از کم دس کنکریاں ماریں تو بھی دم لازم ہو۔⁽¹⁵⁸⁾ مثلاً ایک کو سات ماریں دوسرے کو دو تیسرے کو ایک تو مجموعی طور پر تو دس کنکریاں ہی ماری گئیں۔
- ③ دوسرے اور بقیہ دن اگر گیارہ کنکریاں ماریں اور دس چھوڑ دیں تو ہر کنکری کے بدلے ایک صدقہ فطر ہے۔ اگر اس موقع پر صدقوں کی قیمت دم کے برابر ہو جائے تو دم سے کچھ کم کر دے۔⁽¹⁵⁹⁾

157... إذا ترک أكثر السبع لزمه دم كما لو لم يرم أصلاً وإن ترک أقل منه كثلث فمادونها فعليه لكل حصة صدقة
(رد المحتار، کتاب الحج، ج 3، ص 608)

158... (لو ترک رمی یوم) ای من أيام النحر (كله) ای سبع حصيات فی اليوم الأول واحدی وعشرين فی بقية الأيام (أو أكثره كأربع حصيات فما فوقها فی يوم النحر أو إحدى عشرة حصة فيما بعده أو آخره إلى يوم آخر فعليه دم) ای لترکه أو تأخیره

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات، فصل فی الجنایة فی رمی الجمرات، ص 507)

159... وإن ترک الأقل أو آخره كحصة أو حصاتین أو ثلاث فی اليوم الأول وعشر حصيات فمادونها فيما بعده فعليه لكل حصة صدقة إلا أن يبلغ ذلك دماً فيقتص منه

(لباب المناسک، باب الجنایات، فصل فی الجنایة فی رمی الجمرات، ص 508)

4 اگر تمام ہی ایام کی رمی چھوڑ دی تب بھی ایک ہی دم لازم ہوگا۔⁽¹⁶⁰⁾

5 اگر کسی دن کی رمی کرنا رہ گیا ہو تو علاوہ تیرہویں دن کے رات میں بھی وقت ہے لیکن رات میں بلا عذر شرعی مکروہ ہے ایسا کرنے پر دم نہ ہوگا لیکن اسماءت کا مرتکب کہلائے گا⁽¹⁶¹⁾ واضح رہے کہ تیرہ کی رمی کا وقت غروب ہوتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔⁽¹⁶²⁾

160... ولو ترك رمى الأيام كلها فعليه دم واحد

(لباب المناسك، باب الجنایات، فصل فی الجنایة فی رمی الجمرات، ص 508)

161... (ووقت الكراهة مع الجواز من الغروب إلى طلوع الفجر الثاني من غده ولو أخره إلى الليل كره ولا يلزمه شيء) أي من الكفارة لكن يلزمه الإساءة لتركه السنة

(شرح لباب المناسك، باب رمی الجمار وأحكامه، فصل فی وقت رمی جمرة العقبة يوم النحر، ص 333، ملتقطاً) • (وإن أخره إلى الليل) أي الآتی (فلا شيء عليه) أي اتفاقاً إلا فی رواية عن أبي يوسف بأنه لا يرمى فی الليل وعليه دم والمشهور عنه خلافها

(شرح لباب المناسك، باب الجنایات، فصل فی الجنایة فی رمی الجمرات، ص 507)

• والحاصل أنه لو أخر الرمى في غير اليوم الرابع يرمى في الليلة التي تلي ذلك اليوم الذي أخر رميه وكان أداءً لأنها تابعة له، وكره لتركه السنة وإن أخره إلى اليوم الثاني كان قضاءً ولزمه الجزاء، وكذا لو أخر الكل إلى الرابع مالم تغرب شمس، فلو غربت سقط الرمى ولزمه دم

(ردالمحتار، كتاب الحج، ج 3، ص 619)

• والحاصل أنه لو أخر الرمى في غير اليوم الرابع يرمى في الليلة التي تلي ذلك اليوم الذي أخر رميه وكان أداءً؛ لأنها تابعة له، وليس عليه سوى الإساءة لتركه السنة وإن أخره إلى اليوم الثاني كان قضاءً، ولزمه دم وكذا لو أخر الكل إلى الرابع فإذا غربت شمس الرابع ولم يرم سقط الرمى

(سنحة الخالق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 611)

162... وبغروب الشمس من هذا اليوم يفوت وقت الأداء والقضاء

(لباب المناسك، باب رمی الجمار وأحكامه، فصل فی وقت الرمى في اليوم الرابع من أيام الرمي، ص 340)

⑥ اگر کسی دن کی رمی بالکل ہی نہ کی تو جب تک ایام رمی باقی ہیں رمی کی قضا کرے گا تیرہ تاریخ کو غروب سے پہلے تک رمی کے آخری دن کا وقت ہے۔⁽¹⁶³⁾ قضا کے ساتھ ساتھ دم بھی واجب ہوگا۔⁽¹⁶⁴⁾ یاد رہے کہ یہ قضا کفارے سمیت واجب ہے یعنی 13 تاریخ کا سورج غروب ہونے تک کفارہ اور قضا دونوں واجب ہیں البتہ اس کے بعد صرف کفارہ واجب رہے گا، قضا ساقط ہو جائے گی۔

نیابت کے مسائل:

- ① عذر کے وقت کسی کو رمی کا نائب بنانا درست ہے چنانچہ جو شخص مریض ہو کہ جمرہ تک سواری پر بھی نہ جاسکتا ہو وہ دوسرے کو حکم کر دے کہ اس کی طرف سے رمی کرے۔⁽¹⁶⁵⁾
- ② جس کو نائب بنایا گیا اس کو چاہیے کہ پہلے اپنی طرف سے سات کنکریاں مارنے کے بعد مریض کی طرف سے رمی کرے اور اگر یوں کیا کہ ایک کنکری اپنی طرف سے ماری پھر ایک مریض کی طرف سے یوہیں سات بار کیا تو مکروہ ہے۔⁽¹⁶⁶⁾

163... (وإذا طلع الفجر فقد فات وقت الأداء وبقي وقت القضاء إلى آخر أيام التشريق فلو أخره) أي الرمي (عن وقته) أي المعين له في كل يوم (فعليه القضاء والجزاء ويفوت وقت القضاء بغروب الشمس من الرابع) (شرح لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في وقت الرمي في اليومين، ص 339، ملتقطاً)

164... فلو ترك رمي يوم يجب قضاؤه فيما بعده مع وجوب الكفارة

(لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في احكام الرمي وشرايطه وواجباته، ص 351)

165... أقول فإن كان مريضاً لا يستطيع الرمي توضع في يده ويرمي بها أو يرمي عنه غيره بأمره (حاشية الشرنبلالي على الدرر، كتاب الحج، ص 230، الجزء الاول)

166... (ولو رمي بحصتين احدهما عن نفسه والأخرى عن غيره جاز ويكره) أي لتركه السنة فإتة يتبغى أن يرمي السبعة عن نفسه أو لآثم يرميها عن غيره نيابة

(شرح لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في احكام الرمي وشرايطه وواجباته، ص 349)

3 اگر مریض میں اتنی طاقت نہیں کہ رمی کرے تو بہتر یہ ہے کہ اس کا ساتھی اس کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رمی کرائے۔ یوہیں بیہوش یا مجنون یا ناسمجھ کی طرف سے اس کے ساتھ والے رمی کر دیں اور بہتر یہ کہ ان کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رمی کرائیں۔ (167)

4 کسی دوسرے نے مریض کے حکم کے بغیر رمی کر دی تو جائز نہ ہوئی۔ ہاں اگر کسی نے پاگل شخص، مجنون یا بیہوش شخص کی طرف سے بغیر اجازت بھی رمی کر دی تو درست ہو گئی۔ (168)

5 یاد رہے کہ مریض سے مراد وہ شخص ہے جو جمرات تک کسی سواری یا کسی کے کندھے پر سوار ہو کر بھی نہ جاسکتا ہو اور جس میں یہ طاقت ہو شرعاً وہ کسی کو نائب نہیں بنا سکتا۔ بلا عذر شرعی مرد حضرات مستورات کی طرف سے بھی رمی نہیں کر سکتے اگرچہ ان کی اجازت سے ہی کیوں نہ ہو۔ (169)

167... (والأفضل أن توضع الحصى في أكفهم فيرمونها) أي رفقاً وهم غنهم

(شرح لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في أحكام الرمي وشرائطه وواجباته، ص 349)

168... (فلورمي عن مريض) أي لا يستطيع الرمي (بأسره أو سغمي عليه ولو بغير أمره أو وصي) أي غير مميّز (أو مجنون جاز)

(شرح لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في أحكام الرمي وشرائطه وواجباته، ص 349)

169... (والرجل والمرأة في الرمي سواء) إلا أن رسيها في الليل أفضل وفيه إيماء إلى أنه لا تجوز النيابة عن المرأة بغير عذر

(شرح لباب المناسك، باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في أحكام الرمي وشرائطه وواجباته، ص 351)

قرآن اور تمتع والے کا قربانی کرنا

مختصر تشریح

قرآن اور تمتع کا حج کرنے والے کے لئے قربانی کرنا واجب ہے اور یہ قربانی شکرانے کے طور پر ہے۔ البتہ حج افراد والے کے لئے یہ قربانی مستحب ہے۔⁽¹⁷⁰⁾ جانور کی عمر اور اعضاء میں وہی شرطیں ہیں جو عید کی قربانی میں ہیں۔⁽¹⁷¹⁾

واضح رہے بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ جس طرح احرام کی بعض پابندیوں کی خلاف ورزی کی وجہ سے قارن پر دو دم لازم ہوا کرتے ہیں اسی طرح قرآن کرنے والا حج کی قربانی بھی دو کرے گا ایسا سمجھنا درست نہیں بلکہ حج قرآن کرنے والا بھی ایک ہی قربانی کرے گا۔⁽¹⁷²⁾ قارن پر صرف احرام کی خلاف ورزی پر دو دم لازم آتے ہیں اور اس میں بھی کچھ مستثنیٰ صورتیں ہیں یعنی ایک ہی دم آتا ہے۔ مستثنیٰ صورتوں کی تفصیل دیکھنے کے لئے اردو زبان میں لکھی گئی حج کے مسائل پر عمدہ ترین رہنما کتاب ”رفیق الحرمین“ صفحہ

170... (إن كان مفرداً) أي: بالحج (يستحب له الذبح)

(شرح لباب المناسك، باب مناسك منى، فصل في ذبح الهدى، ص 318)

171... (ولا يجوز في الهدى إلا ما يجوز في الأضحية) أي: من السنن... (أن يكون) أي: الهدى

(سالم آمن العيوب) أي: المعتبرة في الأضحية

(شرح لباب المناسك، باب في جزاء الجنایات وکفاراتها، ص 548، 554، ملقطاً)

172... يجب على القارن والمتمتع هدى شكرًا لما وفقه الله تبارك وتعالى للجمع بين النسكين في

أشهر الحج بسفر واحد وأدناه شاة وكل ما هو أعظم فهو أفضل

(لباب المناسك، باب القران، فصل في هدى القارن والمتمتع، ص 368-369)



حج کی قربانی ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

- ① متمتع یا قارن نے قدرت کے باوجود قربانی نہیں کی تو یہ قربانی ساقط نہیں ہوگی جب تک زندہ ہے حرم مکہ میں قربانی کرنا اس کے ذمہ لازم رہے گا۔⁽¹⁷³⁾ اگر تاخیر سے کرے گا یعنی بارہ ذوالحجہ کے غروب کے بعد کی تو تاخیر کرنے کی وجہ سے دم لازم ہوگا۔⁽¹⁷⁴⁾
- ② کسی کے پاس ضرورتِ اصلیہ سے زائد رقم نہیں نہ ہی اتنا مال کہ جسے بیچ کر جانور خریدے تو 10 روزے رکھے گا۔ ان میں سے تین روزے حج سے پہلے رکھنے ہوتے ہیں اور سات بعد میں یعنی 13 ذوالحجہ کے بعد۔⁽¹⁷⁵⁾ ان روزوں کے تعلق سے بہت سارے اور بھی احکام اور تفصیل ہے یونہی قارن کے لئے حج و عمرہ کے احرام میں ہونے اور متمتع کے لئے احرام

173... وأما موجبات سقوط هذا الدم بعد الوجوب فرفض أحد النسكين أو فساده أو الإحصار أو فوت الحج أو الموت قبل الفراغ ولو بعده ووجب الإيضاء وإذا لم يوص إثم وسقط من المال إلا أن يتبزع الورثة (منسك كمين، باب القران، فصل في بيان هدى القران... الخ، ص 134)

- (وفي حق السقوط) أي: عن الذمة (لا آخر له) أي: في حق الاعتداد باعتبار الزمان إلا أنه مقتيد بالمكان (شرح لباب المناسك، باب القران، فصل في هدى القارن والمتمتع، ص 370)
- (فإن عطب) الهدى أي: هلک حال كونه (واجباً أو تعيب) عيباً يمنع الأضحية (أقام غير مقامه) لأن الواجب القارن في ذمته لا يسقط إلا بالذبح (نهر الفائق، كتاب الحج، باب الهدى، ج 2، ص 170)
- اگر بارہویں تک نہ کی تو ساقط نہ ہوگی بلکہ جب تک زندہ ہے قربانی اس کے ذمہ ہے۔

(بہار شریعت، حصہ ششم، قران کا بیان، ج 1، ص 1156)

174... ولو آخر القارن أو المتمتع الذبح عن أيام النحر فعليه دم

(لباب المناسك، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، ص 506)

175... إذا عجز القارن أو المتمتع عن الهدى بأن لم يكن في ملكه فضل عن كفاف قدر ما يشتري به الدم ولا هو في ملكه ووجب الصيام عليه عشرة أيام فيصوم ثلاثة أيام قبل الحج وسبعة بعده (لباب المناسك، باب القران، فصل في بدل الهدى، ص 370-371)

عمرہ کے بعد ہونے کے تعلق سے کچھ مسائل مزید ہیں جن کی تفصیل بڑی کتب میں مذکور ہے۔
3 اگر نويس دُوالحجہ تک پہلے کے تین روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ یومِ نحر آگیا تو اب روزے رکھنا کافی نہیں بلکہ قربانی کرنا ہی لازم ہے۔⁽¹⁷⁶⁾ قربانی نہ کی تو نہ صرف قربانی ذمہ پر باقی رہے گی بلکہ تاخیر کی تو اس کی بنا پر دم دینا بھی لازم ہو گا۔

4 محتاج نے قربانی کی استطاعت نہ ہونے کے سبب حج سے پہلے تین روزے رکھے پھر دُوقبِ عَرَفہ کے بعد قربانی کے مقررہ واجب وقت میں قربانی پر قادر ہو گیا تو اگر حَلَق نہیں کر آیا تھا تو اب قربانی ہی کرنا ہوگی روزے اس کا کفارہ نہیں بن سکتے اور اگر حلق کر لیا پھر قادر ہو تو وہ روزے کافی ہیں۔⁽¹⁷⁷⁾

5 اگر ایامِ نحر گزر گئے اور اس نے حَلَق بھی نہیں کروایا تھا اسی دوران قربانی پر قادر ہو گیا تو اب قربانی کرنا لازم نہیں پچھلے روزے کافی ہیں، البتہ بقیہ سات روزے بھی رکھے گا۔⁽¹⁷⁸⁾ حلق ایامِ نحر میں نہ کرنے کا دم بھی ہو گا۔

6 حجِ قرآن اور حجِ تمتع والے کا حج اگر فاسد ہو جائے تو ان دونوں پر جو حج کی قربانی واجب تھی وہ ساقط ہو جائے گی۔ حج فاسد ہونے کی تفصیل واجب نمبر 26 میں ملاحظہ کریں۔

176... (إن فاتت الثلاثة) بأن لم يصمها حتى دخل يوم النحر تعين الدم

(رد المحتار، كتاب الحج، باب القران، ج 3، ص 638)

177... (ولو صام) أي: الثلاثة (فقيراً) أي: عاجزاً (ثم أيسر) أي: قدر على الهدى (يوم النحر فإن كان قبل الحلق بطل الصوم ووجب الدم) لقد رثه على الأصل -- (وإن كان بعده صح الصوم ولا شيء عليه) أي: ولا يجب عليه الهدى (شرح لباب المناسك، باب القران، فصل في بدل الهدى، ص 374، ملتقطاً)

178... (وإن لم يتحلل حتى مضت أيام النحر فأيسر) أي قدر على الهدى (لم يجب الهدى وأجزأ صومه) (شرح لباب المناسك، باب القران، فصل في بدل الهدى، ص 375)

واجب نمبر: 12

پہلے دن کی رمی پھر قربانی پھر حلق و تقصیر میں ترتیب ہونا

مختصر تشریح

حاجی تین قسم کے ہیں ان میں سے حج افراد کرنے والے پر قربانی واجب نہیں جبکہ حج قرآن اور حج تمتع کرنے والے پر قربانی واجب ہے۔ لہذا قارن اور متمتع حاجی سب سے پہلے 10 ذوالحجہ کو یعنی پہلے دن کی رمی اپنے وقت میں کرے گا پھر قربانی کرے گا اور اس کے بعد حلق یا تقصیر کرے گا۔ ان تینوں امور میں ترتیب واجب ہے۔⁽¹⁷⁹⁾ البتہ حج افراد والے پر قربانی واجب نہیں اس پر دو چیزوں میں ہی ترتیب واجب ہے کہ پہلے رمی کرے گا پھر حلق یا تقصیر۔⁽¹⁸⁰⁾

واضح رہے کہ بارہ ذوالحجہ کی غروب تک قربانی کا وجوبی وقت ہے۔⁽¹⁸¹⁾ یعنی ایام نحر کے پورے وقت میں پہلے دن کی رمی کے بعد جب بھی قربانی کرے جائز ہے۔ البتہ حلق یا تقصیر کا بھی بارہویں کے غروب سے پہلے ہونا ضروری ہے۔⁽¹⁸²⁾ قارن اور متمتع پہلے دن کی رمی کر کے قربانی کرے گا پھر حلق یا تقصیر سے فارغ ہو گا اس ترتیب کا لحاظ رکھنا واجب

179... وإنما يجب ترتيب الثلاثة: الرمي ثم الذبح ثم الحلق (رد المحتار، كتاب الحج، باب الجنائيات، ج 3، ص 669)

180... لكن المفرد لا ذبح عليه فيجب عليه الترتيب بين الرمي والحلق فقط

(رد المحتار، كتاب الحج، باب الجنائيات، ج 3، ص 669)

181... وأول وقته طلوع الفجر من يوم النحر فلا يجوز قبله وآخره من حيث الوجوب غروب الشمس

من آخر أيام النحر (لباب المناسك، باب القران، فصل في هدى القارن والمتمتع، ص 370)

182... أول وقت صحة الحلق في الحج طلوع فجر يوم النحر ووقت جوازه بلا جابر بعد رمي جمرة

العقبة وأخروقت الوجوب غروب الشمس من آخر أيام النحر

(لباب المناسك، باب مناسك منى، فصل في زمان الحلق ومكانه... الخ، ص 325)

ہے۔ اگر رمی کے بعد قربانی سے پہلے حلق و تقصیر کر لی یا قربانی پہلے دن کی رمی سے پہلے کر دی یا حلق و تقصیر ان دونوں اعمال میں سے کسی سے پہلے کر لیا تو ترتیب کا واجب ادا نہ ہوا۔⁽¹⁸³⁾

خلاصہ کلام یہ کہ قارن و متمتع کو زیر بحث تینوں افعال میں ترتیب رکھنا ہے جبکہ مفرد کو صرف دو افعال یعنی رمی اور حلق و تقصیر میں ترتیب رکھنا ہے۔ یاد رہے کہ دوسرے تیسرے دن کی رمی، قربانی یا حلق سے قبل کرنا ترک واجب نہیں مثلاً پہلے دن قربانی نہ ہو سکی حالتِ احرام ہی میں ہے دوسرا دن آگیا تو دوسرے دن کی رمی اپنے وقت میں کرنے سے مذکورہ ترتیب پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب ترک کر دی تو کیا احکام ہوں گے؟

- ① قارن یا متمتع والے نے پہلے دن کی رمی، قربانی اور حلق و تقصیر میں ترتیب نہ رکھی یونہی حج افراد والے نے رمی اور حلق و تقصیر میں ترتیب نہ رکھی تو دم واجب ہوگا۔⁽¹⁸⁴⁾
- ② اگر مفرد نے اپنی قربانی رمی سے پہلے یا حلق کے بعد کی تو کوئی مضائقہ نہیں⁽¹⁸⁵⁾ مگر اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ بھی اپنی قربانی حلق سے پہلے اور رمی کے بعد کرے۔⁽¹⁸⁶⁾

183... (قدّم نسكاً) أي: عملاً من أعمال الحج (على) نسك (آخر) مما يكون من حقه وجوب تقديمه بأن حلق قبل الرمي أو نحر القارن أو المتمتع قبل الرمي أو حلق قبل الذبح... (فعليه دم)
(فتح باب العناية بشرح النقاية، كتاب الحج، ج 1، ص 695-696، ملقطاً)

184... ولو حلق المفرد أو غيره قبل الرمي أو القارن أو المتمتع قبل الذبح أو نذح قبل الرمي فعليه دم
(لباب المناسك، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل في ترك الترتيب بين افعال الحج، ص 507)

185... المفرد إذا ذبح قبل الرمي أو حلق قبل الذبح فإنه لا شيء، عليه
(عناية شرح هداية، كتاب الحج، باب الجنایات، فصل من طاف طواف القدوم... الخ، ج 2، ص 469)

186... (ثم إن كان مفرداً يستحب له الذبح) أي: مرتباً (فيذبح ويحلق)
(شرح لباب المناسك، باب مناسك مني، فصل في ذبح الهدى، ص 318، ملقطاً)

قربانی کا ایام نحر اور حدودِ حرم میں ہونا

مختصر تشریح

حج کی قربانی کا واجب وقت 10 ذوالحجہ کی طلوعِ فجر سے بارہویں کے غروبِ آفتاب تک ہے اور اس قربانی کا حرم میں ہونا بھی جُداگانہ واجب ہے⁽¹⁸⁷⁾ موجودہ عرفِ عام میں ویسے تو مسجدُ الحرام کو بھی حَرَم کہتے ہیں لیکن حرم مکہ بہت بڑے علاقے پر مشتمل ہے جس میں منیٰ و مُزدلفہ، مکہ شہر کی اکثر آبادی اور کچھ نواحی علاقے حرم میں شامل ہیں حدیبیہ کی جانب مسجدُ الحرام سے شمار کریں تو حرم پر مشتمل سب سے طویل علاقہ ہے اور مسجدِ عائشہ کی جگہ مسجدُ الحرام سے سب سے قریب وہ حصہ ہے جو حرم سے باہر ہے۔ حاجی اور عمرہ والے سے متعلق بہت سارے احکام ایسے ہیں جو حرم سے متعلق ہیں اس سے مراد مکہ مکرمہ کا حرم ہے۔

حرم کی سرزمین پر کسی بھی جگہ قربانی ہوئی تو جگہ کے بارے میں جو وجوب تھا وہ ادا ہو جائے گا البتہ منیٰ میں قربانی کرنا سنت ہے۔⁽¹⁸⁸⁾ قربانی کا وقت 10 ذوالحجہ کی طلوعِ فجر یعنی فجر کی نماز کا وقت شروع ہونے سے شروع ہو جاتا ہے۔ مسنون وقت یہ ہے کہ 10

187... (ویختص) آی: جواز ذبحہ (بالمکان وهو الحرم)۔۔۔ وأول وقته طلوع الفجر من یوم النحر فلا یجوز قبلہ و آخره من حیث الوجوب غروب الشمس من آخر أيام النحر

(شرح لباب المناسک، باب القران، فصل فی ہدی القارن والمتمتع، ص 369، 370، ملقطاً)

188... ففی المبسوط أن السنۃ فی الہدایا أيام النحر منیٰ وفی غیر أيام النحر فمکة ہی الأولى

(شرح لباب المناسک، باب القران، فصل فی ہدی القارن والمتمتع، ص 369)

ذوالحجہ کے طلوعِ آفتاب کے بعد قربانی کرے۔⁽¹⁸⁹⁾ حدودِ حرم کا نقشہ دیکھنے کے لئے اپنے موبائل سے یہ کیو آر کوڈ اسکین کریں



حدودِ حرم اور ایامِ نحر میں قربانی کرنا ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

- 1 اگر قربانی کو ایامِ نحر سے موخر کیا تو ایک دم دینا لازم ہو گا اور اگر قربانی حرم کے بجائے خارجِ حرم کی تو یہ قربانی ادا ہی نہ ہوئی اس کے بدلے دوسری قربانی حرم کے اندر کرنا لازم ہو گا۔⁽¹⁹⁰⁾ قربانی جب ایامِ نحر کے بعد ہو تو منیٰ کے بجائے مکہ میں ہونا افضل ہے۔
- 2 کسی نے حج کی قربانی حدودِ حرم سے باہر کی اگر تو ایامِ نحر میں حدودِ حرم میں اس قربانی کا اعادہ کر لیا تو مزید کچھ لازم نہیں البتہ اگر ایامِ نحر گزر گئے تو پھر حدودِ حرم میں قربانی کا اعادہ کرنے کے علاوہ تاخیر کی وجہ سے دم بھی دینا ہو گا۔⁽¹⁹¹⁾

189... (والوقت المسنون) ای: أو له (بعد طلوع الشمس يوم النحر)

(شرح لباب المناسك، باب القران، فصل في هدى القارن والمتمتع، ص 370)

190... (ولو ذبح شيئاً من الدماء الواجبة) ای: كدم القران والتمتع والنذر (في الحج والعمرة خارج

الحرم لم يستقط عنه وعليه ذبح آخر ولو آخر القارن أو المتمتع الذبح عن أيام النحر فعليه دم)

(شرح لباب المناسك، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل في الذبح والحلق، ص 506، ملقطاً)

191... لا يجوز ذبح هدى المتمتع والقران إلا في يوم النحر كذا في الهداية حتى لو ذبح قبله لا يجوز

اجتماعاً وبعده كان تاركاً للواجب عند الإمام فيلزمه دم۔۔ ولا يجوز ذبح الهدايا إلا في الحرم

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب المناسك، الباب السادس عشر ج 1، ص 261، ملقطاً)

حلق یا تقصیر کرنا

مختصر تشریح

ویسے تو یہ عمل احرام سے نکلنے کے لئے شرط ہے لیکن الگ سے حج کا ایک واجب بھی ہے⁽¹⁹²⁾ اور مزید بھی کچھ تفصیل اس واجب کے ساتھ موجود ہے۔

حلق اور تقصیر کے بارے میں اہم معلومات

① عرفِ عام میں حلق کے معنی ہیں گنجا ہونا جو کہ عام طور پر اُسترے کے ذریعے ہوا جاتا ہے۔ اگر کسی نے اُسترہ استعمال کیے بغیر ہی حلق کی طرح بال مکمل صاف کر لئے مثلاً کوئی پاؤڈر استعمال کیا یا اُسترے کے بجائے پتھر کے ذریعے بال صاف کیے یا نوچ نوچ کر بال صاف کیے تو بھی حلق کرنا پایا جائے گا۔⁽¹⁹³⁾ البتہ عام مشین کے ذریعے بال دور کرنا حلق نہیں کہلائے گا کیونکہ حلق کی جو تعریف بیان کی گئی ہے وہ اس طرح کی مشین سے بال صاف کرنے پر صادق نہیں آتی۔ البتہ ایسی مشین استعمال کی جو بال اُکھیڑتی ہو تو جُداگانہ بات ہے اور بال نوچنے کا حکم بیان ہو چکا ہے۔ فی زمانہ جو الیکٹرک مشینیں صفر نمبر پر بال کاٹتی ہیں وہ اُسترے کے قائم مقام ہیں یا نہیں؟ یہ بات قابلِ تحقیق ہے۔ مثلاً ایک

192... فإن قلت: الحلق عد من الواجبات وهو شرط للخروج من الإحرام؟ سـ قلت: هو من حيث صحّة وقوعه في وقت جواز... شرط وباعتبار إيقاعه في وقته المشروع وهو أن يكون بعد الرمي في الحج وبعد السعي في العمرة واجب (شرح لباب المناسك، باب فرائض الحج، فصل في واجباته، ص 98-99)

193... (ولو أزال الشعر بالنورة أو الحلق أو النتف بيده أو أسنانه) یعنی: في التقصير (بفعله أو بفعل غيره أجزأ عن الحلق) (شرح لباب المناسك، باب مناسك منى، فصل في الحلق والتقصير، ص 324)

شخص کے بال ایک پورے سے کم تھے پہلے سے عمرہ کر کے حلق کر اچکا تھا اب ایسی مشین سے کفایت کرے گی یا نہیں اور وہ اُسترے ہی کی طرح کام کرتی ہے یا نہیں؟ بہت ساری اور مختلف انداز کی الیکٹرک مشینیں مارکیٹ میں دستیاب ہیں ان کے انداز اور کام پر فی الحال راقم الحروف کی کوئی تحقیق نہیں۔

② حلق صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کو حلق کروانا حرام ہے۔ حلق میں کم از کم چوتھائی سر گنجا کروانا واجب ہے⁽¹⁹⁴⁾ پورے سر کا حلق سنتِ مؤکدہ ہے۔⁽¹⁹⁵⁾

③ تقصیر ویسے تو بال چھوٹا کرنے کو کہتے ہیں لیکن احرام سے باہر آنے کے لئے مرد ہو یا عورت دونوں کے لئے مطلوبہ تقصیر اس وقت پائی جائے گی جب کم از کم چوتھائی سر کے بالوں میں سے ہر بال اُنکلی کے ایک پورے کے برابر یعنی تقریباً ایک انچ کاٹ لیے جائیں۔⁽¹⁹⁶⁾

④ حلق کی طرح تقصیر میں بھی یہی سنت ہے کہ پورے سر کے بالوں کی تقصیر کی جائے مرد اور عورت دونوں کے لئے یہی حکم ہے۔⁽¹⁹⁷⁾

194... والمراد بالحلُق إزالة شعر ربيع الرأس إن أمكن (بحر الرائق، كتاب الحج، باب الاحرام، ج 2، ص 606)

195... وأشار إلى أنه ولو اقتصر على حلق الربع جاز كما في التقصير لكن مع الكراهة لتركه السنة فإن السنة حلق جميع الرأس أو تقصير جميعه (رد المحتار، كتاب الحج، ج 3، ص 612)

196... والتقصير أن يأخذ الرجل أو المرأة من رؤوس شعر ربيع الرأس مقدار الأنملة

(نبيين الحقائق، كتاب الحج، باب الاحرام، ج 2، ص 308)

• وأما التقصير فالقدر الواجب فيه مقدار ربيع الرأس

(البحر العميق، الباب الثاني عشر، الثالث من الاعمال المشروعة يوم النحر: الحلق، ج 3، ص 1795)

197... وأما المرأة فلا حلق عليها؛ لأن الحلق في حقها نوع مثله، ولكنها تقصر، تأخذ شيئاً من أطراف الشعر مقدار أنملة هكذا قال ابن عس، والأفضل أن تقصر من كل شعر مقدار أنملة؛ لأن التقصير في =

5) تفسیر کرتے وقت چوتھائی سر سے کچھ زیادہ حصہ کے بال شامل کر لینا چاہیے تاکہ بال چھوٹے بڑے ہونے کی بنا پر یہ نہ ہو کہ چوتھائی سر کے کل بالوں کی تفسیر نہ ہو سکے اور احرام سے باہر ہونے میں مشکلات پیدا ہو جائیں۔ خاص طور پر عورتوں کے بالوں میں چھوٹے بڑے بال بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ یا پھر یہ کہ ایک ”پورے“ سے زیادہ کاٹے جائیں تاکہ چھوٹے بال بھی شامل ہو جائیں۔ جس کے بال چھوٹے بڑے ہوں اس کے لئے تو ان دونوں میں سے کسی ایک احتیاطی صورت پر عمل کر کے چوتھائی سر کے بالوں کی تفسیر کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ (198)

= حَقَّهَا قَائِمٌ مَقَامَ الْحَلْقِ فِي حَقِّ الرَّجُلِ، وَالْأَفْضَلُ فِي حَقِّ الرَّجُلِ حَلْقُ جَمِيعِ الرَّأْسِ وَكَذَا الْأَفْضَلُ فِي حَقِّهَا الْأَخْذُ مِنْ كُلِّ شَعْرٍ. وَإِنْ قَصُرَتْ بَعْضُ رَأْسِهَا وَتَرَكْتَ الْبَعْضَ أَجْزَأُهَا إِذَا كَانَ مَا قَصُرَتْ مِنْهُ مَقْدَارُ رِبْعِ الرَّأْسِ فَصَاعِدًا وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ لَا يَجْزَأُهَا اعْتِبَارًا لِلتَّقْصِيرِ فِي حَقِّهَا بِالْحَلْقِ فِي حَقِّ الرَّجُلِ (المحيط البرهاني، كتاب المناسك، الفصل الرابع عشر، ج 3، ص 81)

● وفي التاتارخانية ناقلاً عن المحيط: الأفضل في حَقِّهَا الْأَخْذُ مِنْ كُلِّ شَعْرَةٍ وَإِنْ قَصُرَتْ بَعْضُ رَأْسِهَا وَتَرَكْتَ الْبَعْضَ أَجْزَأُهَا إِذَا كَانَ مَا قَصُرَتْ مِنْهُ مَقْدَارُ رِبْعِ الرَّأْسِ فَصَاعِدًا وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ لَا يَجْزَأُهَا اعْتِبَارًا لِلْبَعْضِ فِي حَقِّهَا بِالْحَلْقِ فِي حَقِّ الرَّجُلِ وَقَالَ ابْنُ الْعَجْمِيِّ فِي مَنْسَكِهِ بَعْدَ أَنْ ذَكَرَ أَنَّ وَاجِبَ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ قَدْرُ رِبْعِ الرَّأْسِ: إِنَّ هَذَا حَكْمُ الرَّجُلِ أَمَّا الْمَرْأَةُ فَالسِّنَّةُ أَنْ يَكُونَ تَقْصِيرُهَا بِقَدْرِ أُنْمَلَةٍ مِنْ جَمِيعِ شَعْرِ رَأْسِهَا وَلَوْ قَصُرَتْ مِنْ رِبْعِ شَعْرِ رَأْسِهَا قَدْرًا أُنْمَلَةً— أَجْزَأُهَا؛ لِأَنَّ تَقْصِيرَ رِبْعِ الرَّأْسِ مِثْلَ حَلْقِ جَمِيعِ الرَّأْسِ فِي وَجُوبِ الدَّمِ فَكَذَا فِي حُصُولِ التَّحْلُلِ إِلَّا أَنَّهَا مَسْئِيَةٌ؛ لِأَنَّ السِّنَّةَ أَنْ تَقْصُرَ مِنْ جَمِيعِ شَعْرِ رَأْسِهَا (البحر العميق، الباب الثاني عشر، الثالث من الاعمال المشروعة يوم النحر: الحلق، ج 3، ص 1797)

198... (والسنة حلق جميع الرأس أو تقصير جميعه وإن اقتصر على الربع جاز مع الكراهة) أي لتركة السنة والإكفاء بمجزء الواجب (وهو) أي الربع (أقل الواجب في الحلق) وكذا في التقصير وفيه إيحاء إلى أنه إذا حلق كله أو قصره يكون من كمال الواجب ويندرج الواجب في ضمن السنة =

6 کسی شخص کا سر پہلے سے ہی مکمل گنجا ہے یا صبح و شام عمرے کر رہا ہے اور سر پر بال بالکل نہیں ہیں اس کے باوجود بھی اس کے لئے اُسترہ پھرانا واجب ہے۔ (199)

7 ایک عمرہ کرنے پر جس نے پورے سر کا حلق کیا تو لاجمالہ بال بڑے ہونے میں وقت چاہیے ہوتا ہے۔ اب اگر دوسرا عمرہ کرنا ہے تو دوبارہ سر پر اُسترہ لگوانا ضروری ہے۔ دیکھایا گیا ہے کہ اس طرح کے بعض لوگ حجام کے پاس جاتے ہیں اور صرف مشین پھروا کر آجاتے ہیں حالانکہ ان کے سر پر تقصیر کی مقدار بال نہیں ہوتے۔ یوں مشین پھر والینے سے نہ تو حلق ہوا نہ ہی تقصیر اور احرام بدستور باقی رہے گا انہیں لاجمالہ حلق ہی کروانا ہوگا۔ (200)

= کاندراج الفرض فی ضمن الواجب إذا قرأ الفاتحة فی الصلوة وهذا عندنا وعند مالک قیل وأحمد ایضاً لا یخرج عن الإحرام إلا بحلق الكل أو تقصیره

(شرح لباب المناسک، باب مناسک منی، فصل فی الحلق والتقصیر، ص 322-323)

• لكن أصحابنا قالوا: يجب أن يزيد في التقصير على قدر الأئمة؛ لأن الواجب هذا القدر من أطراف جميع الشعر، وأطراف جميع الشعر لا يتساوى طولها عادة بل تتفاوت فلو قصر قدر الأئمة لا يصير مستوفياً قدر الأئمة من جميع الشعر بل من بعضه فوجب أن يزيد عليه حتى يستيقن باستيفاء قدر الواجب فيخرج عن العهدة بيقين (بدائع الصنائع، كتاب الحج، فصل وأما مقدار الواجب، ج 2، ص 330)

199... (ومن لا شعر له على رأسه يجزى الموسى) وهو آلة الحلق (على رأسه وجوباً هو المختار)

(شرح لباب المناسک، باب مناسک منی، فصل فی الحلق والتقصیر، ص 324)

• فإن لم يكن على رأسه من الشعر شيء، أجرى الموسى على رأسه، وذلك واجب؛ لأنه لما عجز عن الحلق والتقصير يجب عليه التشبيه بالحلق أو المقصر

(المسالك في المناسک، القسم الثاني، فصل فی الحلق والتقصیر، ج 1، ص 576)

200... (ولو تعذر... التقصير) أي: تعذر لكون الشعر قصيراً (تعين الحلق)

(شرح لباب المناسک، باب مناسک منی، فصل فی الحلق والتقصیر، ص 324، ملتقطاً)

8 کسی شخص کا احرام کھولنے کا وقت ہو گیا تو وہ اپنا حلق یا تقصیر خود کر سکتا ہے بلکہ کسی ایسے آدمی کا حلق یا تقصیر بھی کر سکتا ہے جس کا احرام ابھی نہ کھلا ہو لیکن احرام کھولنے کا وقت آگیا ہو مثلاً دو افراد عمرہ کر رہے تھے طواف وسعی سے فارغ ہو گئے اب صرف حلق یا تقصیر ہی کرنا ہے تو یہ دونوں ایک دوسرے کا حلق یا تقصیر کر سکتے ہیں۔⁽²⁰¹⁾

9 اگرچہ حلق یا تقصیر کا وقت ہو گیا ہو مگر ان سے پہلے نہ ناخن تراش سکتے ہیں نہ خط بنوا سکتے ہیں نہ مونچھیں ترشوا سکتے ہیں ورنہ جتنے جرم ہوں گے ان کے حساب سے دم یا صدقہ وغیرہ ہوگا۔⁽²⁰²⁾ کہ احرام کی ساری پابندیاں حلق یا تقصیر تک برقرار رہیں گی۔

10 حج کے احرام میں حلق و تقصیر کے بعد طواف زیارت نہ کیا ہو تو بیوی سے متعلق صحبت وغیرہ کے حوالے سے پابندیوں کے سوا جو کچھ احرام کی وجہ سے حرام ہوا تھا سب حلال ہو گیا۔⁽²⁰³⁾ اور طواف زیارت کرنے کے بعد عورت بھی حلال ہو جائے گی۔

201... (وإذا حلق) أي: المحرم (رأسه) أي: رأس نفسه (أو رأس غيره) أي: ولو كان محرماً (عند جواز التحلل) أي: الخروج من الإحرام بأداء أفعال النسك (لم يلزمه شيء) (الأولى لم يلزمه ما شيء) (شرح لباب المناسك، باب مناسك منى، فصل في الحلق والتقصير ص 324)

202... ولا يأخذ من شعر لحيته ولا من شاربته ولا ظفره قبل الحلق... لو قُصَّ أظفاره أو شاربته أو لحيته أو طيب قبل الحلق فعليه سوجب جنائته... الخ

(لباب المناسك، باب مناسك منى، فصل في الحلق والتقصير ص 321-322)

203... (حكمه التحلل فيباح به جميع ما حظر بالإحرام من الطيب والصيد ولبس المخيط وغير ذلك إلا الجماع ودواعيه) كالتقبيل واللمس

(شرح لباب المناسك، باب مناسك منى، فصل في حكم الحلق، ص 326، ملتقطاً)

حلق یا تقصیر ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

① جس نے احرام سے باہر ہونے کے لیے حلق یا تقصیر کو اختیار نہیں کیا وہ بدستور حالت احرام میں ہی رہے گا۔⁽²⁰⁴⁾ حج اور عمرہ دونوں کے احرام کے بعد عمومی حالات میں یہی حکم ہے۔

② کسی نے بغیر حلق یا تقصیر کئے لباس وغیرہ پہن لیا اور احرام کی خلاف ورزیاں شروع کر دیں تو اگر پہلی خلاف ورزی یہ سمجھ کر کی گئی کہ اب میں احرام سے باہر ہوں اور اس کے بعد خلاف ورزیوں کا تسلسل جاری رہا مثلاً خوشبو استعمال کی، چہرہ چھپایا وغیرہ ذلک اور معمول کی زندگی شروع کر دی اور خوب خلاف ورزیاں کیں تو اس صورت میں بقایا ہر خلاف ورزی پر الگ الگ جنایت نہیں ہوگی۔ بلکہ مجموعی طور پر زیادہ سے زیادہ ایک ہی دم ہوگا۔⁽²⁰⁵⁾ اور اگر رفض یعنی احرام ختم کرنے کی نیت نہیں پائی گئی تھی تو ہر خلاف ورزی پر الگ الگ جنایت ہوگی۔

③ اگر کسی عذر کے سبب حلق اور تقصیر دونوں ہی ممکن نہ ہوں مثلاً اس کے بال چھوٹے ہوں جس کے سبب تقصیر ممکن نہیں اور سر میں پھوڑے پھنسیاں ہیں جس کی وجہ سے حلق کرانے میں ضرر ہے تو اب حلق اور تقصیر دونوں معاف ہیں اور اس صورت میں ترک کے

204... لا یحصل التحلل عندنا إلا بالهلق أو ما یقوم مقامه

(شرح لباب المناسک، باب مناسک منی، فصل فی حکم الحلق، ص 326)

205... فصل فی ارتکاب المحرم المحظور علی نية رفض الإحرام۔۔۔ ویجب دم واحد لجمع

ما ارتکب ولو فعل کل المحظورات

(لباب المناسک، باب فی جزاء الجنایات وکفاراتها، فصل فی ارتکاب المحرم المحظور، ص 578، ملانقطاً)

سبب دم لازم نہیں ہوگا البتہ بہتر یہ ہے کہ اگر اسے اس مرض کے بہتر ہونے کا اندازہ ہو تو وہ احرام سے نکلنے کے لئے بارہویں کی غروب تک انتظار کرے اور اگر انتظار نہ بھی کیا تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ (206)

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جب ابراہیم خلیل اللهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام مناسک میں آئے، جمرہ عقبہ کے پاس شیطان سامنے آیا، اُسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر جمرہ ثانیہ کے پاس آیا پھر اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا، پھر تیسرے جمرہ کے پاس آیا تو اُسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا۔“ ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ تم شیطان کو رجم کرتے اور ملت ابراہیم کا اتباع کرتے ہو۔ (مستدرک حاکم، کتاب المناسک، باب رمی الجمار و مقدار الحصى، ج 2، ص 122، حدیث: 1756)

206... (وإن تعدّوا جميعاً لعلّ في رأسه) بأن يكون شعره قصيراً أو برأسه قروح يضربه الحلق (سقطاعنه وحلّ بلا شيء) أي: بلا وجوب دم عليه؛ لأنّه ترك الواجب بعدد... (والأحسن أن يؤخّر) أي: هذا الشخص (الإحلال إلى آخر أيام النحر) أي: إن كان يرجوز والعدر (وإن لم يؤخّره فلا شيء عليه) (شرح لباب المناسك، باب مناسك منى، فصل في الحلق والتقصير، ص 324، ملقطاً)

واجب نمبر: 15

حلق یا تقصیر کا ایام تحر میں ہونا

مختصر تشریح

حج کے احرام کو ختم کرنے کے لئے مخصوص وقت کی پابندی کرنا بھی ضروری ہے۔ حلق یا تقصیر کا وجوبی وقت دس ذوالحجہ کی صبح صادق سے لے کر بارہ ذوالحجہ کو غروب آفتاب تک ہے۔⁽²⁰⁷⁾ البتہ افضل پہلا دن یعنی دسویں ذوالحجہ ہے۔⁽²⁰⁸⁾ یہ بات پہلے ہی بیان ہو چکی ہے کہ پہلے دن کی رمی کرنے کے بعد پہلے قربانی اور پھر حلق کرے گا کہ یہ ترتیب واجب ہے۔⁽²⁰⁹⁾

حلق و تقصیر کا چونکہ بارہ ذوالحجہ کو غروب سے پہلے پایا جانا ضروری ہے اس بنا پر بارہ ذوالحجہ کو غروب سے پہلے تک کا وقت، وجوبی وقت کہلائے گا۔ اگر بارہ ذوالحجہ کا دن گزر گیا اور غروب ہو گیا یا مزید دن گزر گئے تب بھی احرام سے نکلنے کے لئے حلق یا تقصیر میں سے کوئی ایک کام ضروری ہے البتہ وجوبی وقت میں یہ کام نہ پائے جانے پر کفارہ ہو گا۔

207... (أول وقت صحة الحلق في الحجّ طلوع فجر يوم النحر ووقت جوازہ بلا جابر) أي: بلا كفارة (بعد رمي جمرۃ العقبة)؛ لأنه قبله موجب للدم عند أبي حنيفة (وآخر وقت الوجوب غروب الشمس من آخر أيام النحر) (شرح لباب المناسك، باب مناسك منى، فصل في زمان الحلق ومكانه... الخ، ص 325)

208... الحلق موقت بأيام النحر هو الصحيح وأفضل هذه الأيام أولها

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب المناسک، الباب الخامس، ج 1، ص 231)

209... وإنما يجب ترتيب الثلاثة: الرمي ثم الذبح ثم الحلق

(رد المحتار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 669)

حلق یا تقصیر ایام نحر میں کرنا ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

- 1 اگر کسی حاجی نے حلق یا تقصیر ایام نحر میں نہ کیا تو حلق یا تقصیر تو وہ ہر حال میں کرے گا لیکن تاخیر کی بنا پر ایک دم دینا بھی لازم آئے گا۔⁽²¹⁰⁾
- اگر کوئی دسویں کے طلوع فجر سے پہلے حلق یا تقصیر کر لیتا ہے تو یہ معتبر نہیں اور اس حلق یا تقصیر کے ذریعے وہ احرام سے باہر بھی نہیں ہوگا۔⁽²¹¹⁾

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بیت الحرام کے حج کرنے والوں پر ہر روز اللہ تعالیٰ ایک سو بیس رحمت نازل فرماتا ہے، ساٹھ طواف کرنے والوں کے لیے اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بیس نظر کرنے والوں کے لیے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب الحج، الترغیب فی الطواف... الخ، ج 2، ص 92، حدیث: 1768)

- 210... إن أآخر الحلق عن أيام النحر لزمه دم أيضاً عند أبي حنيفة؛ لأن الحلق يختص عنده بزمان وهو أيام النحر وبمكان وهو الحرم (رد المحتار، كتاب الحج، ج 3، ص 616)
- ولو حلق في الحل أو آخره عن أيام النحر فعليه دم سواء كان مفرداً أو غيره (باب المناسك، باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس، فصل في الذبح والحلق، ص 506-507)
- 211... أما وقت صحت حلق در حج پس ابتدا او از طلوع فجر روز نحر است تا آنکه اگر حلق کرد قبل از وی معتبر نباشد و حلال نکردد از احرام (حياة القلوب في زيارة المحبوب، باب هشتم، فصل هشتم، ص 57)

حلق یا تقصیر کا حدودِ حرم میں ہونا

مختصر تشریح

حج اور عمرہ دونوں میں یہ واجب ہے کہ حلق یا تقصیر حدودِ حرم میں ہو۔⁽²¹²⁾ مکہ مکرمہ شہر کی اکثر آبادی یونہی منیٰ اور مُزْدَلِفہ بھی حدودِ حرم میں ہی واقع ہیں۔ البتہ مسجدِ عائشہ حدودِ حرم کے باہر ہے۔ بعض لوگوں کے متعلق پتا چلا کہ وہ ایک عمرہ کرنے کے بعد مسجدِ عائشہ سے نیا احرام باندھنے جاتے ہیں اور وہیں جا کر حلق کرواتے ہیں یہ جائز نہیں کیونکہ مسجدِ عائشہ خارجِ حرم اور علاقہ حل میں واقع ہے۔

حج کے احرام میں حلق یا تقصیر کا منیٰ میں ہونا سنت ہے۔ مشہور حنفی بزرگ علامہ ابن ہمام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے لکھا کہ حضورِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، تمام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ اور اس کے بعد ہر دور میں مسلمانوں میں یہی رائج ہے کہ حلق منیٰ میں کرتے ہیں۔⁽²¹³⁾ یہاں سے ان لوگوں کو ترغیب حاصل کرنی چاہیے جو منیٰ سے متصل علاقے عزیز یہ میں ٹھہرے ہوتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ احرام کھولنے پر نہانا دھونا اور حلق وغیرہ منیٰ سے باہر جا کر کریں حالانکہ حلق اور نہانا دھونا منیٰ میں آسانی سے ممکن

212... ولو حلق في الحل أو آخره عن أيام النحر فعليه دم

(لباب المناسك، باب الجنائيات وأنواعها، فصل في الذبح والحلق، ص 506-507)

213... لأن التوارث من لدن النبي عليه السلام وجميع الصحابة والتابعين ومن بعدهم من المسلمين

جری علی الحلق فی الحج فی الحرم من منیٰ

(فتح القدیر، کتاب الحج، باب الجنائيات، فصل ومن طاف طواف القدوم محدثاً... الخ، ج 2، ص 470)

ہے۔ سنت کی محبت سامنے رکھی جائے تو امید ہے سستی دور ہو جائے گی۔

حلق یا تقصیر حدودِ حرم میں کرنا ترک ہو جائے تو کیا احکام ہوں گے؟

- ① حج میں کسی نے حدودِ حرم کے باہر حلق کیا تو اگرچہ بارہویں تاریخ کے اندر کیا ہو، اس پر ایک دم واجب ہو گا۔ اگر حدودِ حرم کے باہر اور بارہویں تاریخ کے بعد حلق یا تقصیر کیا تو اب دو دم دینا واجب ہوں گے۔⁽²¹⁴⁾
- ② حاجی اگر حرم سے حلق یا تقصیر کئے بغیر حِلّ کی طرف روانہ ہو گیا لیکن حلق یا تقصیر کیے بغیر دوبارہ حرم میں واپس آ کر حلق یا تقصیر کروالیا تو دم لازم نہیں جبکہ بارہویں تاریخ کو غروب سے پہلے پہلے کیا ہو۔⁽²¹⁵⁾ ورنہ وقت سے تاخیر کرنے کے سبب ایک دم دینا لازم ہو گا۔⁽²¹⁶⁾

- ③ عمرہ کرنے والے نے حلق بیرونِ حرم یعنی حِلّ یا کہیں اور کیا تو اس پر ایک ہی دم لازم ہو گا۔⁽²¹⁷⁾ واضح رہے کہ عمرے کے حلق و تقصیر کے لئے کوئی آخری تاریخ مقرر

214... (لو) حلق في حل بحج في أيام النحر فلو بعد ما فدا من

(درمختار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 666، ملقطاً)

215... أنه إذا عاد بعد ما خرج من الحرم وحلق فيه في أيام النحر لا شيء، عليه

(ردالمحتار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 667)

216... فحلق الحاج يختص عنده بزمان أيام النحر ومكان الحرم فإن فقد أحدهما لزمه دم وإن فقد أحدهما فدا من

(طوالع الأنوار، کتاب الحج، باب الجنایات في الحج، ج 4، ص 207)

217... (حلق في حل بحج أو بعمره) أي: يجب دم لو حلق للحج أو للعمرة في الحل لتوقته بالمكان

(ردالمحتار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 666)

• یہ بھی ضرور ہے کہ حرم سے باہر مونڈانا یا کتروانانہ ہو بلکہ حرم کے اندر ہو کہ اس کے لئے یہ جگہ مخصوص ہے حرم =

طواف زیارت کا اکثر حصہ ایامِ نحر میں ہونا

مختصر تشریح

طوافِ زیارت حج کا دوسرا فرض ہے جس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔⁽²²⁰⁾ طوافِ زیارت کے چار پھیرے رکن ہیں یعنی ان کے بغیر طوافِ زیارت کا فرض ادا نہ ہوگا۔ بقیہ تین پھیرے واجب ہیں۔⁽²²¹⁾ طوافِ زیارت کے کم از کم چار پھیرے 10 ذوالحجہ کی صبح صادق سے لے کر بارہویں تاریخ کو غروبِ آفتاب سے پہلے کسی بھی وقت میں کرنا واجب ہیں۔⁽²²²⁾ البتہ افضل وقت پہلا دن ہے۔⁽²²³⁾ جبکہ بقیہ تین پھیرے ایامِ نحر کے بعد کئے تو ترک واجب نہ ہوا۔⁽²²⁴⁾

220... والثاني من الطواف طواف الزيارة: وأنه فرض لا يتم الحج بدونه

(المسالك في المناسك، القسم الثاني، فصل في بيان أنواع الألوقة، ج 1، ص 426)

221... إن الركن أكثرها وهو أربعة أشواط على الصحيح، وما زاد عليها واجب

(بحر الرائق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 608)

222... أول وقت طواف الزيارة طلوع الفجر الثاني من يوم النحر... ولكن يجب فعله في أيام النحر

(لباب المناسك، باب طواف الزيارة، ص 328، ملتقطاً)

223... (فالأفضل أن يطوف للفرض في يومه ذلك) وهذا باتفاق العلماء

(شرح لباب المناسك، باب طواف الزيارة، ص 327)

224... اس کے چار پھیرے جو فرض ہیں بارہویں تک ہو گئے تو واجب ادا ہو لیا اگرچہ باقی تین پھر کبھی ہوں۔

(فتاویٰ رضویہ، حاشیہ: الطرة الرضية على النيرة الوضية، ج 10، ص 791)

طوافِ زیارت کے چار پھیرے ایامِ نحر میں کرنا ترک کر دیئے تو کیا احکام ہوں گے؟

① اگر کسی حاجی مرد یا عورت نے طوافِ زیارت کے چار پھیروں کو بالکل ترک کر دیا تو وہ احرام سے باہر ہی نہیں ہوا۔ اگر میقات سے گزر گیا تو حکم ہے کہ واپس آکر طوافِ زیارت کرے اور اس صورت میں جدید احرام کی حاجت نہیں کہ طوافِ زیارت کا اکثر حصہ چھوڑنے کے سبب وہ پہلے ہی احرام کی مکمل پابندیوں سے آزاد نہیں ہوا۔ بلکہ اس شخص کو احرام باندھ کر واپس جانا جائز ہی نہیں کیونکہ جو احرام وہ واپسی پر باندھے گا وہ عمرے کا ہو گا حالانکہ اس کا حج کا احرام ابھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوا اور ایک احرام کے ہوتے ہوئے دوسرے احرام کی نیت جائز نہیں ہوتی۔⁽²²⁵⁾

② اگر کسی نے طوافِ زیارت تو کیا لیکن اس کے اکثر یعنی چار پھیرے بلا عذر شرعی ایامِ نحر میں ادا نہیں کئے تو اس پر ایک دم دینا لازم ہو گا۔⁽²²⁶⁾

③ عورت ایامِ نحر کا کل وقت حیض یا نفاس کی حالت میں رہی جس کی وجہ سے اس نے

225... (ولو ترک الطواف کله أو طاف أقله وترک اکثره) أي: ورجع إلى أهله (فعلیه حتماً) أي: وجوباً اتفاقاً (أن يعود بذلك الإحرام ویطوفه) لأنه مُحرم فی حق النساء ولا یجوز إحرام العمره علی بعض أفعال الحج من الطواف والسعی ولو بعد الحلق من التحلل الأول

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعها، فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة، ص 490)

• علی هذا الموضوع قد کتبت الفتوی وأقمت فیہ الدلائل الواضحة من یرد التفصیل فلیراجع

إلیه رقم الفتوی Nor:7376

226... ولو آخر طواف الزیارة کله أو اکثره عن أيام النحر فعلیه دم

(لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعها، فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة، ص 493)

طوافِ زیارتِ ایامِ نحر گزرنے کے بعد کیا تو اس تاخیر کے سبب اس پر دم نہیں۔⁽²²⁷⁾

4 اگر حیض کی ابتداءِ قربانی کے ایام کے دوران ہوئی اور حیض کی ابتداء سے پہلے عورت کو اتنا وقت نہ مل سکا کہ وہ طوافِ زیارت کے چار پھیرے ادا کر سکتی تو اس تاخیر کے سبب بھی دم واجب نہیں اگرچہ تین پھیرے کرنے پر قادر تھی۔⁽²²⁸⁾

5 یونہی اگر ایامِ قربانی یعنی یومِ نحر کی طلوعِ فجر سے پہلے ہی حیض جاری تھا اور حیض کا اختتام تب ہو جب 12 ذوالحجہ کے غروب میں اتنا وقت تھا کہ عورت طوافِ زیارت کے چار پھیرے کرنے پر قادر نہ تھی تو بھی دم نہیں۔⁽²²⁹⁾

6 طوافِ زیارت کے چار پھیرے اپنے وقت میں کیے ہوں تو بقیہ تین پھیرے ایامِ نحر میں کرنا واجب نہیں بلکہ اس کے بعد بھی کئے جاسکتے ہیں البتہ سنت یہی ہے کہ پورا طوافِ ایامِ نحر میں ہو بلکہ ساتوں پھیرے ایک ساتھ ہوں کہ درمیان میں کوئی فاصلہ نہ ہو۔⁽²³⁰⁾

227... أن المرأة إذا حاضمت أو نفست قبل أيام النحر فطهرت بعد مضيتها فلا شيء عليها

(شرح لباب المناسك، باب الجنائيات وأنواعها، فصل حائض طهرت في آخر أيام النحر، ص 496)

228... ولو حاضمت في وقت تقدر على أقل من ذلك لم يلزمها شيء

(لباب المناسك، باب الجنائيات وأنواعها، فصل حائض طهرت في آخر أيام النحر، ص 495)

229... إذا طهرت في آخر أيام النحر... وإن لم يمكنها طواف أربعة أشواط فلا شيء عليها


(بحر الرائق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 609، ملتقطاً)

230... اس کے چار پھیرے جو فرض ہیں بارہویں تک ہو گئے تو واجب ادا ہو لیا اگرچہ باقی تین پھر کبھی ہوں، ہاں سنت یونہی ہے کہ پورا طواف انہی دنوں میں ہو لے بلکہ ساتوں پھیرے ایک ساتھ ہوں۔

(فتاویٰ رضویہ، حاشیہ: الطرقة الرضية على النية الرضية، ج 10، ص 791)

حجرِ اسود سے طواف شروع کرنا

مختصر تشریح

طواف کرنے والا حجرِ اسود سے تھوڑا پہلے کھڑے ہو کر نیت کرے گا پھر حجرِ اسود کے سامنے آجائے گا تاکہ اس کا پورا بدن حجرِ اسود کے سامنے سے گزر جائے۔⁽²³¹⁾  البتہ عین حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر نیت کی تب بھی ٹھیک ہے۔ لیکن اگر کوئی حجرِ اسود سے ابتداء نہ کرے بلکہ رکنِ یمانی یا کسی اور جگہ سے کرے تو جائز نہیں بلکہ حجرِ اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا مکروہ تحریمی اور ترکِ واجب ہے۔⁽²³²⁾ اس مقام پر کُتُب میں بہت زیادہ قبیل و قال ہے۔⁽²³³⁾ اللہ ربُّ العزّت کے فضل و کرم اور

- 231... كان الإبتداء في الطواف من الجهة التي فيها ركن اليماني قريباً من الحجر الأسود متعيناً ليكون ما زاد بجميع بدنه على جميع الحجر الأسود (ردالمحتار، كتاب الحج، ج 3، ص 579)
- 232... والأوجه الوجوب للمواظبة والافتراض بعيد عن الأصول للزوم الزيادة على القطعي بخبر الواحد ولعل صاحب المحيط أراد بالسنة المؤكدة التي بمعنى الواجب وتكون الكراهة تحريمية (بحر الرائق، كتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 575)
- ابتداء الطواف من الحجر الأسود على الراجح عند الحنفية فيما اختاره صاحب التنوير وهو الراجح عند المالكية أيضاً؛ لأن النبي صلى الله عليه وسلم واطب على ذلك، والمواظبة دليل الوجوب، لا سيما وقد قال: ((خذوا عني مناسككم)) فيلزم الدم بترك البداية منه في طواف الركن (الحج والعمرة في الفقه الإسلامي، الباب الثاني في فرائض الحج، المبحث الثاني، ص 80)
- 233... وذهب المالكية في قول والشافعية والحنابلة إلى أنه شرط وهو رواية في مذهب الحنفية، فلا يعتد بالشوط الذي لم يبدأ من الحجر الأسود عندهم ويحتسب بالشوط الثاني وما بعده، و يصبح الثاني أول الطواف، لأنه قد حاذى فيه الحجر بجميع بدنه، فإذا أكمل سبعة أشواط غير الأول =

اس کے حبیب صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نظر عنایت سے جو تطہیق مجھ پر واضح ہوئی وہ یہ ہے کہ اگر حجرِ اسود سے بہت زیادہ پہلے طواف شروع کیا مثلاً زکَنِ یمانی سے شروع کر لیا تو اس صورت میں گناہ گار تو ہوا لیکن اس پر دم لازم نہیں ہو گا یہی وجہ ہے کہ حجرِ اسود سے طواف شروع کرنا ان واجبات میں سے ہے جن کی خلاف ورزی پر علماء نے دم کا استثناء کیا ہے۔⁽²³⁴⁾ لیکن اگر کسی نے حجرِ اسود کے بعد مثلاً بابِ کعبہ سے ابتداء کی تو اس صورت

= صح طوافہ والالم یصح

(الحج والعمرة فی الفقه الاسلامی، الباب الثانی فی فرائض الحج، المبحث الثانی، ص 80)

• (قیل: والابتداء من الحجر) اُی: عد من شرائط صحّة الطواف ففی شرح المنار للکاکمی والمطلب الفائق لشارح کنز الدقائق: أن الإبتداء من الحجر الأسود شرط علی الأصح لکن الأكثر علی أنه لیس بشرط بل هو سنة فی ظاهر الروایة فیکره ترکها وعلیه عامة المشائخ ونص محمد فی الرقیات علی أنه لا یجزیه اُی: الافتتاح من غیره قال فی الکبیر: فجعله فرضاً، أقول: بل جعله شرطاً کما سیجئ مصرحاً فی کلام ابن الهمام۔۔۔ ثم ذکر فی موضع آخر أن افتتاح الطواف من الحجر سنة فلو افتتحه من غیره جاز وکره عند عامة المشایخ ولوقیل: أنه واجب لا یبعد لأن المواظبة من غیر ترک مرة دلیله فیأنتم به ویجزئه ولو کان فی الآیة إجمال لکان شرطاً کما قال محمد لکنه سنت فی حق الإبتداء فیکون مطلق التطوّف هو الفرض وافتتاحه من الحجر واجب للمواظبة کما قالوا فی جعل الکعبه عن یساره، والحاصل أنه اختار الوجوب وبه صرح فی المنهاج قلاً عن الذخیره حیث قال فی عدّ الواجبات: والبداءة بالحجر الأسود وهو الأشبه والأعدل فینبغی أن یکون هو المعول (شرح لباب المناسک، باب أنواع الاطوفة وأحكامها، فصل فی شرائط صحّة الطواف، ص 204-205، ملقطاً)

234... (ویستثنی من هذا الکلی)۔۔۔ ترک الإبتداء بالحجر عند موجه

(شرح لباب المناسک، باب فرائض الحج وواجباته... الخ، فصل فی واجبات الحج، ص 101-102، ملقطاً)

• چہارم: آنکہ ترک دھدا ابتداء طواف از حجر اسود

(حیة القلوب فی زیارة المحبوب، فصل سوم، واما واجبات حج، ص 10)

میں طواف کے سات چکر پورے نہیں ہوں گے جس طرح سعی میں مروہ سے چکر شروع کرنے پر وہ چکر شمار نہیں ہوتا⁽²³⁵⁾ لہذا ایک چکر مکمل نہ ہونے کی وجہ سے جنایت لازم آئے گی جو زیادہ سے زیادہ دم پر مشتمل ہوگی۔

حجر اسود کے بعد طواف کی ابتداء کی تو کیا احکام ہوں گے؟

① اگر کسی نے طواف میں حجر اسود کے بعد طواف کی نیت کرتے ہوئے ابتداء کی تو

235... وأما ما ذكره صاحب البدائع من وجوب الجزاء بترك شوط، فهو بناءً على رواية كونه الإبتداء واجباً، لا شرطاً ولا سنةً كما هو ظاهر عند من جمع بين الأقوال المتفرقة، اللهم إلا أن يقال: الشرط هو حصول الإبتداء بالصفا ولو كان في الأثناء، غاية أنه يلزمه ترك شوط واحد في الإنتهاء، وهو من ترك الواجبات فيلزمه جزاء الواجب، ونظيره الإبتداء من الحجر الأسود في الطواف، إلا أن في الطواف يحتاج إلى إعادة تية الإبتداء في الأثناء، بخلاف السعي فإنه لا يشترط فيه النية ولو في الإبتداء۔

والتحقيق أن الشوط الأول في الطواف والسعي إذا لم يكن مبدوءاً بما هو مشروع، لا يصح وقوعه ولا يثاب عليه بناءً على القول بالشرط، ويصح ادأؤه لكن يعاقب عليه عقاباً دون عقاب ترك الفرض بناءً على القول بالوجوب، وعلى كآ تقدير يلزمه الجزاء أو الإعادة في الشوط الآخر، أما بناءً على عدم صحّة الشوط الأول وبقاء شوط آخر في ذمته إذا قلنا: أن الإبتداء شرط، وأما بناءً على عدم آتيانه الشوط الأول بوصف الوجوب، فكأنه لم يأت، فيجب عليه الإعادة أو يجب عليه الجزاء لترك الواجب وعدم تداركه بالإعادة

(شرح لباب المناسك، باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في شرائط صحّة السعي، ص 250)

• إذا افتتح من غير موضع الافتتاح لا يعتد بطوافه حتى يصل إلى موضع الافتتاح ثم المعتد به يبقى بعد ذلك فعلية اتمامه بشوط آخر كما لو افتتح الطواف من غير الحجر

(المبسوط للسرخسي، كتاب المناسك، باب السعي بين الصفا والمروة، الجزء الرابع، ج 2، ص 58)

اب مسئلہ یہ ہے کہ اس کا یہ چکر شمار نہیں ہو گا بلکہ اس کے ذمہ یہ باقی رہے گا لہذا اگر یہ طواف، طوافِ زیارت یا طوافِ عمرہ تھا تو اسے ادا کیے بغیر چلے جانے پر دم واجب ہو گا۔⁽²³⁶⁾ جب تک مکہ مکرمہ میں ہے صرف ایک چکر کا اعادہ کرے۔ اعادہ کرنے پر دم ساقط ہو جائے گا۔

اگر طوافِ رخصت میں حجرِ اسود کے بعد سے طواف شروع کیا⁽²³⁷⁾ یا طوافِ تہوم

236... (و کذا لو ابتدأ من غیر الحج) أى: یعیده و إلا فعلیہ دم (رد المحتار، کتاب الحج، ج 3، ص 579)۔ یہ طریقہ طواف کا جو مذکور ہو اگر کسی نے اس کے خلاف طواف کیا مثلاً بائیں طرف سے شروع کیا کہ کعبہ معظمہ طواف کرنے میں سیدھے ہاتھ کو رہا یا کعبہ معظمہ کو مونہ یا پیٹھ کر کے آڑا آڑا طواف کیا یا حجرِ اسود سے شروع نہ کیا تو جب تک مکہ معظمہ میں ہے اس طواف (ابتداءً حجر دالے مسئلہ میں یہاں طواف کے بجائے چکر ہونا چاہیے علی الصغر) کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا اور وہاں سے چلا آیا تو دم واجب ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، طوافِ رسمی صفا و مردہ و عمرہ کا بیان، طواف کے مسائل، ج 1، ص 1099)

- ولو ترک من طواف الزیارة أقله و هو ثلاثہ أشواط فمادونہا۔۔۔ فعلیہ دم و إن أعادہ سقط (لباب المناسک، باب الجنایات و أنواعها، فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة، ص 492، ملتقطاً)
- (لو ترک منہ) أى من طواف العمرة (أقله ولو شوطاً فعلیہ دم) و هذا تصریح بما علم تلویحاً (و إن أعادہ) أى الأقل منہ (سقط عنه الدم)

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات و أنواعها، فصل فی الجنایات فی طواف العمرة، ص 500)

237... لو ترک أكثر أشواط الصدر لزمه دم و فی الأقل لكل شوط صدقة

(منحة الخالق، کتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 576)

- طوافِ رخصتِ کل یا اکثر ترک کیا تو دم لازم اور چار پھیروں سے کم چھوڑا تو ہر پھیروں کے بدلے میں ایک صدقہ۔
- (بہارِ شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، طواف میں غلطیاں، ج 1، ص 1176)

یا طوافِ نفل میں ایسا کیا⁽²³⁸⁾ تو ایک چکر کا اعادہ کرے، نہیں کیا تو ایک صدقہ دینا اس پر لازم ہو گا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے مروی ہے: رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا: اس شہر کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حرم کر دیا ہے جس دن آسمان وزمین کو پیدا کیا تو وہ روز قیامت تک کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کیے سے حرم ہے، مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس میں قتال حلال نہ ہو اور میرے لیے صرف تھوڑے سے وقت میں حلال ہوا، اب پھر وہ قیامت تک کے لیے حرام ہے، نہ یہاں کا کانٹے والا درخت کاٹا جائے نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ یہاں کا پڑا ہوا مال کوئی اٹھائے مگر جو اعلان کرنا چاہتا ہو اور نہ یہاں کی ترگھاس کاٹی جائے۔ حضرت عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! مگر اذخر (ایک قسم کی گھاس ہے کہ اُسکے کاٹنے کی اجازت دیجیے) کہ یہ لوہاروں اور گھر کے بنانے میں کام آتی ہے۔ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس کی اجازت دیدی۔ (مسلم، کتاب الحج، باب تحریم مکة وصيدھا وخاللھا... الخ، ص 542، حدیث: 3302)

238... لو ترک أقله تجب فيه صدقة ولو ترک أكثره يجب فيه دم؛ لأنه الجابر لترك الواجب في الطواف كسجود السهو في ترك الواجب في النافلة والله تعالى أعلم

(رد المحتار، کتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم، ج 3، ص 581)

• حکم کَل طواف تطوع کحکم طواف القدوم

(باب المناسک، باب الجنایات وأنواعها، فصل فی الجنایة فی طواف القدوم، ص 498)

طواف کا حطیم کے باہر سے ہونا

مختصر تشریح

مسجد الحرام میں خانہ کعبہ کی چھت پر جہاں پر نالہ نصب ہے اس کے نیچے دائرے کی شکل میں موجود باؤنڈری کے اندر کے حصے کو حطیم کہتے ہیں اور خبر غیر متواترہ کے مطابق یہ کعبہ ہی کا حصہ ہے۔⁽²³⁹⁾ چونکہ طواف، کعبہ شریف کے ارد گرد کیا جاتا ہے اندر نہیں لہذا طواف کرتے ہوئے حطیم کے اندر سے نہیں گزریں گے۔⁽²⁴⁰⁾



حطیم کے اندر سے ہو کر طواف کیا تو کیا احکام ہوں گے؟

- 1 اگر کوئی طواف میں حطیم کے اندر سے ہو کر گزرا تو اگر مکہ مکرمہ ہی میں ہو تو طواف کے جس چکر میں ایسا ہو اس چکر کا اعادہ کرنے کا حکم ہے۔⁽²⁴¹⁾
- 2 اعادہ صرف حطیم والے حصے کا واجب ہے۔ البتہ پورے چکر کا اعادہ کر لینا افضل ہے۔⁽²⁴²⁾

239... وكون الحطيم من الكعبة ثبت بالاحاد فصار كأنه من الكعبة من وجه دون وجه

(رد المحتار، کتاب الحج، ج 3، ص 580)

240... إنما يطاف وراء الحطيم؛ لأنه من البيت والمأمور هو الطواف به لافيه

(فتح باب العناية بشرح النقاية، کتاب الحج، افعال الحج، ج 1، ص 642)

241... حتى لو تركه يؤمر بإعادة الطواف من الأصل أو إعادته على الحطيم مادام بمكة

(بحر الرائق، کتاب الحج، باب الإحرام، ج 2، ص 574)

242... (السابع الطواف وراء الحطيم فلولم يطف ورائه بل دخل الفرجة التي بينه وبين البيت فطاف

فعلية الإعادة أو الجزاء ثم الواجب أن يعيده على الحجر) أي: فقط (والأفضل إعادة كلّه)

(شرح لباب المناسك، باب أنواع الاطوفة وأنواعها، فصل في واجبات الطواف، ص 217، ملتقطاً)

فی زمانہ حطیم کا صرف ایک طرف کا راستہ کھلا ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ایک طرف سے نکلیں دوسری طرف آجائیں۔ لہذا فی الوقت حطیم سے گزر کر طواف کرنا عملاً بہت دشوار بلکہ تقریباً ناممکن ہے کیونکہ ایک طرف کا راستہ بالکل بند ہوتا ہے۔ لہذا ایسی نوبت آنا ہی مشکل ہے کہ کوئی حطیم سے گزر کر طواف کرے لیکن اگر کبھی ایسی غلطی ہو جاتی ہے تو پھر کرنا یہ ہو گا کہ حطیم سے باہر باہر صرف رکن عراقی سے لے کر رکن شامی تک کے حصے کا اعادہ کرتے ہوئے طواف کریں۔ اگر ایک سے زائد چکر بھی حطیم کے اندر سے کیے ہوں تو ان کا اعادہ اسی طریقے سے کیا جاسکتا ہے۔



3 اگر کوئی حطیم سے ہو کر کیے جانے والے طواف کا اعادہ کیے بغیر مکہ مکرمہ سے چلا جاتا ہے تو پھر کفارہ دینا ہو گا۔ کفارہ یہ ہے کہ اگر طواف زیارت یا طواف عمرہ کا معاملہ تھا خواہ ایک چکر میں ایسا کیا تھا یا پورے طواف میں تو کفارے میں ایک ذمہ دینا لازم ہو گا۔ (243)

243... ولہذا لوطاف للعمرة فی جوف الحجر ولم یعد حتی رجع الی اہله لزمہ دم؛ لأنه ترک من الطواف ربعة؛ لأن الحجر رجع البیت وإذا کان ذلک فی طواف العمرة ففی طواف الفرض أولى (بحر الرائق، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 40)

• المفروض هو الطواف بکل البیت۔۔۔۔۔ ولولم یعد حتی عاد الی اہله یجب علیہ الدم؛ لأن الحطیم رجع البیت فقد ترک من طوافہ ربعة

(بدائع الصنائع، کتاب الحج، فصل وامامکان الطواف، ج 2، ص 314، ملتقطاً)

• ولوطاف لعمرتہ أولزيارتہ فی جوف الحطیم ثم رجع ولم یعد کان علیہ الدم؛ لأن الحطیم عرف من البیت بخبر الواحد وأنه یوجب العمل دون العلم فکان الطواف بالحطیم واجباً والواجب ترکہ یوجب الدم (فتاویٰ ولوالجیہ، کتاب الحج، الفصل الرابع، ج 1، ص 292)

4 اگر طوافِ وداع، طوافِ قدوم یا کسی نقلی طواف میں حطیم سے ہو کر گزرنے کی صورت پائی گئی تو جتنے پھیروں میں حطیم سے گزرے گا ہر پھیرے کے بدلے ایک ایک صدقہ فطر دینا ہو گا۔⁽²⁴⁴⁾ البتہ اعادہ کر لیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے: نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: رُكْنَ يَمَانِيٍّ عَلَى سِتْرِ فَرَشْتَةٍ مُوَكَّلَةٍ هِيَ، جَوِيَّةٌ دَعَا بِهَا: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اِنْتَنِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وہ فرشتے آئین کہتے ہیں اور جو سات پھیرے طواف کرے اور یہ پڑھتا رہے: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اُس کے دس گناہ مٹا دیے جائیں گے اور دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس درجے بلند کیے جائیں گے اور جس نے طواف میں یہی کلام پڑھے، وہ رحمت میں اپنے پاؤں سے چل رہا ہے جیسے کوئی پانی میں پاؤں سے چلتا ہے۔ (ابن ماجہ، أبواب المناسك، باب فضل الطواف، ج 3، ص 439، حدیث: 2957)

244... وَأَمَّا فِي الطَّوَّافِ الْوَاجِبِ إِذَا دَخَلَ فِي جَوْفِ الْحَجْرِ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ تَجِبَ فِيهِ الصَّدَقَةُ كَذَا ذَكَرَ الشَّارِحُ وَلَا يَنْبَغِي التَّعْبِيرُ بِ"يَنْبَغِي"؛ لِأَنَّ الْمُصَنَّفَ فِي الْمُخْتَصَرِّ قَدْ صَرَّحَ بِلزومِ الصَّدَقَةِ بِتَرْكِ الْأَقْوَلِ مِنْ طَوَّافِ الصَّدْرِ وَيَنْبَغِي أَنْ لَا فَرْقَ بَيْنَ الطَّوَّافِ الْوَاجِبِ وَالتَّطَوُّعِ فِي لَزُومِ الصَّدَقَةِ لِمَا أَنَّ الطَّوَّافِ وَرَاءَ الْحَطِيمِ وَاجِبٌ فِي كُلِّ طَوَّافٍ (بحر الرائق، كتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 40)

• قال: وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ فِي طَوَّافِ الصَّدْرِ يَجِبُ بِتَرْكِ أَقْلِهِ صَدَقَةٌ وَلَوْ كَانَ الْمَتْرُوكُ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ (البحر العميق، الباب العاشر، فصل في بيان أنواع الاطوفة، ج 2، ص 1156)

طواف کا دائیں جانب سے ہونا

مختصر تشریح

دائیں طرف سے طواف شروع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب حجرِ اسود کی طرف منہ کر کے استلام کر لے تو پھر اپنے دائیں جانب آگے باپِ کعبہ کی طرف بڑھے کہ جب اس نے حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر استلام کیا اور اس کا سینہ کعبے شریف کی طرف تھا تو اس حالت میں اس کے پاس دائیں اور بائیں دونوں طرف جانے کا راستہ موجود ہے لیکن شریعتِ مطہرہ نے یہ حکم دیا ہے کہ یہ دائیں طرف یعنی خانہ کعبہ کے دروازے کی طرف آگے بڑھتا ہوا طواف کرے۔⁽²⁴⁵⁾ سب لوگ اسی انداز پر طواف کر رہے ہوں گے۔ کوئی شخص اس کا الٹ کرے تو عجب بہ ہی کہلائے گا اور عام طور سے کوئی الٹ کر بھی نہیں رہا ہوتا۔



دائیں جانب کے بجائے بائیں جانب سے طواف کیا تو کیا احکام ہوں گے؟

1 اگر کسی نے الٹا طواف کیا تو اس پر اس طواف کا اعادہ واجب ہے جبکہ وہ مکہ مکرمہ میں ہو، اعادہ کیے بغیر چلا جاتا ہے تو دم دینا واجب ہوگا۔⁽²⁴⁶⁾

245... (الخامس) أی: من الواجبات (التیامن وهو أخذ الطائف) أی: شروع (عن یمین نفسه وجعل البیت عن یساره)

(شرح لباب المناسک، باب أنواع الاطوفة وانواعها، فصل فی واجبات الطواف، ص 216، ملتقطاً)

246... ولو طاف بالبيت منکوساً بأن استلم الحجر ثم أخذ علی یسار الکعبة وطاف کذلک سبعة =

اگر عذر کی بنا پر اٹا طواف کیا تو بھی یہی حکم ہے کیونکہ اٹا طواف کرنے میں کوئی عذر متصور نہیں ہو سکتا۔ (247)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے: جس نے کامل وضو کیا پھر حجر اسود کے پاس بوسہ دینے کو آیا وہ رحمت میں داخل ہوا، پھر جب بوسہ دیا اور یہ پڑھا: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدًا لَا شَرِيكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَاَرْسُوْلُهٗ. اُسے رحمت نے ڈھانک لیا پھر جب بیت اللہ کا طواف کیا تو ہر قدم کے بدلے ستر ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ستر ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے اور ستر ہزار درجے بلند کیے جائیں گے اور اپنے گھر والوں میں ستر کی شفاعت کریگا پھر جب مقام ابراہیم پر آیا اور وہاں دو رکعت نماز ایمان کی وجہ سے اور طلب ثواب کے لیے پڑھی تو اس کے لیے اولاد اسمعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائیگا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔ (الترغیب والترہیب، کتاب الحج، الترغیب فی الطواف... إلخ، ج 2، ص 124، حدیث: 11)

= أشواط عندنا يعتد بطوافه في حكم التحلل وعليه الإعادة مادام بمكة فإن رجع إلى أهله قبل الإعادة فعليه دم (الميسوط، كتاب المناسك، باب الطواف، الجزء الرابع، ج 2، ص 50)

247... فَإِنَّهُ إِذَا طَافَ عَارِيًّا... (أَوْ مَنكُوسًا) أَى: مَقْلُوبًا وَمَعكُوسًا (أَوْ فِي جُوفِ الْحَجْرِ) --- وَفِيهِ أَتَهَلَّمُ بِتَصَوُّرِ عَذْرِ فِيهِمَا (فَعَلِيهِ دَمٌ)

(شرح لباب المناسك، باب الجنایات وأنواعها، فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزيارة، ص 492، ملتقطاً)

عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا

مختصر تشریح

جو چلنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ وہیل چیئر پر یا کسی کے کندھے یا گود میں بیٹھ کر یا سانپ کی طرح پیٹ کے بل گھسٹ کر طواف نہیں کر سکتا۔⁽²⁴⁸⁾ یہ حکم ہر قسم کے طواف کا ہے۔ لہذا طوافِ نفل بھی پیدل چل کر کرنا واجب ہے۔⁽²⁴⁹⁾

بلا عذر پیدل طواف نہ کیا تو کیا احکام ہوں گے؟

① بغیر کسی عذر کے کسی کے کندھے پر سوار ہو کر یا کسی کی گود میں بیٹھ کر یا وہیل چیئر پر بیٹھ کر یا گھسٹ کر یا کسی بھی ایسی صورت میں طواف کیا کہ جس میں پیدل چل کر طواف کرنا نہیں پایا گیا تو دم لازم ہو گیا۔ اگر اس نے اس طواف کا پیدل چل کر اعادہ کر لیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔⁽²⁵⁰⁾

248... (فصل فی واجبات الطواف -- الرابع) ای: من الواجبات (المشی فیہ للقادری)

(شرح لباب المناسک، باب انواع الاطوفۃ واحکامہا، فصل فی واجبات الطواف، ص 213-215، ملتقطاً)

249... ویحرم الطواف -- راکباً أو محمولاً أو زحفاً بلا عذر -- ولو نفلًا

(مجموع رسائل العلامة الملا علی القاری، الرسالة: لباب المناسک، ج 3، ص 416، ملتقطاً)

• فتاویٰ رضویہ میں ہے: طواف اگرچہ نفل ہو اس میں یہ باتیں حرام ہیں۔۔۔۔۔ بے مجبوری سواری یا کسی کی گود میں یا کندھوں پر طواف کرنا۔ (فتاویٰ رضویہ، رسالہ: انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ، ج 10، ص 744، ملتقطاً)

250... لو طاف راکباً أو محمولاً علی عنق غیرہ أو جحفة -- وإن فعلہ بغیر عذر یلزمہ الإعادة ما دام

بمکة ودم إن خرج (المحیط للسرخسی، کتاب الحج، باب طواف الزیارة، ص 237)

• (فلو طاف) آئی طواف یجب المشی فیہ (راکباً أو محمولاً أو زحفاً) ای: علی استہ أو علی أربعته =

② نفلی طواف بھی عذر نہ ہو تو چل کر ہی کرنا واجب ہے۔ البتہ اگر چل کر نہ کیا تو کیا کفارہ ہوگا؟ اس مسئلہ میں کچھ خفاء ہے اللہ نے چاہا تو اگلے ایڈیشن میں اس کے حکم کو بیان کر دیا جائے گا۔

③ اگر عذر کے سبب پیدل چل کر طواف نہیں کیا مثلاً بیہوش تھا تو کسی نے اپنے کندھے پر بٹھا کر طواف کرایا یا اتنی لاغری تھی کہ چل کر طواف کرنے کی قدرت نہیں یا اپنا چھ تھا تو ایسے عذر کی بناء پر بغیر چلے طواف کرنے کی صورت میں نہ اعادہ ہے نہ دم۔⁽²⁵¹⁾

حضرت حاطب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اُس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا، قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھے گا۔ (شعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرة، ج 3، 488، حدیث: 4151)

= أو علی جنبه أو ظهره كالسطيح (بلا عذر فعلیه الإعادة) أی: ما دام بمکة (أو الدم) أی لتركه الواجب (شرح لباب المناسک، باب انواع الاطوفة واحکامها، فصل فی واجبات الطواف، ص 215) 251... (ولو طافه را کباً أو محمولاً أو زحفاً بعدد كمرض) ومنه الإغماء والجنون (أو کبر) أی: بحيث يضعف عن المشی فيه فيكون حکمه حکم الزمن والمقعد والمفلوج (فلا شیء علیه) أی: لا من الدم ولا من الصدقة

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزيارة، ص 493)

طواف کرنے میں نجاستِ حکمیہ سے پاک ہونا

مختصر تشریح

ہر قسم کا طواف چاہے نفلی ہی کیوں نہ ہو اس کے لئے طہارتِ حکمیہ کا پایا جانا یعنی غسل اور وضو سے ہونا واجب ہے۔⁽²⁵²⁾ اس واجب کے تحت جب بھی جنابت کا تذکرہ آئے گا تو حالتِ حیض و نفاس میں کئے گئے طواف کا بھی وہی حکم ہوگا۔ ہر جگہ تینوں کیفیتوں کا ذکر نہیں کیا گیا بعض جگہوں پر ایک کے بیان کرنے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

بے وضو یا بے غسل حالت میں طواف کرنے پر کیا احکام ہوں گے؟

طواف کی مختلف اقسام ہونے کی وجہ سے حکمی طہارت کو ترک کرنے کی بھی مختلف جزائیں ہیں۔ یہاں چار حصوں میں تفصیلی احکام بیان کیے جا رہے ہیں:

- ① بے غسل حالت میں طوافِ زیارت کرنے کے احکام
- ② بے وضو طوافِ زیارت کرنے کے احکام
- ③ طوافِ عمرہ وضو یا غسل کے بغیر کرنے پر احکام
- ④ طوافِ زیارت اور طوافِ عمرہ کے علاوہ بقایا طواف مثلاً طوافِ وداع، طوافِ قدوم اور نفلی طواف وضو یا غسل کے بغیر کرنے پر احکام۔

252... فصل فی واجبات الطواف، الأول: الطهارة عن الحدث الأكبر والأصغر

(لباب المناسک، باب انواع الاطوفة واحکامها، فصل فی واجبات الطواف، ص 213)

• طواف اگرچہ نفلی ہو اس میں یہ باتیں حرام ہیں: بے وضو طواف کرنا۔

(فتاویٰ رضویہ، رسالہ: انوار البشارة فی مسائل الحج والذیارة، ص 107، ص 744، ملتقطاً)

واضح رہے کہ نجاستِ حقیقی مثلاً جسم یا لباس پر پیشاب کا لگا ہونا وغیرہ طواف میں اس سے پاک ہونا واجب نہیں ہے۔ البتہ تاکید ضرور ہے اور نجاستِ حقیقی کا پایا جانا کراہتِ تنزیہی بلکہ اِساءت کا سبب ضرور بنتا ہے۔ البتہ ایسی صورت میں دم یا صدقہ لازم نہ ہوگا۔⁽²⁵³⁾ یہی حکم مطاف یعنی طواف کی جگہ پر ناپاکی ہونے کا ہے۔⁽²⁵⁴⁾

بے غسل حالت میں طوافِ زیارت کرنے کے احکام

① طوافِ فرض یعنی طوافِ زیارت کا کُل یا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے حالتِ جنابت یا حیض و نفاس میں کئے تو بَدْرُہ یعنی بڑا جانور قربان کرنا ہوگا۔⁽²⁵⁵⁾

253... وأما في منسك الفارسي: ويكره استعمال النجاسة أكثر من قدر الدرهم والأقل لا يكره فمحلّ بحث إذ الظاهر أنه يكره مطلقاً على تفاوت الكراهة بين كثرة النجاسة والقلة وهذا لا ينافي أن القدر القليل معفو فإن الخروج عن الخلاف مستحب بالإجماع والمسألة خلافية وترك المستحب مكروه تنزيهي لأنه خلاف الأولى ومنافٍ للإحتياط في الدين

(شرح لباب المناسك، باب الجنابيات وأنواعها، النوع الخامس، فصل في الطواف وعلى ثوبه أو بدنه نجاسة، ص 502)

• فأما الطهارة عن النجس فليست من شرائط الجواز بالإجماع فلا يفترض تحصيلها ولا تجب أيضاً لكنه سنة حتى لو طاف وعلى ثوبه نجاسة أكثر من قدر الدرهم جاز ولا يلزمه شيء إلا أنه يكره

(بدائع الصنائع، كتاب الحج، فصل واما شروطه وواجباته، ج 2، ص 310)

254... (فصل في سنن الطواف... والظهور عن النجاسة الحقيقية) أي: في الثياب والأعضاء البدنية وكذا في الأجزاء المكانية

(شرح لباب المناسك، باب انواع الاطوفة واحكامها، فصل في سنن الطواف، ص 225-226، ملتقطاً)

• وأما طهارة المكان فليس بواجب

(مجموع رسائل العلامة الملا علي القاري، الرسالة: بداية السالك في نهاية المسالك، ج 3، ص 465)

255... (ولو طاف للزيارة جنباً أو حائضاً أو نفساء كَلَّه) أي: كَلَّ الطواف (أو أكثره) وهو أربعة =

2 اس صورت میں جب تک مکہ مکرمہ میں ہو طہارت کے ساتھ اعادہ واجب ہے۔⁽²⁵⁶⁾

3 جنابت میں طواف کر کے میقات سے باہر چلا گیا تو پھر سے نیا احرام باندھ کر واپس آئے اور واپس نہ آیا بلکہ بدنہ بھیج دیا تو بھی کافی ہے۔ مگر زیادہ تر فقہاء کے نزدیک افضل واپس آنا ہے۔⁽²⁵⁷⁾

4 بے غسل حالت میں طواف زیارت کرنے والا میقات کے باہر چلا گیا اب وہ بڑے

= أشواط (فعليه بدنة)

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل في حکم الجنایات في طواف الزيارة، ص 488، ملتقطاً)

256... (وعليه أن يعيده) أي: طوافه ذلك مادام بمكة (طاهراً) أي: من الحدثين (حتماً) أي: وجوباً

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل في حکم الجنایات في طواف الزيارة، ص 488)

• الأصح أنه يؤمر بالإعادة في الحدث إستحباباً وفي الجنابة إيجاباً لفحش النقصان بسبب الجنابة

وقصورها في الحدث بسبب الحدث (تبيين الحقائق، كتاب الحج، باب الجنایات، ج 2، ص 369)

257... وأما إذا رجع إلى أهله ففي الحدث الأصغر اتفقوا أن يعث الشاة أفضل من الرجوع واختلفوا

في الحدث الأكبر فاختار في الهداية أن العود إلى الإعادة أفضل لما ذكرنا واختار في المحيط أن يعث

اندم أفضل لأن الطواف الأول وقع معتداً به وفيه منفعة للفقراء

(بحر الرائق، كتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 33)

• (ولورجع إلى أهله) أي وقد طافه جنباً وما أعاده (وجب عليه العود لإعادته) كما في الهداية

والكافي والزيلعي والبدائع معللاً بقوله: لتفاحش النقصان مشيراً إلى أنه لو طاف محدثاً لا يجب

عليه العود (ثم إن جاوز الوقت) أي: ميقات الآفاق (يعود بإحرام جديد)۔ ولو لم يغد وبعث بدنة

أجزأه) لكن الأفضل هو العود

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل في حکم الجنایات في طواف الزيارة، ص 488، ملتقطاً)

• بہار شریعت میں واپس آنے ہی کو افضل لکھا گیا ہے۔

(بہار شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج 1، ص 1176)

دینے کے بجائے واپس آکر اعادہ کرنا چاہتا ہے اب اسے یہ کرنا ہو گا کہ میقات سے گزر کر مکہ مکرمہ بغیر احرام کے تو یہ آ نہیں سکتا لہذا جب میقات سے نیا احرام باندھ کر واپس آئے مثلاً عمرہ کا احرام باندھ کر آئے تو طواف زیارت کے اعادے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے عمرے کی ادائیگی کرے اس کے بعد طواف زیارت کا اعادہ کرے۔⁽²⁵⁸⁾

5 جن صورتوں میں اعادے کا حکم ہے ان میں اگر طواف زیارت کا اعادہ بارہویں تاریخ کے غروب تک حالتِ پاکی میں کر لیا تو کفارہ ساقط ہو جائے گا اور بارہویں کے بعد کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم لازم ہو گا۔ البتہ چونکہ اعادہ ہو گیا ہے اگرچہ تاخیر سے ہوا ہے بد نہ بہر حال ساقط ہو جائے گا کہ اب اس کی حاجت باقی نہ رہی صرف دم دینا ہو گا۔⁽²⁵⁹⁾

6 اگر کسی نے طواف فرض جنابت میں کیا تھا اور بارہویں تک اس کا پاکی میں اعادہ بھی نہ کیا لیکن بارہویں کے غروب سے پہلے پاک ہونے کے بعد طوافِ رخصت کیا تو یہ

258... فإذا أعاد يا حرام جديد بأن أحرم بعمره يبدأ بطواف العمرة ثم يطوف للزيارة

(لباب المناسك، باب الجنائيات وأنواعها، النوع الخامس، فصل في حكم الجنائيات في طواف الزيارة، ص 488)

• ولو طواف للزيارة جنباً ولم يطف للصدر حتى رجع إلى أهله فإنه يعود إلى مكة ليطوف طواف الزيارة يا حرام جديد—وإذا فرغ من العمرة يطوف للزيارة

(البحر العميق، الباب العاشر، فصل في بيان أنواع الاطوفة، ج 2، ص 1130-1131، ملتقطاً)

• وإذا أعاد للأول يرجع يا حرام جديد بناء على أنه حلّ في حق النساء بطواف الزيارة جنباً فهو آفاقي يريد مكة فلا بد له من إحرام بحج أو عمره فإذا أحرم بعمره يبدأ بها فإذا فرغ منها يطوف للزيارة

(بحر الرائق، كتاب الحج، باب الجنائيات، ج 3، ص 33)

259... (ثم إن أعاده في أيام النحر) أي: طاهرأ (فلا شيء عليه) وهو ظاهر (وإن أعاده بعد أيام النحر سقطت عنه البدنة) أي: إتفاقاً (ولزمه شاة للتأخير)

(شرح لباب المناسك، باب الجنائيات وأنواعها، النوع الخامس، فصل في حكم الجنائيات في طواف الزيارة، ص 489)

طوافِ رخصت جسے طوافِ وداع بھی کہتے ہیں اس صورت میں طوافِ فرض کے قائم مقام ہو جائے گا لہذا اگر اس کے بعد کوئی بھی طواف نہ کیا تو طوافِ رخصت کا ترک پائے جانے کی وجہ سے ایک دم لازم ہو گا۔⁽²⁶⁰⁾

7 طوافِ فرض جنابت میں کیا تھا اور بارہویں کے غروب تک پاکی میں اس کا اعادہ بھی نہ کیا اب تیرہویں تاریخ شروع ہونے کے بعد کسی وقت طوافِ وداع با طہارت کیا تو یہ طوافِ وداع اس صورت میں طوافِ فرض کے قائم مقام ہو جائے گا اس کے بعد کوئی بھی طواف نہ کیا تو طوافِ وداع کے چھوڑنے اور طوافِ فرض میں دیر کرنے کی وجہ سے اس پر دو دم لازم ہوں گے۔⁽²⁶¹⁾ اور زیر بحث صورت میں اگر طوافِ رخصت کے بعد کوئی بھی طواف کر لیا تو طوافِ رخصت ادا ہو گیا لہذا جب طوافِ رخصت چھوڑنا نہیں پایا گیا تو ایسی صورت میں طوافِ رخصت چھوڑنے کا دم لازم نہیں آئے گا۔ البتہ طوافِ فرض میں تاخیر کی وجہ سے ایک دم باقی رہے گا۔⁽²⁶²⁾

260... (فإن طاف للصدر في أيام النحر فعليه دم لترك الصدر) أي: إن لم يطف طوافاً آخر (لأنه) أي: الصدر (انتقل إلى الزيارة)

(شرح لباب المناسك، باب الجنائيات وأنواعها، النوع الخامس، فصل ولو طاف للزيارة جنباً، ص 493)
261... (ولو طاف للزيارة جنباً وطاف للصدر طاهرًا—بعد أيام النحر فعليه دمان دم لترك الصدر)
أي: لتحويله إلى الزيارة (وعدم لتأخير الزيارة)

(شرح لباب المناسك، باب الجنائيات وأنواعها، النوع الخامس، فصل ولو طاف للزيارة جنباً، ص 493، ملتقطاً)
262... وإذا صرف إليه صار مؤخرًا طواف الزيارة عن أيام النحر تاركًا طواف الصدر فيلزمه دم لترك الصدر إتفاقاً ودم لتأخير الآخر عند أبي حنيفة إلا أنه يؤمر بإعادة طواف الصدر ما دام بمكة فإن أعاده يجب دم واحد عند أبي حنيفة لتأخير طواف الزيارة

(البحر العميق، الباب العاشر، فصل في بيان أنواع الاطوفة، ج 2، ص 1128، ملتقطاً) =

طوافِ زیارتِ حکمی ناپاکی میں کرنے کے جو مسائل ہیں ان میں خواتین کا زیادہ واسطہ پڑتا ہے بالخصوص ظہرِ مُتَخَلِّل میں یعنی دس دن سے پہلے عارضی خون بند ہونے کے دنوں میں طوافِ زیارت اگر انہوں نے کر لیا اور بعد میں دوبارہ خون آگیا تو جو طواف کیا وہ ناپاکی کی حالت میں شمار ہو گا اب اگر پاک ہونے کے بعد اس طواف کا اعادہ کر لیا یا اعادہ نہیں کیا تھا صرف طوافِ رخصت کر لیا تو ایسے مواقع پر بیان کردہ مسئلے کے مطابق درپیش صورت کا حل نکالا جائے۔

⑧ چار پھیرے سے کم جنابت میں طوافِ زیارت کیا تو اب صرف دم لازم ہو گا پھر اگر بارہویں تک پاکی میں اعادہ کر لیا تو دم ساقط ہو جائے گا اور اگر بارہویں کے بعد اعادہ کیا تو تاخیر پائے جانے کی وجہ سے ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ لازم ہو گا۔⁽²⁶³⁾

• (وإن طاف للصدر ثانياً سقط عنه دمہ) وکذا لو طاف للنفل فإنه ينتقل إليه ويسقط عنه دمہ (شرح لباب المناسک، باب الجنایات و انواعها، النوع الخامس، فصل ولو طاف للزيارة جنبا، ص 493)
 • ثم إن طاف للصدر ثانياً فلا شيء عليه ولا فعليه دم لتركه
 (رد المحتار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 662)
 263... قال السرخسي: وإن طاف طواف الزيارة أكثره طاهراً وأقله جنبا إن رجع إلى أهله وجب عليه الدم إن لم يعد ويجزئه شاة وإن كان بمكة وأعاد ما طافه جنبا فلا شيء عليه عندهما مطلقاً وعند أبي حنيفة إن أعاده في أيام النحر سقط وإن أعاد ما بعدها وجب عليه صدقة لتأخير الأقل من طواف الزيارة لكل شوط نصف صاع من حنطة

(البحر العميق، الباب العاشر، فصل في بيان انواع الاطوفة، ج 2، ص 1125)

• لو طاف أقله جنبا ولم يعد وجب عليه شاة فإن أعاده وجبت عليه صدقة لكل شوط نصف صاع لتأخير الأقل من طواف الزيارة (رد المحتار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 662)

بے وضو طوافِ زیارت کرنے کے احکام

① اگر طوافِ زیارت کل یا اکثر یعنی چار پھیرے بے وضو کیے تو ذم واجب ہو جائے گا۔ مکہ مکرمہ میں ہوتے ہوئے ایسے طواف کا اعادہ مستحب ہے۔ اعادہ کرنے پر ذم ساقط ہو جائے گا۔ اگر میقات سے تجاوز کر گیا تو اب ذم دینا افضل ہے اعادے کے لئے واپس آنے کی حاجت نہیں۔⁽²⁶⁴⁾

② بے وضو طوافِ زیارت کیا اور اس کا اعادہ بارہویں تاریخ گزرنے کے بعد کیا تو ذم ساقط ہو گیا تاخیر کی بنا پر یہاں کسی قسم کا کفارہ نہیں ہوگا۔⁽²⁶⁵⁾ بخلاف اس صورت کے

264... أما إذا طاف محدثاً أو طاف أربعة أشواط فإن عاد و طاف جاز لأنه جبر التقص بجنسه وإن بعث شاة جاز أيضاً لأن التقص يسير فينجبر بالشاة والأفضل أن يبعث بالشاة لأن الشاة تجبر التقص وتنفع الفقراء وتدفع عنه مشقة الرجوع وإن كان بمكة فالرجوع أفضل لأنه جبر الشميء بجنسه فكان أولى

(بدائع الصنائع، کتاب الحج، فصل واما حكمه اذا فات، ج 2، ص 316)

• والأفضل أن يعيد الطواف ما دام بمكة... وإن لم يعد الطواف ورجع إلى أهله وقد طافه محدثاً أو أكثره فعليه شاة ويبعث بها وهو أفضل من العود وإن عاد و طاف جاز

(البحر العميق، الباب العاشر، فصل في بيان انواع الاطوفة، ج 2، ص 1120-1121، ملتقطاً)

• (ولو طاف للزيارة كله أو أكثره محدثاً فعليه شاة وعليه إعادة استحباً) أي: ما دام بمكة (شرح لباب المناسك، باب الجنائيات وانواعها، النوع الخامس، فصل في حكم الجنائيات في طواف الزيارة، ص 490) 265... ولو طاف للزيارة كله أو أكثره محدثاً فعليه شاة... فإن أعاده سقط عنه الدم سواء أعاده في أيام النحر أو بعدها ولا شيء عليه للتأخير

(لباب المناسك، باب الجنائيات وانواعها، النوع الخامس، فصل في حكم الجنائيات في طواف الزيارة، ص 490، ملتقطاً)

• اگر طوافِ فرض بے وضو کیا تھا تو اعادہ مستحب پھر اعادہ سے ذم ساقط ہو گیا اگرچہ بارہویں کے بعد کیا ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج 1، ص 1175)

کہ اگر طوافِ زیارت بے غسل حالت میں کیا ہوتا اور اعادہ بارہ کے بعد کرتا تو دم لازم ہوتا کیونکہ بے غسل حالت میں کیا گیا طوافِ زیارت فقہاء کے نزدیک جزوی طور پر کالعدم کی طرح ہے اگرچہ اس سے بیوی حلال ہو جاتی ہے۔⁽²⁶⁶⁾

③ طوافِ زیارت کے تین یا اس سے کم پھیرے وضو کے بغیر کیے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ دینا ہوگا۔ اعادہ کرنے پر صدقہ ساقط ہو جائے گا۔⁽²⁶⁷⁾

طوافِ عمرہ بے طہارت کرنے پر احکام

① اگر کسی نے تمام یا اکثر پھیرے عمرے کے طواف میں جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں کئے تو مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے اعادہ کرنا واجب ہے اور اگر بے وضو حالت میں کئے تو اعادہ کرنا مستحب ہے۔ اعادہ نہ کیا تو مذکورہ تمام صورتوں میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔⁽²⁶⁸⁾

266... إن الطواف مع الجنابة في حكم العدم ولهذا يؤمر بالإعادة مادام بمكة فلما كان في حكم العدم وجب نقل الطواف الصدر إليه... إلخ

(البحر العميق، الباب العاشر، فصل في بيان أنواع الاطوفة، ج 2، ص 1128)

267... (ولو طواف الأقل محدثاً فعليه صدقة) أي: نصف صاع من بزعلي مافي المحيط (لكل شوط)

أي: إتفاقالمافي البحر الزاخر فعليه صدقة في الروايات كلها وتسقط بالإعادة بالإجماع

(شرح لباب المناسك، باب الجنبايات وانواعها، النوع الخامس، فصل في حكم الجنبايات في طواف الزيارة، ص 491)

• وقيد بالفرض وهو الأكثر لأنه لو طواف أقله محدثاً ولم يعد وجب عليه لكل شوط نصف صاع إلا إذا

بلغت قيمته دماً فيقتصر منه ما شاء، بحر (رد المحتار، كتاب الحج، باب الجنبايات، ج 3، ص 662)

268... (لو طواف للعمرة كله أو أكثره أو أقله ولو شوطاً جنباً أو حائضاً أو نفساء أو محدثاً فعليه شاة)

أي: في جميع الصور المذكورة

(شرح لباب المناسك، باب الجنبايات وانواعها، النوع الخامس، فصل في الجنابة في طواف العمرة، ص 499)

• (والأصح وجوبها في الجنابة وندبها في الحدث) أي: وجوب الإعادة المفهومة من قوله بعده وهذا =

② طواف زیارت کے بارے میں جو حکم ہے کہ اگر جنابت یا حیض و نفاس میں کرنے کے بعد کوئی اعادہ کیے بغیر چلا جاتا ہے تو واپس آکر اعادہ کرنا اس کے لئے زیادہ تر فقہاء کے نزدیک افضل ہے۔ عمرے میں جنابت یا حیض و نفاس کی صورت میں بھی یہی سمجھ آتا ہے کہ واپس آنا افضل ہے لیکن دم بھجوادیا تب بھی کافی ہے۔ البتہ خاص عمرے کے تعلق سے واپس آنے کی افضلیت پر کوئی جزئیہ مجھے نہیں ملا۔

③ بے وضو طوافِ عمرہ کرنے کی صورت میں بغیر اعادہ میقات سے چلے جانے پر دم دینا ہو گا واپس آکر اعادہ کرنے کی حاجت نہیں۔⁽²⁶⁹⁾

④ اگر کسی نے طوافِ عمرہ کا اکثر حصہ تو طہارت میں کیا اور اقل حصہ یعنی ایک یا دو یا تین پھیرے جنابت میں کئے تو مکہ مکرمہ میں ہوتے ہوئے اعادہ لازم ہو گا اگر اعادہ نہیں کیا

= أيضاً شامل للقدوم والصدر والفرض (در مختار مع رد المحتار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 662)
 • (وعليه أن يعيده) أي طوافه ذلك مادام بمكة (طاهراً) أي: من الحدثين (حتماً) أي: وجوباً وهو تأكيد لما يستفاد من قوله: وعليه وقيل إستحباً قال في الهداية: والأصح أنه يومراً بالإعادة في الحدث إستحباً وفي الجنابة إيجاباً

(شرح لباب المناسك، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل في حكم الجنایات في طواف الزيارة، ص 488)
 269... وإن رجع إلى أهله قبل إعادة الطواف والسعي يلزمه دم وتجزیه شاة ولا بالعود لأنه وقع طوافه مع الحدث مجزئاً مع التقصان فيجبر بالدم ولا حاجة إلى العود لأنه أدى الركن وهو الطواف

(البحر العميق، الباب العاشر، فصل في بيان انواع الاطوفة، ج 2، ص 1132)

• (وإن طاف لعمرته وسعى محدثاً يعيدهما) أي الطواف للتقصان والسعي للتبعية له مادام بمكة ولا شيء عليه (فإن رجع إلى أهله ولم يعدهما فعليه دم) لترك الطهارة فيه فلا يؤمر بالعود لوقوع التحلل بأداء الركن إذا التقصان يسير (وشيء) (مجمع الانه، كتاب الحج، باب الجنایات، ج 1، ص 436)

تو دم لازم ہوگا۔ (270)

5 اگر عمرے کے طواف کے اقل چکر یعنی چار سے کم چکر بے وضو کئے تو بھی دم ہی ہوگا کہ مختار قول کے مطابق عمرے کے طواف کی غلطی پر صدقہ نہیں ہوتا۔ (271) اگر مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے یا واپس آکر اعادہ کر لیتا ہے تو دم ساقط ہو جائے گا۔ (272)

6 اوپر ذکر کردہ صورتوں میں بے طہارت طوافِ عمرہ کرنے کی صورت میں جہاں اعادہ کرنے سے کفارہ ساقط ہونے کا حکم ہے وہ غیر قارن کے تعلق سے ہے یعنی وہ شخص جو صرف عمرے کے لئے آئے یا حج تمتع کے لئے آئے اور پہلے عمرہ ادا کر رہا ہو، لیکن اگر

270... ولو طاف أقله جنباً تجب عليه إعادته أو دم

(الفتاوى الظهيرية، كتاب الحج، الفصل السابع في الطواف والسعي، ص 54)

• ولو طاف أقله جنباً تجب عليه إعادته أو دم أه ونحوه في الفتاوى الظهيرية ومنسك الفارسي والبحر والنهر ومنسك المنلا سنان والحموي في شرح الكنز

(طوالع الأنوار، كتاب الحج، باب الجنائيات، ج 4، ص 198)

271... (لو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقله ولو شوطاً جنباً أو حائضاً أو نفساء أو محدثاً فعليه شاة)

أى: في جميع الصور المذكورة

(شرح لباب المناسك، باب الجنائيات وأنواعها، النوع الخامس، فصل في الجنابة في طواف العمرة، ص 499)

• في اللباب حيث قال: ولو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقله ولو شوطاً جنباً أو حائضاً أو نفساء أو محدثاً فعليه شاة لا فرق فيه بين الكثير والقليل والجنب والمحدث لأنه لا مدخل في طواف العمرة للبدنة ولا للصدقة بخلاف طواف الزيارة وكذا لو ترك منه أي: من طواف العمرة أقله ولو شوطاً فعليه دم وإن أعاده سقط عنه الدم (رد المحتار، كتاب الحج، باب الجنائيات، ج 3، ص 663)

272... فإنه متى طاف أي طواف مع أي حدث ثم أعاده سقط موجه

(رد المحتار، كتاب الحج، باب الجنائيات، ج 3، ص 662)

قارن نے طوافِ عمرہ جنابت یا بے وضو حالت میں کیا تو اعادے کی صورت میں کفارہ ساقط ہونے کا وقت 10 ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے تک ہے۔ اگر مقررہ وقت پر اعادہ کر لیا تو کفارہ ساقط ہو جائے گا ورنہ اگر 10 ذی الحجہ کی صبح صادق تک اعادہ نہ کیا تو اعادے کا وقت ختم ہونے کی وجہ سے کفارہ متعین ہو گیا، اب ساقط نہیں ہو سکتا۔⁽²⁷³⁾

طوافِ زیارت اور طوافِ عمرہ کے علاوہ بقایا طواف بے طہارت کرنے پر احکام

① اگر کسی نے طوافِ وداع، طوافِ قدوم یا کوئی نفلی طواف مکمل یا اس کا اکثر حصہ جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں کیا تو مکہ مکرمہ میں ہوتے ہوئے ایسے طواف کا اعادہ واجب ہے۔ اعادہ نہ کرنے کی صورت میں ایک دم دینا ہو گا۔⁽²⁷⁴⁾

273... فالْحَاصِلُ أَنَّ قَوْلَهُمْ: "إِنَّ الْمُعْتَمِرَ يَعِيدُ الطَّوْفَ" مُحَلَّةٌ مَا إِذَا لَمْ يَكُنْ قَارِنًا أَوْ تَأْتِي الْقَارِنَ إِذَا دَخَلَ يَوْمَ النِّحْرِ فَلَا إِعَادَةَ (بحر الرائق، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 39)

● (ولو طواف القارن طوافين للعمرة والقدوم وسعي سعيين محدثاً) قيد للطواف (أعاد طواف العمرة قبل يوم النحر ولا شيء عليه وإن لم يعد حتى طلع فجر يوم النحر لزمه دم لطواف العمرة محدثاً وقد فات وقت القضاء) أي: الإعادة لتكميل الأداء

(شرح لباب المناسك، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل في الجنایة في طواف العمرة، ص 500)

● قارن نے طوافِ قدوم و طوافِ عمرہ دونوں بے وضو کئے تو دسویں سے پہلے طوافِ عمرہ کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا یہاں تک کہ دسویں تاریخ کی فجر طلوع ہو گئی تو دم واجب۔

(بہار شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج 1، ص 1176)

274... (ولو طافه) أي: الصدر (جنباً فعليه شاة)

(شرح لباب المناسك، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل في الجنایة في طواف الصدر، ص 497) =

- ② اگر کسی نے طوافِ وداع، طوافِ قدوم یا کسی نقلی طواف کا اکثر حصہ توپاکی کی حالت میں کیا مگر اس کے تین یا اس سے کم پھیرے جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں کئے تو مکہ مکرمہ میں ہوتے ہوئے ایسے طواف کا اعادہ کرے۔ اعادہ نہ کرنے کی صورت میں ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ فطر دینا ہو گا۔ اگر اعادہ کر لیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔⁽²⁷⁵⁾
- ③ اگر کسی نے طوافِ وداع، طوافِ قدوم یا کوئی نقلی طواف مکمل یا اس کا اکثر حصہ یا اقل حصہ بے وضو کیا۔ ان تمام صورتوں میں ہر چکر کے بدلے ایک صدقہ فطر دینا ہو گا۔

• = (ولو طواف للقدوم) أى: كَلِّهِ أَوْ أَكْثَرِهِ۔ (جنباً فعلیہ دم)

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل في الجنایة في طواف القدوم، ص 497، ملتقطاً)

• وحکم کل طواف تطوع کحکم طواف القدوم

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل في الجنایة في طواف القدوم، ص 498)

• (والأصح وجوبها) أى: وجوب الإعادة المفهومة من قوله بعده، وهذا أيضاً شامل للقدوم والصدر والفرس۔ قال في البحر: لو طواف للقدوم جنباً لزمه الإعادة۔ أهد۔ وإذا وجبت الإعادة في القدوم ففي الصدر والفرس أولى۔ (رد المحتار، كتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 662)

• فرض کے سوا کوئی اور طواف کل یا اکثر جنابت میں کیا تو ذم دے۔۔۔ پھر اگر مکہ معظمہ میں ہے تو سب صورتوں میں اعادہ کر لے، کفارہ ساقط ہو جائے گا۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج 1، ص 1176)

275... وإن طاف أقل طواف الصدر جنباً وأكثره طاهراً إن رجع إلى أهله وجب عليه صدقة لكل شوط نصف صاع وإن كان بمكة وأعاد سقطت بالاجماع

(البحر العميق، الباب العاشر، فصل في بيان انواع الاطوفة، ج 2، ص 1127)

• فرض کے سوا کوئی اور طواف۔۔۔ (کے) تین پھیرے یا اس سے کم جنابت میں کیے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ پھر اگر مکہ معظمہ میں ہے تو سب صورتوں میں اعادہ کر لے کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

(بہار شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج 1، ص 1176، ملتقطاً)

مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے ایسے طواف کا اعادہ مستحب ہے اگر اعادہ کر لیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔⁽²⁷⁶⁾

عورت نے طہر متخیل میں طواف کیا تو کیا احکام ہوں گے

طہر متخیل کیا ہوتا ہے

خواتین کے ساتھ سفر حرمین میں ایک بہت زیادہ پیش آنے والی صورت یہ ہوتی ہے کہ احرام کی نیت کرنے سے پہلے یا احرام کی نیت کرنے کے بعد مخصوص ایام شروع ہو جاتے ہیں اور بالخصوص عمرے میں خواتین پاک ہونے کا انتظار کرتی ہیں اور اس کے بعد غسل کر کے عمرے کی ادائیگی کرتی ہیں۔ عام طور سے پیش آنے والے دو اسباب کی بنیاد پر خواتین ایک نئی مشکل میں پڑ جاتی ہیں۔ مشکل یہ ہوتی ہے کہ غسل تو وہ عادت کے دن کو سامنے رکھتے ہوئے کر لیتی ہیں اور خون آنا بھی بند ہو جاتا ہے لیکن عمرے سے فارغ ہو کر خون آنے کی ابتداء سے دس دن پورے ہونے سے پہلے دوبارہ انہیں خون آنے یا اسپوٹ

276... ومن طواف طواف الصدر محدثاً فعليه صدقة وهذا هو الأصح وإن طواف أقله محدثاً فعليه صدقة

في الروايات كلها وتسقط بالإعادة بالإجماع

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن، الفصل الخامس، ج 1، ص 246)

• (أو طواف للقدم) كذلك الحكم في كل طواف هو تعلق فيجب الدم لو طافه جنبا والصدقة لو محدثاً لوجوبه بالشروع كما في التبيين ويؤمر بالإعادة في الحدث إستحباباً وفي الجنابة إيجاباً وإن أعاده قبل الذبح سقط الدم أي: والصدقة كما في التبيين

(حاشية الشرنبلالي على الدرر، كتاب الحج، باب الجنائيات، الجزء الاول، ص 242)

• فرض کے سوا کوئی اور طواف کل یا اکثر۔۔۔ بے وضو کیا تو صدقہ۔۔۔ پھر اگر مکہ معظمہ میں ہے تو سب صورتوں میں اعادہ کر لے، کفارہ ساقط ہو جائے گا۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج 1، ص 1176، ملتقطاً)

آنے کی شکایت شروع ہو جاتی ہے لیکن دس دن کے بعد خون جاری نہیں رہتا تو ایسا ہونے پر یعنی دس دن سے قبل خون آنے پر حالتِ حیض دوبارہ لوٹ آئے گی اور اس سے پہلے غسل کر کے نماز پڑھنا روزہ رکھنا معتبر نہیں ہوگا۔ اس حالت میں رمضان کا روزہ رکھا تو اس کی قضا رکھنی ہوگی۔ اگر اسی حالت میں طواف کیا تھا تو یہ طواف حالتِ حیض میں کرنا پایا جائے گا اور طوافِ زیارت ہو تو بد نہ لازم آئے گا جبکہ طوافِ عمرہ و دیگر طواف میں دم لازم آئے گا۔ سوائے یہ کہ اعادہ کرنے پر کفارے ساقط ہو جائیں گے۔ جن کی تفصیل پیچھے گزری۔

خلاصہ کلام یہ کہ پاکی کا وہ عرصہ جس کے دوران عورت نے شرعی احکام کی روشنی میں غسل کر کے نماز شروع کر دی لیکن ناپاکی دوبارہ لوٹ آنے پر وہ پاکی عارضی ثابت ہوئی اسی عارضی پاکی کے ایام کو ”طہر مُتَخَلِّل“ کہتے ہیں۔ جو پہلے سے ایسی کیفیت میں مبتلا نہ ہو اس کو یہاں آکر یہ مشکل کیوں پیدا ہوتی ہے اس کے دو بڑے اسباب میں سے پہلا یہ ہے کہ سفر کی مشقت، موسم کا تبدیل ہونا، غذا کا تبدیل ہونا وہ عوامل ہیں جن سے عورت کی عادت کے دن بگڑ جاتے ہیں۔ دوسرا بڑا سبب حیض روکنے کی گولیاں کھانا ہے۔ خواتین اس معاملے میں اتنی شرمندگی اور پریشانی کا شکار ہوتی ہیں کہ گولیوں ہی کو وہ اپنا واحد حل سمجھ رہی ہوتی ہیں۔ گھر کے مردوں پر ضروری ہے کہ ٹکٹ کرواتے ہوئے وہ ایام منتخب کریں جس میں خواتین پاکی کی حالت میں ہوں یا کم از کم براہِ راست مکہ مکرمہ جانے کے لئے جدہ کی فلائٹ نہ لی جائے اور ہوٹل کی بکنگ وغیرہ تمام تر صورتِ حال کو دیکھ کر، کروائی جائے۔ عمرے کے سفر میں اپنی مرضی سے دن منتخب کرنے کا پورا پورا موقع ہوتا ہے لیکن سفرِ حرمینِ مطہرین کا جدول محتاط طریقے سے بنانے کے بجائے خواتین اپنے طور پر حالات کا سامنا کرنے کے لئے گولیاں کھانا شروع کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے مشکلات پیدا

ہو جاتی ہیں، فطرتی نظام متاثر ہوتا ہے اور عادت کے دن بگڑ جاتے ہیں۔ اس حوالے سے چند مشورے اسی باب کے آخر میں عرض کروں گا۔ پہلے طہر مُتَخِذِل کے فقہی مسائل پر بات کرتے ہیں۔

طہر مُتَخِذِل کے احکام

① ماقبل جو مسئلہ بیان ہوا وہ ایک قید کے ساتھ بیان ہوا ہے اس کا دھیان رکھا جائے۔ مسئلہ یہ بیان ہوا تھا کہ عورت کی عادت کے مثلاً چھ دن تھے اس نے پاک ہو کر نمازیں شروع کر دیں عمرہ بھی ادا کر لیا پھر مثلاً آٹھویں دن خون آگیا اور دس دن سے قبل بند ہو گیا تو درمیان کے جو پاکی کے دن تھے وہ ناپاکی کے ہی کہلائیں گے۔ یہاں قید یہ بیان ہوئی کہ دس دن سے زیادہ خون آنانہ پایا جائے تو درمیان کی پاکی کے دن ناپاکی میں شمار ہوں گے لیکن اگر عادت کے دن کے بعد یہ پاک ہوتی ہے اور عمرہ کرتی ہے پھر خون دوبارہ آجاتا ہے اور وہ دس دن کے بعد بھی جاری رہتا ہے تو اب عادت کے دن سے زائد جو خون آیا اس کی وجہ سے عادت کے دن کے بعد والے ایام ناپاکی کے نہیں کہلائیں گے۔ مثلاً چھ دن کی عادت تھی خون بھی اس پر بند ہوا اس نے نہا کر عمرہ کر لیا پھر آٹھویں دن خون دوبارہ شروع ہوا اور مثلاً بارہویں دن تک جاری رہا تو اس صورت میں عادت سے زائد جو ایام ہیں وہ خون آنے کے باوجود ناپاکی کے نہیں کہلائیں گے۔ یہ ایک اہم پہلو ہے کہ دس دن تک ہی خون آیا یا دس دن کے بعد بھی جاری رہا۔⁽²⁷⁷⁾ طہر مُتَخِذِل کا اطلاق اسی صورت پر

277... إن لم يجاوز العشرة فالطهر والدم كلاهما حيض سواء كانت مبتدأة أو معتادة وإن جاوز العشرة ففي المبتدأة حيضها عشرة أيام وفي المعتادة معروفتها في الحيض حيض والطهر طهر هكذا في السراج الوهاج (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السادس، الفصل الاول، ج 1، ص 37) =

ہو گا جب خون دس دن کے بعد نہ آیا ہو یہ اہم نکتہ یاد رکھا جائے۔

البتہ جسے پہلی بار حیض آیا ہو اور طہر مُتَخَلِّل کی صورت میں حیض دس دن کے بعد بھی جاری رہا چونکہ اس کی عادت ثابت نہیں ہے لہذا پورے کے پورے دس دن ناپاکی کے مانے جائیں گے۔

② عورت نے طہر مُتَخَلِّل میں طوافِ زیارت کیا اور حیض آنے کے دس دن کے اندر اندر دوبارہ خون آگیا تو یہ طوافِ زیارت ناپاکی میں کرنا پایا گیا۔ لہذا اِعادہ نہ کرنے کی صورت میں بد نہ لازم ہو گا۔ اگر بارہویں کے غروب سے پہلے پاکی کی حالت میں اِعادہ کر لیا تو بد نہ ساقط ہو جائے گا اور اگر بارہویں کے غروب کے بعد اِعادہ کیا تو بد نہ ساقط ہو جائے گا لیکن تاخیر کی وجہ سے دم لازم ہو گا۔ حیض کی حالت میں طوافِ زیارت کرنے کے تفصیلی احکام اوپر گزر چکے ہیں مزید تفصیل وہاں سے دیکھی جاسکتی ہے۔

③ عورت نے طہر مُتَخَلِّل میں عمرہ کیا اور تقصیر سے فارغ ہو گئی بعد میں دس دن کے اندر اندر خون دوبارہ آگیا یہ عمرہ حالتِ ناپاکی میں کرنا پایا گیا۔⁽²⁷⁸⁾ لہذا دم لازم ہو اور مکہ مکرمہ

= • دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ سے آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے اُسے حیض آپکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہوا استحاضہ ہے۔ اسے یوں سمجھو کہ اس کو پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تو کل حیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن استحاضہ کے۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، حیض کا بیان، ج 1، ص 372)

• کسی کو ایک دو دن خون آکر بند ہو گیا اور دس دن پورے نہ ہوئے کہ پھر خون آیا دسویں دن بند ہو گیا تو یہ دس دن حیض کے ہیں اور اگر دس دن کے بعد بھی جاری رہا تو اگر عادت پہلے کی معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں حیض ہے باقی استحاضہ ورنہ دس دن حیض کے باقی استحاضہ۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، حیض کا بیان، ج 1، ص 376)

278... إذا عاودها الدم في العشرة بطل الحكم بطهارتها مبتدأة كانت أو معتادة، وكأنها لم تطهر =

میں رہتے ہوئے اس طواف کا اعادہ واجب ہے۔ اگر طواف کا اعادہ کر لے تو ذم ساقط ہو جائے گا۔⁽²⁷⁹⁾ اگر میقات سے گزر گئی ہے تو اب ذم دینا لازم ہو گیا البتہ واپس آکر اعادہ کر لیا تو ذم ساقط ہو جائے گا اور واپس آنے کے لئے حج یا عمرے کا احرام باندھ کر آنا پڑے گا کیونکہ وہ پچھلے احرام سے آزاد ہو چکی ہے اور آفاق سے آنے والے پر مجاوزت میقات کی صورت میں احرام لازم ہوتا ہے۔ لہذا نئے احرام کے ساتھ آئے گی، عمرہ ادا کرنے کے بعد طہر مُتَخَلِّل میں کئے جانے والے عمرے کے طواف کا اعادہ کرے گی۔

④ عمرے کے طواف کا اعادہ کرنے کے لئے احرام شرط نہیں۔ لہذا اگر عورت ابھی مکہ مکرمہ میں ہی ہے تو طوافِ عمرہ کا اعادہ بغیر احرام کے کر سکتی ہے۔⁽²⁸⁰⁾

چونکہ عمرے کے افعال میں پاکی کا لزوم صرف طوافِ عمرہ کے لئے ہے۔ باقی دیگر

=أصلاً عند أبي يوسف وهذا الذي ذكرنا إذا عاودها الدم في العشرة، ولم تزد على العشرة وطهرت بعد ذلك طهراً صحيحاً خمسة عشر يوماً

(فتاویٰ تاتارخانیہ، کتاب الطہارۃ، الفصل التاسع فی الحيض، ج 1، ص 336)

• (وماترأه فی مدته) المعتادة (سوی بیاض خالص ولو) المرئی (طهراً متخلاً) بین الدمین (فیہا حیض) لأن العبرة لأوله وآخره (درمختار، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج 1، ص 529-532، ملقطاً)

• والطره إذا تخلل بين الدمين في مدة الحيض فهو كالدّم الجاری

(فدوری، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ص 28-29)

279... فی اللباب حیث قال: ولو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقله ولو شوطاً جنباً أو حائضاً أو نفساء أو محدثاً فعليه شاة۔ وإن أعاد سقط عنه الدم (ردالمحتار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 663، ملقطاً)

280... إذ سعى الحج بعد الوقوف لا يشترط فيه الإحرام بل ويسنّ عدمه وكذا سعى العمرة لا يشترط وجوده بعد حلقه بل يجب تحقّقه قبل حلقه

(شرح لباب المناسك، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل فی الجنایة فی السعی، ص 504)

افعال یعنی احرام باندھنا، سعی کرنا اور حلق یا تقصیر کرنا ان افعال میں طہارت ضروری نہیں۔ لہذا طہر مُتَخَذِلٌ یا حیض و نفاس کی حالت میں کئے جانے والے عمرے کے طواف کا اعادہ کرنے پر بہتر یہ ہے کہ طواف اور سعی دونوں کا اعادہ کرے۔ اگر سعی کا اعادہ نہ کیا تب بھی کچھ لازم نہیں۔⁽²⁸¹⁾ خاص طور پر کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے اعادہ کرنے کے لئے دوبارہ احرام باندھنا ہو گا یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ نیا احرام باندھ لیا تو اگر عمرے کا باندھا ہے تو ایک عمرہ کرنا ضروری ہو جائے گا اور اعادہ جو باقی ہے وہ بھی کرنا ہو گا۔ یونہی اعادے کی صورت میں اگر طواف و سعی کا اعادہ کیا ہے تو حلق و تقصیر بھی نہیں ہو گا جب کہ حالت احرام میں اعادہ نہ کیا ہو۔

خواتین کے تعلق سے چند مفید مشورے

① عمرے کا ایسا پیکیج منتخب کریں جس میں آپ کو مکہ مکرمہ صرف ایک بار جانا پڑے۔

281... والأصح وجوبها في الجنابة وندبها في الحدث وأن المعتبر الأول والثاني جابر له فلا تجب إعادة السعي، جوہرۃ (درمختار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 662)

• وذکر الإمام المحجوبي أنه لا شيء عليه بعدم إعادة السعي لأن الطهارة ليست بشرط في السعي وإنما الشرط أن يؤتى به على أثر طواف معتد به من وجه ولهذا يتحلل به

(حاشیة الشرنبلالی علی الدرر، کتاب الحج، باب الجنایات، الجزء الاول، ص 242)

• ولا يخفى إعادة السعي فسيأتى ندبيتها في المحدث ففي الجنب أولى والحائض والنفساء في حكم الجنب كما صرحوا به ففتنہ (طوالع الأنوار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 4، ص 196)

• جنابت میں یا بے وضو طواف کر کے سعی کی تو سعی کے اعادہ کی حاجت نہیں۔

(بہار شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج 1، ص 1177)

فی الوقت ایسے پیکیز کی کثرت ہے جس میں پہلے مکہ مکرمہ پھر مدینہ شریف اور پھر دوبارہ مکہ مکرمہ وہاں سے جدہ ایئر پورٹ کاشیڈول ہوتا ہے۔ یہاں خواتین کو دومرتبہ مکہ مکرمہ میقات کے باہر سے جانا پڑے گا تو پاکی ناپاکی کی صورت کا دومرتبہ خیال رکھنا پڑے گا اور دقت و دشواری بڑھے گی۔

2 ٹکٹ بک کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ابتدائے سفر میں ناپاکی کے ایام نہ ہوں۔ اگر دشواری ہو تو براہ راست مکہ مکرمہ جانے کے بجائے مدینہ منورہ کی فلائٹ بک کر دئی جائے اور اس میں بھی اتنا موقع ملنا چاہیے کہ عورت پاک ہو جائے اور مسجد نبوی شریف میں کم از کم ایک بار حاضر ہو کر بارگاہ رسالت میں حاضری کی سعادت پالے۔

3 اگر عمرہ کر کے مدینہ منورہ آگئے تھے اب دوبارہ دو چار دن کے لئے مکہ شریف جانا ہے لیکن گھر میں سے کسی خاتون کی پاکی کا مسئلہ ہے تو تھوڑی سی کوشش کر کے یہ بقایا دن مدینہ منورہ ہی میں گزارے جاسکتے ہیں سستا ہوٹل بہ آسانی مل سکتا ہے یہاں سے اپنے طور پر براہ راست جدہ کی گاڑی کر کے جدہ ایئر پورٹ پر پہنچا جاسکتا ہے۔ چار افراد بمع سامان باسانی سیون سیٹر گاڑی میں جاسکتے ہیں۔ جدہ کے لئے روٹ کی بسیں بھی جاتی ہیں وہ اور زیادہ سستی ہوتی ہیں۔ لیکن معلم کو اعتماد میں لینا ہو گا تا کہ وہ مدینہ منورہ میں پاسپورٹ حوالے کر دے۔

4 اگر پیکج ایسا لیا ہو کہ مدینہ ایئر پورٹ سے ہی واپسی ہونی ہے تو اس میں کئی اعتبار سے آسانی ہوتی ہے اس لئے کہ مکہ مکرمہ میں عوامی ایئر پورٹ نہیں ہے اس کے لئے تقریباً 80 کلومیٹر جدہ شہر تک پھر 20 سے زائد کلومیٹر شہر کے اندر سفر کر کے ایئر پورٹ پہنچنا ہوتا

ہے اور جدہ ایئر پورٹ پر رش بھی زیادہ ہوتا ہے اور گاڑی بھی بسا اوقات بہت دور اُتارتی ہے تو سامان کے ساتھ دشواری بڑھ جاتی ہے۔

5 مجھے کسی سمجھ دار آدمی نے بتایا تھا کہ خواتین کی طرف سے گولیاں اس وقت کھائی جاتی ہیں جب تھیلی بھر چکی ہوتی ہے تو بھری تھیلی کو گولیاں کیسے روکیں گی۔ اس لئے گولیاں کھانے کے مناسب وقت کے لئے ڈاکٹر سے مشورہ کر لیں جس نے مجھے بتایا تھا وہ کوئی ڈاکٹر یا حکیم نہیں تھا لہذا اس کی بات پر اعتماد کرنا درست نہیں۔ ڈاکٹر سے سائڈ ایفیکٹ کے بارے میں بھی پوچھ لیں کیونکہ ہر شخص کی طبیعت الگ ہوتی ہے۔

6 بہت سارے ایسے کیسز سامنے آتے ہیں کہ جناب خواتین کے ساتھ لوگ طائف چلے جاتے ہیں اور طائف میقات سے باہر ہے پھر جب مکہ مکرمہ آتے ہیں تو حالت ناپاکی میں ہونے کی وجہ سے خواتین احرام نہیں باندھتیں یوں بغیر احرام کے آنے پر گناہ گار ہوتی ہیں اور دم بھی لازم ہو جاتا ہے۔ اگر جانا ہی ہے تو اولاً تو ایسی خواتین کو لے جانے کی کیا ضرورت ہے جن کو عذر لاحق ہے دوسری بات یہ کہ طائف کی زیارات کے لئے جانا زیادہ سے زیادہ مستحب کام ہے لیکن مستحب کام کرنے کے لئے گناہ کرنا کونسی دانشمندی ہے؟

7 مکہ مکرمہ سے اگر باہر نکلا جائے لیکن میقات عبور نہ کی جائے بلکہ حل سے دوبارہ واپس آجائیں تو واپسی میں احرام ضروری نہیں۔ درج ذیل مقامات حرم سے باہر لیکن میقات کے اندر ہیں یہاں جانا ہو تو بغیر احرام واپس آسکتے ہیں۔ لہذا ناپاکی کی حالت میں یہاں جا کر واپس آنے میں کوئی حرج نہیں۔





2 جِعرانہ



3 خَدِیجیہ



4 مسجدِ عائشہ



5 عَرَفَات

6 الہدی (مکہ مکرمہ سے جانے والے کے لئے میقات سے پہلے آئے گا۔



سیاحتی مقام ہے۔)



7 مکہ مکرمہ سے متصل آبادی ”نوار یہ“

یہ سب جگہیں میقات کے اندر اور حرم سے باہر ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے راوی رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو میری زیارت کو آئے، میری زیارت کے علاوہ اور کسی حاجت کے لیے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اُس کا شفیع بنوں۔ (معجم کبیر، باب العین، ج 12، ص 225، حدیث: 13149)

طواف کرتے وقت ستر بقدر مانع نماز کھلانا رہنا

مختصر تشریح

یسی تو عام حالات میں ستر عورت لازمی ہے اور نماز میں بھی مرد و عورت کے لئے اپنی اپنی تفصیل کے مطابق ستر عورت فرض ہے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوگی۔ البتہ طواف کے دوران ستر عورت صرف واجب ہے⁽²⁸²⁾ یعنی ستر عورت کی کوتاہی پر طواف ہو تو جائے گا مگر بعض صورتوں میں صدقہ اور بعض صورتوں میں دم دینا لازم ہوگا۔ اگر جان بوجھ کر ہو تو توبہ بھی کرنی ہوگی۔ مرد اور عورت سے متعلق ستر عورت کی تفصیل وہی ہے جو نماز کی شرائط میں ذکر کی جاتی ہے۔ یعنی اگر ایک عضو کا چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ کھلا رہا تو کفارہ لازم ہوگا۔ اگر چند اعضاء کا تھوڑا تھوڑا حصہ کھلا رہا کہ ہر کھلا حصہ اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے، مگر ان کا مجموعہ اُن کھلے ہوئے اعضاء میں جو سب سے چھوٹا ہے، اس کی چوتھائی کے برابر ہے تب بھی کفارہ لازم ہوگا۔⁽²⁸³⁾

طواف میں ستر کھلا رہ گیا تو کیا احکام ہوں گے

① اگر دوران طواف اوپر بتائی گئی تفصیل کے مطابق بقدر مانع نماز ستر کھلا رہا تو طواف

282... (وواجبه نيف وعشرون--- وستر العورة فيه) أى: فى الطواف وفائدة عدة واجبا هنا مع أنه فرض مطلقاً لزوم الدم به (درمختار مع ردالمحتار، كتاب الحج، ج 3، ص 538-540، ملتقطاً)

283... الثالث ستر العورة فلو طاف مكشوفاً واجب الدم والمانع كشف ربيع العضو كما فى الصلاة إن انكشف أقل من ربيع لا يمنع ويجمع المتفرق

(نباہ المناسک، باب انواع الاطوفه واحكامها، فصل فى واجبات الطواف، ص 214)

• بہار شریعت، حصہ ششم، حج کا بیان، ج 1، ص 1049، ملخصاً۔

اگرچہ ہو گیا مگر ترک واجب ہوا۔ لہذا ایسا شخص جب تک مکہ مکرمہ میں ہو اس طواف کا اعادہ کرے۔⁽²⁸⁴⁾ اگر طواف کا درست طریقے پر اعادہ کر لیا تو لازم آنے والا کفارہ ساقط ہو جائے گا۔⁽²⁸⁵⁾

② اگر بغیر اعادہ کئے مکہ مکرمہ سے چلا گیا تو بعض صورتوں میں دم اور بعض صورتوں میں صدقہ لازم ہوگا۔ جن صورتوں میں دم لازم ہوگا، ان میں گھر چلے جانے کی صورت میں واپس آنے کے بجائے دم دینا ہی کافی ہے واپس آنے کی حاجت نہیں۔⁽²⁸⁶⁾ یہی حکم صدقہ والی صورتوں کا ہے۔ البتہ یہ بات طے ہے کہ دم کا جانور حرم مکہ میں ہی ذبح کرانا ہوگا۔

284... لو طواف عرباناً أو مكشوف العورة قدر ما لا تجوز به الصلاة فعليه الإعادة مادام بمكة

(البحر العميق، الباب العاشر، فصل في بيان أنواع الاطوفة، ج 2، ص 1139)

• اگر طواف کرد و حال آنکہ رجب عضواز عورات او مکشوف بود واجب باشد اعادہ آن طواف مع السترو اگر اعادہ نہ کرد دم لازم گردد (حياة القلوب في زيارة المحبوب، باب سوم، واما واجبات طواف، ص 32)

285... (وان أعاده سقط) أي الدم عنه

(شرح لباب المناسك، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل في حكم الجنایات في طواف الزيارة، ص 492)

• طواف فرض کل یا اکثر --- بے ستر کیا مثلاً عورت کی چہارم کلائی یا چہارم سر کے بال کھلے تھے --- تو ان سب صورتوں میں دم دے اور صحیح طور پر اعادہ کر لیا تو دم ساقط۔

(بہار شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج 1، ص 1176، مستقلاً)

286... (ولو عاد إلى أهله بعث شاة) أي: أجزأه أن لا يعود ولا يلزم العود بل يبعث شاة أو قيمتها لتذبح عنه في الحرم ويتصدق بها

(شرح لباب المناسك، باب الجنایات وانواعها، النوع الخامس، فصل في حكم الجنایات في طواف الزيارة، ص 492)

• بغیر اعادہ کیے چلا آیا تو بکری یا اس کی قیمت بھیج دے کہ حرم میں ذبح کر دی جائے، واپس آنے کی ضرورت نہیں۔

(بہار شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج 1، ص 1176)

3 اگر تنہا کوئی ایک عضو چوتھائی سے کم کھلا رہا یا ایک سے زائد اعضاء کھلے رہے لیکن ان کا مجموعہ اُن کھلے ہوئے اعضاء میں جو سب سے چھوٹا ہے اس کی چوتھائی سے کم تھا تو کسی قسم کا کفارہ لازم نہیں۔⁽²⁸⁷⁾

بقدر مانع نمازِ ستر ظاہر ہونے پر لازم آنے والے کفارے کی صورتیں

1 طوافِ فرض یا طوافِ واجب مثلاً طوافِ زیارت، طوافِ عمرہ اور طوافِ وداع میں سے کوئی طواف اس حالت میں کیا کہ سترِ عورت بقدر مانع نماز کھلا رہا تو اعادہ نہ کرنے کی صورت میں دم لازم آئے گا۔⁽²⁸⁸⁾

2 طوافِ نفل یا طوافِ سنت میں سے کسی طواف میں سترِ عورت بقدر مانع نماز کھلا رہا تو اعادہ نہ کرنے کی صورت میں صدقہ لازم ہے۔⁽²⁸⁹⁾

287... وإن انكشف أقل من الربع لا يمنع (طوالع الانوار، کتاب الحج، ج 4، ص 36)

• فلو أقل لا يمنع ويجمع المتفرق (رد المحتار، کتاب الحج، ج 3، ص 540)

288... (وستر العورة "فيه وبكشف ربع العضو فأكثر كفا في الصلاة يجب الدم) أي: إن لم يعده، وإلا سقط وهذا في الطواف الواجب وإلا تجب الصدقة

(در مختار مع رد المحتار، کتاب الحج، ج 3، ص 540-541، ملقطاً)

• (وستر العورة فيه) أي: في طواف الزيارة واجب يجب بتركه الدم

(طوالع الانوار، کتاب الحج، ج 4، ص 36)

289... قال محمد: ومن طاف تطوعاً على شيء من هذه الوجوه فأحبت إينان كان بمكة أن يعيد الطواف، وإن كان قد رجع إلى أهله فعليه صدقة

(بدائع الصنائع، کتاب الحج، فصل وابتاشروطه وواجباته، ج 2، ص 310)

• وفي التطوع يجب بتركه الصدقة (طوالع الانوار، کتاب الحج، ج 4، ص 36)

طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا

مختصر تشریح

نیتِ عبادت کے ساتھ خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں جس کی ابتداء اور انتہاء حجرِ اسود پر ہوتی ہے۔ ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔ البتہ یہ واجب نہیں کہ فوراً نماز پڑھی جائے لیکن مکروہ وقت نہ ہو تو طواف کے فوراً بعد نماز پڑھنا سنت ہے۔⁽²⁹⁰⁾ یاد رہے کہ طواف کی نماز صرف فرض و واجب طواف کے ساتھ خاص نہیں بلکہ سنت و نفل طواف کے بعد بھی دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے۔⁽²⁹¹⁾

نمازِ طواف کے مختلف احکام

1 اگر کسی نے نماز ادا ہی نہیں کی تو مرتے دم تک وہ نماز بدستور اس کے ذمہ لازم رہے گی۔

290... (والسنة المواتية بينها وبين الطواف) أي: فراغه إن لم يكن وقت الكراهة

(شرح لباب المناسك، باب انواع الاطوفة واحكامها، فصل في ركعتي الطواف واحكامهما، ص 219)

- سنت است مواتية بين فراغ از طواف وبين الركعتين پس تاخیر کردن آنها از طواف مکروہ باشد مگر آنکہ وقت کراہت نماز باشد انکاء باید کہ تاخیر کند
- (حياة القلوب في زيارة المحبوب، باب سوم، فصل سوم، ص 37)
- سنت یہ ہے کہ وقت کراہت نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً نماز پڑھے، بیچ میں فاصلہ نہ ہو۔




(بہار شریعت، حصہ ششم، طواف وسیع صفاد مرودہ و عمرہ کا بیان، ج 1، ص 1103)

291... فصل في ركعتي الطواف، وهي واجبة بعد كل طواف فرضاً كان أو واجباً أو سنة أو نفلاً

(لباب المناسك، باب انواع الاطوفة واحكامها، فصل في ركعتي الطواف واحكامها، ص 218)

- از واجبات آنست کہ بعد از فراغ طواف دو رکعت طواف بکنزارد اگرچہ طواف فرض باشد یا واجب یا سنت یا نفل
- (حياة القلوب في زيارة المحبوب، باب سوم، واما واجبات طواف، ص 33)

دم وغیرہ کے ذریعے اس سے براءت نہیں ہو سکتی۔ اس کے چھوڑنے پر رائج قول کے مطابق دم لازم نہیں۔ (292)

2 طواف کی نماز پڑھنے کے لئے کوئی خاص جگہ یا مکان کا اہتمام واجب نہیں (293) البتہ افضلیت اور تاکید کے اعتبار سے مختلف جگہوں کی درجہ بندی ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے: اس نماز کے لئے سب سے افضل جگہ مقام ابراہیم ہے ، اس کے بعد سب سے افضل جگہ خاص کعبہ معظمہ کے اندر،  پھر حطیم میں میزاب رحمت کے نیچے،  پھر حطیم میں کعبہ سے قریب ترین جگہ پھر حطیم میں کسی اور جگہ، پھر حطیم سے باہر کعبہ معظمہ سے قریب تر جگہ، پھر مسجد الحرام (294) میں کسی بھی جگہ، پھر حرم مکہ کے اندر جہاں بھی ہو، اس کے بعد کسی جگہ کو افضلیت نہیں۔ (295) البتہ اگر بیرون حرم پڑھ لی

292... (ولا تقوت) أي: إلا بان يموت (فلوتر كها لم تجبر بدم)

(شرح لباب المناسك، باب انواع الاطوفة واحكامها، فصل في ركعتي الطواف واحكامهما، ص 219)
● ولا تقوت أي: إلا بالموت، ولو تركها لم تجبر بدم أي أنه لا يجب عليه الإيصال بالكفارة وذكر شارحه أن المسألة خلافية ففي البحر العميق: لا يجب الدم وفي الجوهر والبحر الزاخر يجب وفي بعض المناسك: الأكثر على أنه لا يجب وبه قال الشافعية وقيل يلزم

(رد المحتار كتاب الحج، ج 3، ص 541)


293... (ولا تختص) أي: هذه الصلاة (بزمان ولا مكان) أي: باعتبار الجواز والصحة

(شرح لباب المناسك، باب انواع الاطوفة واحكامها، فصل في ركعتي الطواف واحكامهما، ص 218)
294... مسجد الحرام میں بھی چند جگہوں کا فضیلت کے اعتبار سے تعین کتب میں بیان ہوا ہے اختصار کے پیش نظر بیان نہیں کیا گیا۔ علی اصغر

295... (وأفضل الأماكن لأدائها خلف المقام) وفي معناه ما حوله من قرب المقام (ثم في الكعبة) أي: داخلها (ثم في الحجر تحت الميزاب) أي: خصوصاً (ثم كل ما قرب من الحجر إلى البيت) =

تب بھی ادا ہو جائے گی لیکن ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔⁽²⁹⁶⁾

3 سنت یہ ہے کہ وقتِ کراہت نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً نماز پڑھے، بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر نہ پڑھی تو عمر بھر میں جب پڑھے گا، ادا ہی ہے قضا نہیں۔ مگر سنت چھوٹ جانے کی وجہ سے ایسا کرنا برا ہے۔⁽²⁹⁷⁾

4 تین اوقاتِ مکروہہ  یعنی طلوعِ آفتاب سے تقریباً 20 منٹ⁽²⁹⁸⁾ بعد تک، استواءِ شمس سے سورج ڈھلنے تک جسے عرفِ عام میں زوال کا وقت کہتے ہیں اور غروبِ آفتاب سے پہلے کے تقریباً 20 منٹ میں یہ نماز پڑھنے سے ادا ہی نہیں ہوتی⁽²⁹⁹⁾ یعنی یہ

=أى: من قدر سبعة أذرع ومادونها (ثم باقى الحجر، ثم ما قرب من البيت) أى: فى حوالیه وجوانبه خصوصاً محاذاة الأركان ومقابلة الملتزم والباب ومقام جبريل عليه الصلاة والسلام (ثم المسجد) أى: جميعه (ثم الحرم) أى: مكة وما حولها من أعلام الحرم المحترم (ثم لافضيلة بعد الحرم)

(شرح لباب المناسك، باب انواع الاطوفة واحكامها، فصل فى ركعتي الطواف واحكامهما، ص 220) 296... (لو صلاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلى وطنه جاز ويكره) أى: كراهة تنزيه لتركه الإستحباب (شرح لباب المناسك، باب انواع الاطوفة واحكامها، فصل فى ركعتي الطواف، ص 219)

297... تختص بوقوعها عقيب الطواف إن لم يكن وقت كراهة... (والسنة الموالاة بينها وبين الطواف) أى: فراغه إن لم يكن وقت الكراهة

(شرح لباب المناسك، باب انواع الاطوفة واحكامها، فصل فى ركعتي الطواف واحكامهما، ص 219، ملتقطاً) • بہار شریعت، حصہ ششم، طواف و سعی صفا و مردہ و عمرہ کا بیان، ج 1، ص 1103۔

298... میں منٹ بطور احتیاط ہیں ورنہ اصل ممنوع وقت میں منٹ سے کچھ کم ہے۔ علیٰ الصغر

299... أن الواجب ولولغيره كركعتي الطواف والنذر لا تنعقد في ثلاثة من الأوقات المنهية أعني: الطلوع والإستواء والغروب بخلاف ما بعد الفجر وصلاة العصر فإنها تنعقد مع الكراهة فيهما (رد المحتار، كتاب الحج، ج 3، ص 585) =

نماز مکروہ وقت میں پڑھنے کے سبب ذمے سے ساقط نہیں ہوگی بلکہ اسے مباح وقت میں پڑھنا بدستور واجب رہتا ہے۔

5 اوپر ان اوقات کا بیان ہوا جس میں کوئی نماز نہیں ہو سکتی ماسوائے عصر یومی کے۔ طواف کی نماز چونکہ واجب بغیرہ ہے اس لئے چند امور میں یہ نفل جیسے احکام رکھتی ہے لہذا وقت فجر سے طلوع آفتاب تک اور نماز عصر کے بعد سے لے کر غروب آفتاب سے تقریباً 20 منٹ پہلے تک ان دور کعتوں کا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے⁽³⁰⁰⁾ یعنی اگر پڑھنا شروع کر دی تو یہ نماز توڑ کر کسی مباح وقت میں پڑھنا واجب ہے۔⁽³⁰¹⁾

6 اگر کسی نے عصر کی نماز کے بعد طواف کیا تو اس کی دور کعت نماز، غروب آفتاب تک نہیں پڑھ سکتا اب بہتر یہ ہے کہ طواف کی نماز مغرب کے فرض پڑھنے کے بعد

• لكن يجب الإحتراز عن أدائهما في أوقات الكراهة عند الحنفية فلا تعتقد فيها عندهم وهي عند شروق الشمس حتى ترتفع وعند استوائها حتى تزول والزال هو وقت الظهر وعند إصفرارها حتى تغرب (الحج والعمرة في الفقه الاسلامي، الباب الثاني، واجبات الحج، ص 83)

300... (وكره نفل... الخ) شروع في النوع الثاني من نوعي الأوقات المكروهة وفيما يكره فيها والكراهة هنا تحريمية أيضاً... والمراد عدم الحل لعدم الصحة كما لا يخفى (رد المحتار، كتاب الصلاة، ج 2، ص 44، ملقطاً)

• لكن يجب الإحتراز عن أدائهما في أوقات الكراهة عند الحنفية... وتعتقد مع الكراهة بعد صلاة الفجر حتى تطلع الشمس وبعد صلاة العصر حتى تصفر (الحج والعمرة في الفقه الاسلامي، الباب الثاني، واجبات الحج، ص 83، ملقطاً)

301... والنوع الثاني ينعقد فيه جميع الصلوات التي ذكرناها من غير كراهة إلا النفل والواجب لغيره فإنه ينعقد مع الكراهة فيجب القطع والقضاء في وقت غير مكروه (رد المحتار، كتاب الصلاة، ج 2، ص 42)

پڑھے اور مغرب کی سنتیں طواف کی نماز کے بعد پڑھے۔⁽³⁰²⁾

7 اگر مکروہ وقت نہیں اور کئی طواف ایک ساتھ کرنا ہوں تو سنت یہ ہے کہ ایک طواف کر کے اس کی نماز ادا کرے پھر دوسرا طواف کرے اور اس کی نماز پڑھے جتنے طواف کرنا ہوں یونہی کرے۔ اگر چند طواف ایک ساتھ کر لئے اور درمیان میں ہر ایک کی نماز نہ پڑھی تو ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ البتہ طواف ہو گئے اور جتنے طواف کئے سب کی الگ الگ دور کعت نماز کی ادائیگی واجب ہے۔ اگر ایسے وقت میں طواف ختم کیا کہ نماز کے لئے وہ وقت مکروہ تھا تو اب دوسرا طواف کرنا بالکل جائز ہے نماز پڑھنے کا انتظار نہیں کیا جائے گا۔ جتنے طواف اس وقت میں کیے اب غیر مکروہ وقت میں سب کی نماز الگ الگ پڑھے۔⁽³⁰³⁾

302... ولو طاف بعد العصر يصلي المغرب ثم ركعتي الطواف ثم سنة المغرب

(رد المحتار، کتاب الحج، ج 3، ص 585)

303... (فصل في مكروهاته—والجمع بين أسبوعين أو أكثر من غير صلاة بينهما إلا في وقت كراهة الصلاة) لأنه لا كراهة حينئذ بالجمع شفعاً ورتراً اتفاقاً لكن يؤخر ركعتي الطواف إلى وقت

سباح

(شرح لباب المناسك، باب انواع الاطوفة واحكامها، فصل في مكروهات الطواف، ص 233-234، ملقطاً)

● سنت است موالات بين فراغ از طواف وبين الركعتين پس تاخير كردن آن ها از طواف مكروه باشد مگر آنكه وقت كراهت نماز باشد (حياة القلوب في زيارة المحبوب، باب سوم، فصل سوم، ص 37)

طوافِ رخصت کی ادائیگی

مختصر تشریح

حاجی حج وغیرہ سے فارغ ہو کر جب وطن واپس ہونے لگے تو آخر میں بیٹ اللہ کا طواف کرے اس طواف کے کئی نام ہیں: طوافِ رُخصت، طوافِ وِداع اور طوافِ صَدْر۔ اس طواف میں نہ تو احرامِ ضروری ہے نہ ہی اس طواف میں رَمَل ہوتا ہے اور نہ ہی اس طواف کے بعد سعی کرنا ہے۔

طوافِ رخصت کس پر واجب ہے؟

طوافِ رخصت ان حاجیوں پر واجب ہے جو میقات کے باہر سے حج کے لئے آئے ہوں۔⁽³⁰⁴⁾ ہاں وقتِ رخصت اگر عورت حیض یا نفاس سے ہو تو اس پر یہ طواف واجب نہیں۔⁽³⁰⁵⁾ جس نے صرف عمرہ کیا ہے یا حاجی مکہ مکرمہ یا اندرونِ میقات کا رہائشی ہے تو اس پر یہ طواف واجب نہیں۔⁽³⁰⁶⁾

میقات کے باہر سے آنے والے نے اگر مکہ مکرمہ میں یا مکہ مکرمہ کے آس پاس میقات کے اندر کسی جگہ رہنے کا ارادہ کر لیا کہ اب یہیں رہے گا تو اگر بارہویں تاریخ تک

304... (وہو) آی: طواف الصدر (واجب) آی: علی الآفاقی

(شرح لباب المناسک، باب أنواع الأطفوة وأحكامها، ص 202)

305... طواف الصدر واجب علی الحاج إذا أراد الخروج من مكة۔۔۔ ولا یجب علی الحائض والنفساء (فتاویٰ ہندیہ، کتاب المناسک، الباب الخامس، ج 1، ص 234، ملتقطاً)

306... (ولا یجب علی المعتمر) آی: ولو كان آفاقياً (ولا علی أهل مكة والحرم والحل والمواقیت) (شرح لباب المناسک، باب طواف الصدر، ص 355، ملتقطاً)

یہ نیت کر لی تو اس پر یہ طواف واجب نہیں اور اگر بارہویں کے بعد نیت کی تو واجب ہے اور پہلی صورت میں اگر اپنے ارادے کو توڑ دیا اور وہاں سے رخصت ہو تو اس وقت بھی واجب نہ ہوگا۔⁽³⁰⁷⁾

طوافِ رخصت کا وقت

طوافِ رخصت کا اصل وقت طوافِ زیارت کے بعد ہے یعنی طوافِ زیارت کے بعد جو طواف کیا جائے خواہ کسی بھی نیت سے کیا ہو وہ طوافِ رخصت ہی شمار ہوگا۔⁽³⁰⁸⁾

307... ولو نوى الإقامة بمكة أبدأ بان توطن بيها واتخذها دارا فهذا لا يخلو من أحد وجهين: إبتنا إن نوى الإقامة بها قبل أن يحل النفر الأول وإما إن نوى بعد ما حل النفر الأول فإن نوى الإقامة قبل أن يحل النفر الأول سقط عنه طواف الصدر أي: لا يجب عليه بالاجماع وإن نوى بعد ما حل النفر الأول لا يسقط وعليه طواف الصدر في قول أبي حنيفة وسوجه قول أبي حنيفة أنه إذا حل له النفر فقد وجب عليه الطواف لدخول وقته إلا أنه مرتب على طواف الزيارة كالوتر مع العشاء فنية الإقامة بعد ذلك لا تعمل كما إذا نوى الإقامة بعد خروج وقت الصلاة (بدائع الصنائع، كتاب الحج، فصل واثنا عشر، ج 2، ص 333)

• (لا يسقط) هذا الطواف (عنه) أي: عن الحاج الآفاقي (هذا الطواف بنية الإقامة) سواء بعد النفر الأول أو قبله (ولو سنين) أي: ولو كانت مدة الإقامة سنين كثيرة (ويسقط بنية الاستيطان) وهو جعل المكان وطناً واتخاذها دأزا لا يريد الخروج عنه بلا عود (بمكة أو بما حولها) أي: من أماكن الحرم أو الحل فيما دون الميقات (إن نواه) أي: الاستيطان (قبل حل النفر الأول) أي: قبل أن يحل الخروج من منى وهو اليوم الثاني من أيام التشريق بعد الزوال، وهذا بالاتفاق (ولو نواه بعده لا يسقط) أي: عنه في قول أبي حنيفة ومحمد، وقال أبو يوسف: يسقط عنه في الحالين، إلا إذا شرع فيه (وإن نوى) أي: الاستيطان (قبل النفر، ثم بداله الخروج) أي: ظهر له في رأيه الخروج للسفر أو عدم الاستيطان (لم يجب) أي: طواف الصدر حيثئذ (كالمكى إذا خرج) أي: أراد الخروج (لا يجب عليه) أي: طواف الصدر (شرح لباب المناسك، باب طواف الصدر، ص 356)

308... (وأما وقته فأوله بعد طواف الزيارة فلو طواف بعد الزيارة طوافاً) أي: أي طواف كان (يكون =

البتة اس کا مستحب وقت تب ہے جب حاجی مکہ مکرمہ سے روانہ ہو رہا ہو۔⁽³⁰⁹⁾

طوافِ رخصت ترک کر دیا تو کیا احکام ہوں گے؟

① جب تک مکہ مکرمہ میں ہے اس وقت تک طوافِ رخصت چھوڑنا نہیں کہلائے گا لہذا طوافِ رخصت ادا کرنا ہی لازم ہوگا اس کے بجائے دم دینا کافی نہیں ہوگا۔ اگر مکہ مکرمہ سے باہر نکل گیا تو طوافِ رخصت چھوڑنا کہلائے گا⁽³¹⁰⁾ اس صورت میں جب تک میقات سے تجاوز نہ کیا ہو واپس آکر طوافِ رخصت ادا کرنا واجب ہے احرام باندھنے کی حاجت نہیں۔ البتہ اگر واپس نہ لوٹا بلکہ دم دے دیا تب بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔

= عن الصدر) أي: يقع عنه سواء نواه أم لا (ولو في يوم النحر)

(شرح لباب المناسك، باب طواف الصدر، ص 355)

• طوافِ رخصت میں نفس طواف کی نیت ضرور ہے، واجب و رخصت نیت میں ہونے کی حاجت نہیں، یہاں تک کہ اگر بہ نیت نفل کیا واجب ادا ہو گیا۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، مٹی کے اعمال اور حج کے بقیہ افعال، ج 1، ص 1152)

309... (ويستحب أن يجعله) أي: طواف الصدر (آخر طوافه عند السفر) أي: واقعاً عند العزم على خروجه وإرادة مباشرة سفره—ففي البدائع عن أبي حنيفة أنه قال: ينبغي للإنسان إذا أراد السفر أن يطوف طواف الصدر حين يريد أن يشرأب: من مكّة وهذا بيان وقت المستحب لا بيان أصل الوقت (شرح لباب المناسك، باب طواف الصدر، ص 356، ملتقطاً)

310... (مادام في مكة يؤمر بأن يطوفه) وفيه أنه مادام بمكة لا يصدق عليه أنه تركه ولعله أراد أنه ما لم يفارق جدران مكة

(شرح لباب المناسك، باب الجنائيات وأنواعها، النوع الخامس، فصل في الجنابة في طواف الصدر، ص 496-497)

• (ولا يتحقق الترتك إلا بالخروج من مكة) يعني: فلو أراق دمًا لتركه قبل خروجه من مكة فإنه لا يجزيه (طوالع الأنوار، كتاب الحج، باب الجنائيات، ج 4، ص 203)

② اگر میقات سے باہر نکل گیا تو بھی طوافِ رخصت ادا کرنے کے لئے واپس آنے کا اختیار ہے مگر بہتر یہ ہے کہ دم دے دے کہ اس میں فقراء کا فائدہ بھی ہے اور حاجی کو مشقت سے بچانا بھی اور اگر واپس آنا چاہے اور فوری واپس آنا ہے تو عمرے کا احرام باندھ کر واپس آئے اور مناسکِ عمرہ سے فارغ ہو کر طوافِ رخصت بجالائے۔ اس صورت میں دم ساقط ہو جائے گا۔ (311)

③ اگر کسی نے مکمل طوافِ رخصت یا اس کے اکثر پھیرے چھوڑ دیئے تو اس پر ایک دم واجب ہو گا اور اگر تین یا اس سے کم پھیرے چھوڑے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ فطر دینا لازم ہو گا۔ (312)

311... (ومن خرج ولم يطفئه) أي: طواف الصدر (يجب عليه العود بلا إحرام) أي: لأنه لا يشترط وقوعه حال الإحرام من أصله فيطوفه (مالم يجاوز الميقات) قيد لقوله: يجب لا لقوله: بلا إحرام ولذا قال (فإن جاوزه لم يجب الرجوع ويجب الدم) أي: دفعا للخرج عنه مع النفع للمساكين به لما سيأتي (وإن عاد) أي: ولو بقصد طواف الصدر وإسقاط الدم عنه (فعليه الإحرام بعمرة أو حج) أي: لا لكون طواف الصدر حينئذ لا يصح بلا إحرام لما سبق بل لأجل أن كل من أراد دخول الحرم يجب عليه الإحرام بأحد النسكين (فإن رجع) أي: بالإحرام (بدأ بطواف العمرة) لكونه الأقوى (ثم بالصدر) كما في البدائع وغيره (ولا شيء عليه) أي: من الدم والصدقة لسقوط ما وجب عليه بالعود (بالتأخير) أي: عن زمانه

(شرح لباب المناسك، باب طواف الصدر، فصل في احكام الخروج من مكة قبل طواف الوداع، ص 356-357)

● فلونشرو لم يطف وحب عليه الرجوع ليطوف مالم يجاوز الميقات فيختر بين إراقة الدم والرجوع بإحرام جديد بعمرة مبتدئاً بطوافها ثم بالصدر ولا شيء عليه لتأخيرها والأول أولى تيسيراً عليه ونفعاً للفقراء (رد المحتار، كتاب الحج، مطلب في طواف الصدر، ج 3، ص 622)

312... (من ترك طواف الصدر كله أو أكثره فعليه شاة) أي: لترك الواجب — (وإن ترك =

4 طواف زیارت سے فارغ ہو کر طوافِ رخصت بھی کر لیا لیکن قافلے نے مزید کئی دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا ہے اس کے بعد روانہ ہونا ہے۔ ایسی صورت میں مستحب یہ ہے کہ قافلے کی روانگی سے پہلے بھی طواف کر لے تاکہ آخری کام طواف کرنا ہی ہو۔⁽³¹³⁾

حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ مدینہ کی تکلیف و شدت پر میری اُمت میں سے جو کوئی صبر کرے، قیامت کے دن میں اس کا شفیق ہوں گا۔ (مسلم، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینة... الخ، ص 549، حدیث: 3347)

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے راوی کہ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو مدینہ ہی میں مرے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا، میں اُس کی شفاعت فرماؤں گا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب ما جاء فی فضل المدینة، ج 5، ص 483، حدیث: 3943)

=ثلاثة أشواط منه فعليه لكل شوط صدقة)

(شرح لباب المناسك، باب الجنایات وأنواعها، فصل فی الجنایة فی طواف الصدر، ص 496-497، ملقطاً) 313... عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى أنه لو طاف ثم أقام إلى العشاء فأحب إلى أن يطوف طوافاً آخر لكون توديع البيت آخر عهده عن مورده (فتاویٰ ہندیہ، کتاب المناسک، الباب الخامس، ج 1، ص 234)

واجب نمبر: 26

وقوفِ عرفہ کے بعد سے طوافِ زیارت تک بیوی سے مباشرت نہ کرنا

مختصر تشریح

حج اور عمرہ کے احرام کی نیت کے بعد بیوی سے بوس و کنار اور صحبت کرنا حرام ہو جاتا ہے۔ بوس و کنار اور شہوت کے تعلق سے ممنوعات کے ارتکاب پر دم لازم آتا ہے⁽³¹⁴⁾ عمرے کے احرام کا بھی یہی حکم ہے۔ البتہ حج کے احرام میں خاص صحبت کرنا چار مختلف مراحل پر الگ الگ خرابیاں پیدا کرتا ہے۔

پہلی خرابی

اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد وقوفِ عرفہ سے پہلے مثلاً بیوی سے ملاپ کیا تو حج ہی فاسد ہو جائے گا۔⁽³¹⁵⁾ حج فاسد ہونے پر جو مزید احکام پیدا ہوں گے وہ آگے آرہے ہیں۔

314... أن دواعي الجماع كالمعاينة والمباشرة الفاحشة والجماع فيما دون الفرج والتقبيل واللمس بشهوة موجبة للدم... ورجحه في البحر بأن الدواعي محرمة لأجل الإحرام مطلقاً فيجب الدم مطلقاً (رد المحتار، كتاب الحج، باب الجنائيات، ج 3، ص 667، ملقطاً)

• شہوت کے ساتھ بوس و کنار و مساس میں دم ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور بلا شہوت میں کچھ نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، رسالہ: انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ، ج 10، ص 760)

• مباشرتِ فاحشہ اور شہوت کے ساتھ بوس و کنار اور بدنِ مس کرنے میں دم ہے، اگرچہ انزال نہ ہو اور بلا شہوت میں کچھ نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج 1، ص 1172-1173)

315... (ومفسدہ) وهو الجماع قبل الوقوف

(شرح لباب المناسک، باب فرائض الحج وواجباتہ وسننہ... إلخ، فصل فی مکروہات الحج، ص 108)

دوسری خرابی

اگر وقوفِ عرفہ کے بعد لیکن حلق و تقصیر سے پہلے جماع پایا گیا تو چونکہ حالتِ احرام باقی ہے اور طوافِ زیارت بھی نہیں کیا لہذا اس بنا پر جماع کرنے کی وجہ سے بدنہ یعنی بڑے جانور اونٹ یا گائے وغیرہ کی قربانی بطور جنایت لازمی ہوگی۔

تیسری خرابی

اگر کسی نے احرام کھول دیا یعنی حج کے بعد حلق و تقصیر سے فارغ ہو گیا تو احرام کی تمام پابندیاں تو اس پر ختم ہو گئیں لیکن احرام کی ایک پابندی اس پر باقی ہے۔ وہ یہ ہے کہ شوہر پر بیوی اور بیوی پر شوہر حلال نہیں ہو ایہ اسی وقت حلال ہو گا جب طوافِ زیارت کرنا پایا جائے۔ طوافِ زیارت ساری عمر نہ کیا تو ساری عمر یہ حرمت باقی رہے گی اور کوئی بھی ایسا عمل یا کفارہ نہیں جو اس حرمت کو ختم کر دے۔ لہذا حلق و تقصیر ہونے یعنی احرام کھولنے کے بعد لیکن طوافِ زیارت سے قبل بیوی سے صحبت حلال نہیں۔ یونہی عورت حج پر تھی اور طوافِ زیارت نہیں کیا تو شوہر اس پر حلال نہیں۔

طوافِ زیارت نہ کرنے پر جزوی طور پر احرام باقی رہنے کا حکم اس بات سے سمجھئے کہ میقات کے باہر سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے احرام کی حالت میں آنا لازم ہے لیکن جس نے طوافِ زیارت نہ کیا ہو وہ چونکہ حالتِ احرام سے باہر ہی نہیں ہوا لہذا وہ طوافِ زیارت کرنے کے لئے جب آئے گا تو دوبارہ احرام کی حالت اختیار نہیں کرے گا کہ وہ تو پہلے ہی جزوی طور پر حالتِ احرام میں ہے۔⁽³¹⁶⁾

316... وأما حكمه إذا فات عن أيام النحر فهو أنه لا يسقط بل يجب أن يأتي به لأن سائر الأوقات =

چوتھی خرابی

اگر طواف زیارت کر لیا تھا لیکن حالت احرام باقی تھی یعنی حلق و تقصیر نہیں کیا تھا تب بھی بیوی سے صحبت حلال نہیں لہذا خلاف ورزی پر دم لازم ہوگا۔
واضح رہے کہ چاروں ہی صورتوں میں کفاروں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ توبہ کرنا بھی ضروری ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ زیر بحث مسئلے میں چار طرح کے مسائل ہیں:

- ① وقوف عرفہ سے پہلے صحبت کرنا
 - ② وقوف عرفہ کے بعد لیکن حلق یا تقصیر اور طواف زیارت سے پہلے صحبت کرنا
 - ③ وقوف عرفہ اور احرام کھول دینے یعنی حلق و تقصیر کے بعد لیکن طواف زیارت سے پہلے صحبت کرنا
 - ④ وقوف عرفہ اور طواف زیارت کے بعد لیکن حلق یا تقصیر سے پہلے صحبت کرنا
- ان چاروں صورتوں کے فقہی احکام ملاحظہ ہوں:

وقوف عرفہ سے پہلے جماع سے حج فاسد ہونے کی صورتیں

- ① حج افراد یا تمتع والے نے حج کے احرام میں وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد

= وقتہ۔۔۔ ثم إن كان بمكة يأتي به بإحرامه الأول لأنه قائم إذ التحلل بالطواف ولم يوجد وعليه لتأخيره عن أيام النحر دم عند أبي حنيفة وإن كان رجوع إلى أهله فعليه أن يرجع إلى مكة بإحرامه الأول ولا يحتاج إلى إحرام جديد وهو محرم عن النساء إلى أن يعود فيطوف وعليه للتأخير دم عند أبي حنيفة ولا يجزئ۔۔۔ عنها البدل ولا يقوم غيرها مقامها بل يجب الإتيان بعينها كالوقوف بعرفة (بدائع الصنائع، كتاب الحج، فصل وأحكامه إذا فات، ج 2، ص 316، ملتقطاً)

ہو گیا۔⁽³¹⁷⁾ اسے بقیہ افعال صحیح حج کے افعال کی طرح پورے کرنے ہوں گے پھر اگلے سال اس حج کی قضاء کرے گا اور ایک دم بھی دینا ہوگا۔ اگر بیوی بھی احرام میں تھی اور یہی موقع تھا یعنی وقوف عرفہ سے پہلے تھا تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔⁽³¹⁸⁾ حج افراد والے پر تو قربانی واجب نہیں ہوتی مذکورہ صورت میں حج فاسد ہونے پر اب تمتع والے پر بھی قربانی ساقط ہو گئی۔⁽³¹⁹⁾

2 حج قرآن والے نے طوافِ عمرہ اور وقوفِ عرفہ دونوں سے پہلے جماع کر لیا تو عمرہ اور حج دونوں فاسد ہو گئے۔ اب قارن کی طرح یعنی وقوف سے پہلے پہلے عمرہ ادا کرے اور صحیح حج کی طرح افعال حج ادا کرے۔ نیز اس پر نئے سرے سے ایک عمرہ اور ایک حج کی ادائیگی بطور قضاء لازم ہو گئی۔ مذکورہ صورت میں مرد پر دو دم لازم ہیں اور اگر عورت نے قرآن کی نیت کی تھی تو اس پر بھی دو دم لازم ہوں گے۔ قارن کا حج فاسد ہونے پر اس پر جو

317... إذا كان مفرداً بحجة وجامع امرأته قبل وقوفه بعرفة وهما محرمان فسدت حجتهمما

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن، الفصل الرابع، ج 1، ص 244)

318... (فإذا جامع في أحد السبيلين قبل الوقوف) أي: بعرفة (فسد حجّه وعليه شاة ويمضى في حجّه) أي: في بقیة أفعاله من الرمي والحلق والطواف ونحو ذلك (حتماً) أي: وجوباً (في فعل جميع ما يفعله في الحجّ الصحيح... وعليه قضاء الحجّ من قابل)

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعها، النوع الرابع، فصل: فساد الحج بالجماع قبل الوقوف، ص 479، ملقطاً)

319... وإن كان متمتعاً فإن لم يسق الهدى مع نفسه فالجواب فيه كالجواب في المفرد بالحج والمفرد بالعمرة وإن ساق الهدى مع نفسه فهو والقارن سواء في بعض الأحكام وهو سقوط دم المتعة متى جامع قبل الطواف لعمرته أو قبل الوقوف بعرفة ولزوم الدمين متى جامع بعد الوقوف بعرفة هكذا في المحيط (فتاویٰ ہندیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن، الفصل الرابع، ج 1، ص 245)

حج کی قربانی واجب تھی وہ ساقط ہو جائے گی۔⁽³²⁰⁾

3 اگر حج قرآن والے نے طوافِ عمرہ کرنے کے بعد اور وقوفِ عرفہ کرنے سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہو گیا اور اس پر صرف حج کی قضاء لازم ہوگی۔ مرد پر دو دم لازم ہیں اور اگر عورت نے بھی قرآن کی نیت کی تھی تو اس پر بھی دو دم لازم ہوں گے۔ اس پر جو حج کی قربانی واجب تھی وہ ساقط ہو جائے گی۔⁽³²¹⁾

4 اگر حج افراد یا تمتع والے نے حج کے احرام میں وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا، پھر دوبارہ جماع کیا تو اس صورت میں حج تو پہلے جماع سے ہی فاسد ہو گیا تھا۔ اگر دونوں جماع ایک ہی مجلس میں ہوئے تو ایک دم لازم ہوگا۔ اگر مختلف مجالس میں ہوئے تو ہر مجلس کا علیحدہ دم لازم ہوگا۔ اور اگر دوسرا جماع احرام توڑنے کی نیت سے تھا تو جتنے بھی جماع کئے اگرچہ متعدد مجالس میں کئے ہوں صرف ایک ہی دم لازم ہوگا۔⁽³²²⁾

320... (وان كان المفسد قارناً) ففيه تفصيل (فإن جامع قبل الوقوف وقبل طواف العمرة) أي: أكثره (فسد حجّه وعمرته) أي: كلاهما (وعليه المضي فيهما وعليه شاتان) أي: للجناية على إحرامهما (وقضاؤهما وسقط عنه دم القران) أي: الموضوع للشكر فإنه إنما يكون على العبادة الصالحة لا الفاسدة (شرح لباب المناسك، باب الجنایات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في جماع القارن، ص 479)

321... (وان كان المفسد قارناً— إن جامع بعد ما طاف لعمرته كله أو أكثره فسد حجّه دون عمرته) لأداء ركنها قبل الجماع (وسقط عنه دم القران) لفساد حجّه الذي باجتماعه معها كان قراناً (وعليه دمان) أي: لجنایته المتكررة حكماً (دم لفساد الحج) أي: للجماع قبل الوقوف المؤدى إلى فساد الحج (ودم للجماع في إحرام العمرة) لعدم تحلله عنها (وعليه قضاء الحج فقط) أي: لصحة عمرته (شرح لباب المناسك، باب الجنایات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في جماع القارن، ص 479-480، ملقطاً)

322... (ولو جامع مراراً قبل الوقوف في مجلس واحد مع امرأة واحدة أو نسوة فعليه دم) أي: واحد=

5 قارن نے طوافِ عمرہ اور وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا اور پھر اس کے بعد دوبارہ جماع کیا اس صورت میں حج و عمرہ پہلے جماع سے ہی فاسد ہو گئے۔ اگر دونوں جماع ایک ہی مجلس میں ہوں تو صرف دو دم لازم ہوں گے، اور اگر مختلف مجالس میں ہوں تو ہر مجلس کے لیے علیحدہ علیحدہ دو دم لازم ہوں گے۔ ہاں اگر دوسرا جماع احرام توڑنے کی نیت سے کیا تو جتنے بھی جماع کئے اگرچہ متعدد مجالس میں کئے ہوں صرف دو دم لازم ہوں گے۔⁽³²³⁾

6 واضح رہے کہ وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کرنے کی وجہ سے حج کا احرام ختم نہیں ہوتا بلکہ وہ بدستور مُحْرِم ہی ہے لہذا جو چیزیں مُحْرِم کے لئے ناجائز ہیں وہ اس کے لئے اب بھی ناجائز ہیں اور ان کی خلاف ورزی پر وہی احکام ہیں جو جماع کرنے سے پہلے تھے۔⁽³²⁴⁾

= (وإن اختلفت المجالس) أي: مع واحدة أو مع جماعة (يلزمه لكل مجلس) ولو تعدد فيه الجماع (دم على حدة) أي: عندهما... (ولو جامع في مجلس آخر ونوى به رفض الفاسدة، فعليه دم واحد) أي: في قولهم جميعاً، كما ذكره في البدائع والفتح وغيرهما، ولا شيء عليه بالجماع الثاني، على ما في قاضيخان وخزانة الأكمل (وكذا لو تعدد الجماع) أي: بعد الأول (بقصد الرفض، فيه دم واحد) كما في الفتح (ولو في مجالس أو مع نسوة)

(شرح لباب المناسك، باب الجنایات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في تعدد الجماع قبل الوقوف، ص 480-481، ملتقطاً)

• وقوفِ عرفہ سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو ایک دم واجب ہے اور دو مختلف مجلسوں میں تو دو دم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے قصد سے جماع کیا تو بہر حال ایک ہی دم واجب ہے چاہے ایک ہی مجلس میں ہو یا متعدد میں۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج 1، ص 1174)

323... كل ما على المفرد به دم بسبب جنایته على إحرامه فعلى القارن دمان

(تنوير الابصار، كتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 701-702)

324... (ويجتنب ما يجتنب فيه) أي: من المحظورات جميعاً (وإن ارتكب محظوراً) أي: كالجماع =

عمرے کے احرام میں جماع کرنے کی صورتیں

- ① اگر کسی نے صرف عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا اور طوافِ عمرہ کے چار پھیروں سے پہلے جماع کر لیا تو اس صورت میں عمرہ فاسد ہو جائے گا اور اس پر دم دینا اور اس عمرے کی قضا کرنا لازم ہے۔⁽³²⁵⁾ ایسا عمرے والا عمرے کے افعال کو موجودہ احرام میں صحیح عمرے کی طرح پورے کرے گا پھر نیا احرام باندھ کر اس کی قضاء کرے گا۔
- ② اگر چار پھیروں کے بعد جماع کیا تو عمرہ فاسد نہیں ہو گا مگر دم لازم ہو گا۔⁽³²⁶⁾

وقوفِ عرفہ کے بعد لیکن طوافِ زیارت یا حلق و تقصیر سے قبل جماع کی صورتیں

وقوفِ عرفہ کے بعد جماع کی تین صورتیں ہیں:

① حلق و تقصیر اور طوافِ زیارت سے پہلے

= ثانیاً وسائر الجنایات (فعلیہ ماعلیٰ الصحیح) أي: من الجزاء من غیر تفاوت

(شرح لباب المناسک، باب الجنایات و أنواعها، النوع الرابع، فصل: فساد الحج بالجماع قبل الوقوف، ص 479)

325... وطؤه (في عمرته قبل طوافه أربعة مفسد لها فمضى وذبح وقضى) وجوباً

(تنویر الابصار مع درمختار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 676)

• عمرہ میں چار پھیرے سے قبل جماع کیا عمرہ جاتا رہا، دم دے اور عمرہ کی قضا کرے۔

(بہار شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج 1، ص 1174)

326... (و) وطؤه (بعد أربعة ذبح ولم یفسد)

(تنویر الابصار مع درمختار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 676)

• عمرہ میں --- چار پھیروں کے بعد (جماع) کیا تو دم دے، عمرہ صحیح ہے۔

(بہار شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج 1، ص 1174، ملقطاً)

② حلق و تقصیر کے بعد مگر طوافِ زیارت سے پہلے

③ طوافِ زیارت کے بعد مگر حلق و تقصیر سے پہلے۔ اس مقام پر حلق و تقصیر سے پہلے جو

کہا گیا ہے دوسرے لفظوں میں اسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ احرام کھولنے سے پہلے کیونکہ احرام حلق یا تقصیر پر ہی ختم ہوتا ہے۔

حلق و تقصیر اور طوافِ زیارت سے پہلے جماع پایا گیا

① حجِ افراد یا تمتع والے نے وقوفِ عرفہ پائے جانے کے بعد لیکن حلق و تقصیر اور طوافِ زیارت سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد نہیں ہوا لیکن ترکِ واجب ہوا۔ اس پر کفارے میں ایک بدنہ لازم ہے۔⁽³²⁷⁾

② حجِ افراد یا تمتع والے نے وقوفِ عرفہ پائے جانے کے بعد لیکن حلق و تقصیر اور طوافِ زیارت سے پہلے ایک سے زائد بار جماع کیا تو حج فاسد نہیں ہوا لیکن ترکِ واجب ہوا۔ اگر دونوں جماع ایک مجلس میں کئے تو صرف ایک بدنہ اور علیحدہ مجلس میں کئے تو ایک بدنہ اور ایک دم لازم ہوگا۔ عورت اگر احرام میں تھی تو اس کو بھی یہی کفارے دینے ہوں گے۔ واضح رہے کہ بدنہ کے ساتھ مزید دم کا حکم تب ہے جب دوسری مرتبہ

327... (وإن جامع بعد الوقوف بعرفة) أي: ولو ساعة (قبل الحلق) أي: ولو حال الوقوف (وقبل طواف الزيارة كله أو أكثره) أي: بأن طواف سنة ثلاثة أشواط (لم يفسد حجّه) أي: لأدائه الركن الأعظم الذي لا يفوت إلا بفوته، وهو الوقوف، لقوله صلى الله عليه وسلم: الحج عرفة (و عليه بدنة) أي: لجماعه قبل الحلق، لأنه لما سُمح له في أمر الفساد عظم له في أمر الجنابة تأكيداً للمحافظة (شرح لباب المناسك، باب الجنابات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في الجماع قبل الحلق وبعده، ص 481)

جماع، احرام توڑنے یا کھولنے کی نیت سے نہ کیا ہو۔ اگر دوسری بار جماع احرام توڑنے یا کھولنے کی نیت سے کیا تو پھر ایک ہی کفارہ یعنی بدنہ ہو گا خواہ مختلف مجلسوں میں کیا ہو یا ایک مجلس میں۔ (328)

3 حجِ قرآن والے نے طوافِ عمرہ اور وقوفِ عرفہ کے بعد لیکن حلق و تقصیر اور طوافِ زیارت سے پہلے جماع کیا تو حجِ فاسد نہیں ہوا لیکن ترکِ واجب ہو۔ ایسی صورت میں مرد پر حج کے احرام کی بنا پر ایک بدنہ اور عمرے کے احرام کی بنا پر ایک دم لازم ہو گیا۔ اگر عورت بھی حجِ قرآن کر رہی تھی اور طوافِ عمرہ و وقوفِ عرفہ کر چکی تھی تو اس پر بھی ایک بدنہ اور ایک دم لازم ہے۔ (329)

328... (ولو جامع قبل الحلق والطواف ثم جامع ثانياً بلا قصد الرضا) أي: بلا نية رفض الإحرام ففيه تفصيل أي: بالجماع الثاني (فإن كان) أي: الجماع المتكرر (في مجلس) أي: واحد (فعليه بدنة واحدة وإن كان في مجلسين فعليه للأول بدنة وللثاني شاة) أي: عندهما وأما إن قصد بالثاني رفض الإحرام أو قصد الإحلال فعليه كفارة واحدة في قولهم جميعاً سواء كان في مجلس واحد أو مجلسين مختلفين

(شرح لباب المناسك، باب الجنایات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في الجماع قبل الحلق وبعده، ص 482) • وقوف عرفہ کے بعد سر منڈانے سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک مجلس میں ہے تو ایک بدنہ اور دو مجلسوں میں ہے تو ایک بدنہ اور ایک دم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے ارادہ سے جماع کیا تو اس بار کچھ نہیں۔

(بہار شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج 1، ص 1174)

329... (إن جامع [القارن] بعد طواف العمرة وبعد الوقوف قبل الحلق) أي: ولو بعرفة (لم يفسد الحج ولا العمرة) لإدراك ركنيهما (ولا يسقط عنه دم القران) أي: لصحة أدائهما حيث أتى بأركانهما لكن عليه بدنة للحج وشاة للعمرة

(شرح لباب المناسك، باب الجنایات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في جماع القارن، ص 480)

4 قارن نے طوافِ عمرہ اور وقوفِ عرفہ کے بعد لیکن حلق و تقصیر اور طوافِ زیارت سے پہلے ایک سے زائد بار جماع کیا تو حج فاسد نہیں ہوا لیکن ترکِ واجب ہوا۔ اگر دونوں جماع ایک مجلس میں کئے تو مرد پر حج کے احرام کی بنا پر ایک بَدَنہ اور عمرے کے احرام کی بنا پر ایک دَم لازم ہو گا اور علیحدہ مجلس میں کئے تو مزید ہر مجلس کے جماع پر دو دَم لازم ہوں گے۔ عورت اگر حجِ قرآن کر رہی تھی اور موقعِ یہی تھا تو اس کو بھی یہی کفارے دینے ہوں گے۔ یاد رہے متعدد بار جماع کرنے کی صورت میں ہر بار کے جماع کے لیے الگ الگ کفارے کا حکم تب ہے جب دوسری مرتبہ جماع، احرام توڑنے یا کھولنے کی نیت سے نہ کیا ہو۔ اگر دوسری بار جماع احرام توڑنے یا کھولنے کی نیت سے کیا تو پھر ایک کفارہ یعنی ایک بدنہ اور ایک دَم ہی لازم ہو گا خواہ جماع مختلف مجلسوں میں کیا ہو یا ایک مجلس میں۔⁽³³⁰⁾

حلق و تقصیر کے بعد مگر طوافِ زیارت سے پہلے جماع پایا گیا

1 حجِ افراد یا تمتع والے نے وقوفِ عرفہ اور حلق کے بعد لیکن طوافِ زیارت سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد نہیں ہوا لیکن واجب ترک ہوا۔ مرد پر ایک دَم لازم ہو گا البتہ بدنہ دینا بہتر ہے۔ اگر عورت بھی حج کے احرام سے تھی اور موقعِ یہی تھا تو وہ بھی یہی کفارہ دے گی۔⁽³³¹⁾

330... كل ما على المفرد بدنه بسبب جنایته على إحرامه فعلى القارن دمان

(تنویر الابصار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 701-702)

331... يجب شاة إن جامع بعد الحلق قبل الطواف لقصور الجنابة لوجود الحل الأول بالحلق ثم اعلم أن أصحاب المتون على ما ذكره المصنف من التفصيل فيما إذا جامع بعد الوقوف فإن كان قبل الحلق فالواجب بدنه وإن كان بعده فالواجب شاة ومشي جماعة من المشايخ كصاحب المبسوط =

② قارن نے وقوفِ عرفہ اور حلق کے بعد مگر طوافِ زیارت سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد نہیں ہوا لیکن ترکِ واجب ہوا۔ مرد پر دو دم لازم ہیں اور اگر عورت نے بھی قرآن کی نیت کی تھی اور موقع یہی تھا تو اس پر بھی دو دم لازم ہوں گے۔⁽³³²⁾

طوافِ زیارت کے بعد مگر حلق و تقصیر سے پہلے جماع پایا گیا

① حجِ افراد یا تمتع والے نے وقوفِ عرفہ اور طوافِ زیارت کے بعد مگر حلق و تقصیر سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد نہیں ہوا لیکن ترکِ واجب ہوا۔ مرد پر ایک دم لازم ہو گا۔ اگر عورت احرام میں تھی تو اس پر بھی ایک دم ہو گا۔⁽³³³⁾

= والبدائع والإسیجابی علی وجوب البدنة مطلقاً (بحر الرائق، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 29)
 • (وبعد الحلق قبل الطواف شاة لخنّة الجنایة) أي: لوجود الحلّ الأول بالحلق في حق غير النساء
 (در مختار مع رد المحتار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 675)
 • وقوف کے بعد جماع سے حج تو نہ جائے گا مگر حلق و طواف سے پہلے کیا تو بدنہ دے اور حلق کے بعد تو دم اور بہتر اب بھی بدنہ ہے۔
 (بہار شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج 1، ص 1173)

332... القارن إذا جامع بعد الوقوف يجب عليه بدنة للحج، وشاة للعمرة، وبعد الحلق قبل الطواف شاتان

• فإن القارن إذا جامع بعد الوقوف يجب عليه بدنة للحج وشاة للعمرة وبعد الحلق قبل الطواف شاتان
 (فتح القدير، کتاب الحج، باب التمتع، ج 2، ص 427)

• القارن إذا جامع بعد الوقوف يجب عليه بدنة للحج وشاة للعمرة وبعد الحلق قبل الطواف شاتان
 كما في فتح القدير (حاشية الشرنبلالي على الدرر، کتاب الحج، باب القران والتمتع، الجزء الأول، ص 237)
 333... ولو جامع بعد طواف الزيارة كله أو أكثره قبل الحلق فعليه شاة

(باب المناسك، باب الجنایات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في الجماع قبل الحلق وبعده، ص 482)

② قارن نے وقوفِ عرفہ اور طوافِ زیارت کے بعد مگر حلق و تقصیر سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد نہیں ہوا لیکن ترکِ واجب ہوا۔ مرد پر دو دم لازم ہیں۔ اگر عورت بھی حج قرآن کر رہی تھی اور موقع یہی تھا تو اس پر بھی دو دم لازم ہوں گے۔⁽³³⁴⁾

وقوفِ عرفہ، حلق اور طوافِ زیارت کے بعد لیکن سعی سے پہلے جماع پایا گیا

کسی قسم کے حاجی خواہ قارن نے وقوفِ عرفہ، حلق اور طوافِ زیارت کے بعد مگر حج کی سعی سے پہلے جماع کیا تو مرد و عورت دونوں پر کچھ لازم نہیں ہوگا⁽³³⁵⁾ کہ حلق و تقصیر سے بیوی کے حلال ہونے کے سوا تمام پابندیاں ختم ہو گئیں اور جب طوافِ زیارت کر لیا تو اب بیوی بھی حلال ہو گئی۔ سعی کے باقی ہونے سے کوئی فرق نہ پڑا کہ احرام کی پابندیاں مکمل طور پر ختم ہو چکی ہیں۔

334... (ولو طواف القارن) أي: طواف الزيارة (قبل الحلق ثم جامع فعليه شاتان) بناء على وقوع الجنابة على إحراميه لعدم تحلل الأول المرتب عليه تحلل الثاني

(شرح لباب المناسك، باب الجنائيات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في جماع القارن، ص 480)

335... (ولو جامع بعد الطواف والحلق لا شيء عليه) أي: ولو قبل السعي

(شرح لباب المناسك، باب الجنائيات وأنواعها، النوع الرابع، فصل في الجماع قبل الحلق وبعده، ص 482)

وقوف عرفہ سے پہلے بیوی سے صحبت کرنے پر اہم صورتوں کا خلاصہ ایک نظر میں

کفارہ کیا ہوگا؟	صورت کا حکم	جماع کب پایا گیا؟	
دَم لازم ہوگا	حج فاسد ہو گیا۔ احرام کو باقی رکھتے ہوئے تمام افعال صحیح حج کی طرح ادا کرے اور آئندہ سال اس کی قضاء کرے	حج افراد یا تمتع والے کا جماع و قوف عرفہ سے پہلے پایا گیا	1
دو دَم لازم ہیں	عمرہ اور حج دونوں فاسد ہو گئے۔ اب و قوف عرفہ سے پہلے قارن کی طرح صحیح عمرے کی طرح عمرے کے افعال اور صحیح حج کی طرح حج کے افعال یعنی و قوف عرفہ، و قوف مُزدلفہ، رمی وغیرہ کی ادائیگی کرے۔ اس پر ایک عمرہ اور ایک حج کی قضاء لازم ہو گئی	قارن کا جماع و قوف عرفہ اور طوافِ عمرہ سے پہلے پایا گیا	2
دو دَم لازم ہوں گے	حج فاسد ہو گیا۔ احرام باقی رکھتے ہوئے افعال حج ادا کرے۔ اس پر صرف حج کی قضاء لازم ہوگی	قارن کا جماع و قوف عرفہ سے پہلے لیکن عمرے کے طواف کے بعد پایا گیا	3

وقوف عرفہ کے بعد بیوی سے صحبت کرنے پر اہم صورتوں کا خلاصہ ایک نظر میں

تارن کے لئے کفارہ	غیر تارن کے لئے کفارہ	صورت کا حکم	جماع کب پایا گیا؟	
ایک بدنہ اور ایک دم دینا ہوگا	بدنہ دینا ہوگا	حالتِ احرام کی بڑی پابندی کی خلاف ورزی پائی گئی	حلق و تقصیر اور طوافِ زیارت سے پہلے جماع پایا گیا	1
دو دم لازم ہوں گے	دم لازم ہوگا البتہ بدنہ دینا بہتر ہے	احرام کی ایک پابندی یعنی بیوی کا حلال نہ ہونا باقی تھی	حلق و تقصیر کے بعد مگر طوافِ زیارت سے پہلے جماع پایا گیا	2
دو دم دینا ہوں گے	ایک دم دینا ہوگا	احرام ہی نہیں کھلاتھا لہذا اس کی عمومی پابندیاں برقرار تھیں	حلق و تقصیر سے پہلے مگر طوافِ زیارت کے بعد جماع پایا گیا	3
کوئی کفارہ لازم نہیں	کوئی کفارہ لازم نہیں	احرام کی پابندیاں مکمل طور پر ختم ہو چکیں کسی غلطی کا ارتکاب نہیں پایا گیا	حلق و تقصیر اور طوافِ زیارت کے بعد مگر سعی سے پہلے جماع پایا گیا	4

احرام کے ممنوعات سے بچنا

مختصر تشریح

احرام کے ممنوعات کئی طرح کے ہیں۔ جو ممنوعات حرام ہیں ان سے بچنا فرض ہے اور جو ممنوعات مکروہ تحریمی ہیں ان سے بچنا واجب ہے۔⁽³³⁶⁾ احرام کے جو ممنوعات مکروہ تزیہی ہیں ان سے بچنے کی تاکید ہے۔

احرام کیا ہوتا ہے

صرف حج کی نیت کرنا یا صرف عمرے کی نیت کرنا یا حج اور عمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کرنا احرام میں داخل ہونا کہلاتا ہے۔ نیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ تلبیہ بھی پڑھا جائے یا کم از کم جو کلمات تلبیہ کے قائم مقام ہیں وہ پڑھے جائیں۔ جب نیت پائی گئی تو اب حالت احرام شروع ہوگئی اور احرام کی پابندیوں کا لحاظ کرنا لازم ہو گیا۔

عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید احرام کی چادر پہننے کو حالت احرام کہتے ہیں اسی لئے وہ چادر تبدیل کرنے پر بھی سوچ و بچار میں پڑتے ہیں کہ کہیں احرام نہ کھل جائے۔ یہ غلط فہمی مسائل کا ادراک نہ ہونے کی بنا پر ہے۔ حالت احرام دراصل ایک کیفیت کا نام ہے جس کا دار و مدار نیت اور تلبیہ کہنے پر ہے۔

احرام کی نیت کہاں سے شروع کرنا چاہیے اور کہاں سے نہیں، اس کے اپنے اصول و ضوابط ہیں اور خلاف ورزی کے تفصیلی احکام بھی ہیں جن کی تفصیل پہلے واجب میں گزری۔

336... إن الاجتناب من المحرمات فرض، وإنما الواجب هو الاجتناب من المكروهات التحريمية

(شرح لباب المناسك، باب فرائض الحج و واجباته و سننه... إلخ، فصل في واجبات الحج، ص 101)

لیکن جو شخص جہاں سے بھی احرام کی نیت کرتے ہوئے حالتِ احرام میں داخل ہو گا اس کا یہ نیت کرنا لغو نہیں کہلائے گا بلکہ حالتِ احرام شروع ہو جائے گی۔ حالتِ احرام شروع ہوتے ہی پابندیاں شروع ہو جاتی ہیں اسی بنا پر اس کیفیت کو ”حالتِ احرام“ کہتے ہیں کہ بہت سارے حلال کام اس حالت میں حرام ہو جاتے ہیں۔ مرد کے لئے بغیر سلا لباس یا احرام کی چادر تو ان پابندیوں میں سے ایک پابندی ہے صرف چادر کا نام حالتِ احرام نہیں ہے۔

احرام کے ممنوعات کیا ہیں

احرام کے ممنوعات سات قسم کے ہیں۔ ان ممنوعات کی تفصیل اردو میں لکھی گئی فقہ حنفی کی عظیم کتاب ”بہارِ شریعت“ میں جامع انداز میں موجود ہے۔ یہاں صرف ان سات باتوں کی فہرست بیان کی جا رہی ہے جو احرام کے ممنوعات کے مرکزی عنوان ہیں۔

احرام سے متعلق سات قسم کی پابندیاں

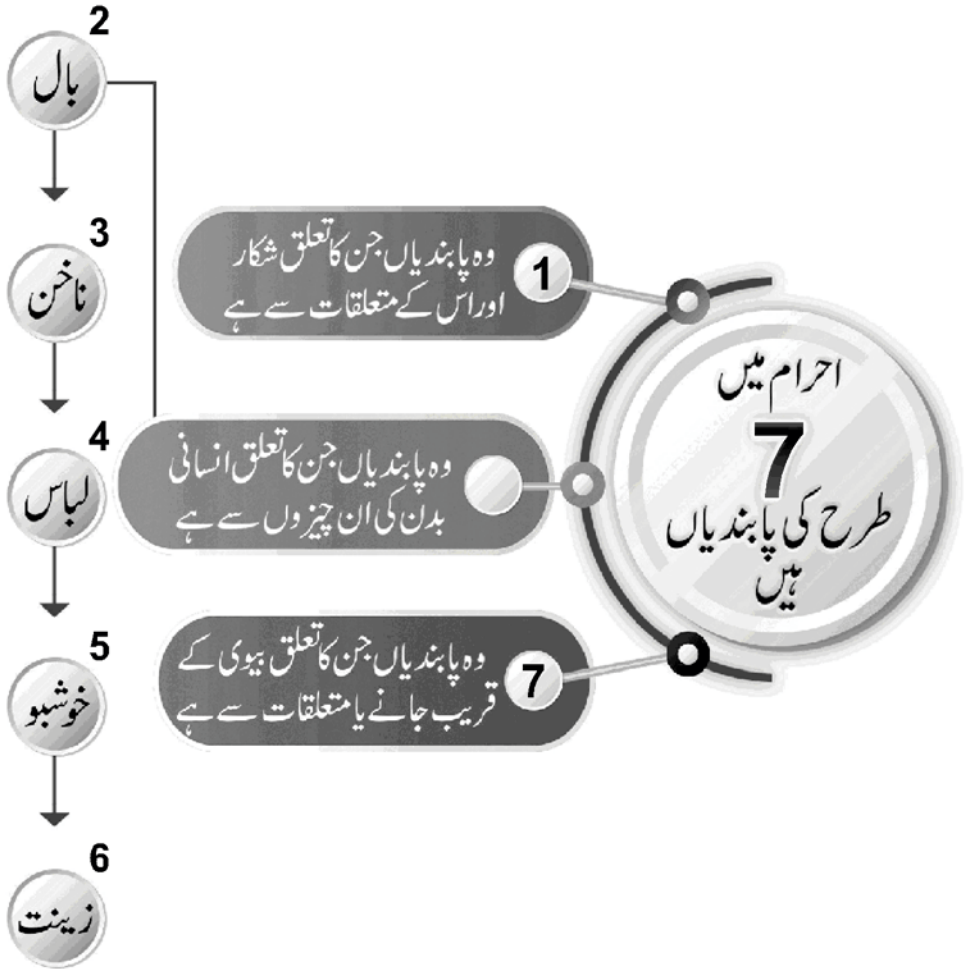
- ① شکار اور اس کے متعلقات کے حوالے سے پابندیاں
- ② بالوں سے متعلق پابندیاں
- ③ ناخن سے متعلق پابندیاں
- ④ لباس سے متعلق پابندیاں
- ⑤ خوشبو سے متعلق پابندیاں
- ⑥ زینت سے متعلق پابندیاں
- ⑦ بیوی سے صحبت اور اس کے متعلقات کے حوالے سے پابندیاں (337)

إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْحَالِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْحَالِ
وَإِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْحَالِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْحَالِ

(رد المحتار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 650)

337... مُحْرَمٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْحَالِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْحَالِ
وَإِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْحَالِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْحَالِ

ذیل میں دیئے گئے چارٹ سے اس فہرست کو سمجھا جاسکتا ہے



جنایت کسے کہتے ہیں

جنایت دراصل جرم یا غلطی کرنے کو کہتے ہیں اور حج و عمرہ میں ہونے والی غلطیوں پر مختلف طرح کے کفارے مقرر کیے گئے ہیں۔ واجبات چھوڑنے کا معاملہ ہو یا احرام کی پابندیاں ترک کرنے کا موقع، اس کے نتیجے میں مختلف طرح کے کفارے حسب موقع مقرر ہیں۔

حج کے باب میں کفارے پانچ قسم کے ہیں

- ① بدنہ:- بڑے جانور مثلاً اونٹ، گائے کو حرم میں قربان کرنا۔
- ② دم:- چھوٹے جانور مثلاً بکرے، دنبے کو حرم میں قربان کرنا۔
- ③ ایک مٹھی انانج کا صدقہ:- بہتر یہ ہے کہ حرم میں ہو ورنہ کہیں بھی کسی بھی ملک میں ہو سکتا ہے۔

- ④ صدقہ فطر کی مقدار صدقہ:- بہتر یہ ہے کہ حرم میں ہو ورنہ کہیں بھی کسی بھی ملک میں ہو سکتا ہے۔ صدقہ کا لفظ جب بھی بولا جائے زیادہ تر صدقہ فطر کی مقدار کے برابر صدقہ ہی مراد ہوتا ہے۔

- ⑤ روزے رکھنا:- روزے رکھنے کے دو مواقع ہیں ایک حج کی قربانی کی استطاعت نہ رکھنے والے کے لئے مخصوص تعداد اور طریقے کے مطابق روزے رکھنا ہے۔ دوسرا احرام کی پابندیوں میں جب خلاف درزی غیر اختیاری طور پر کی جائے تو مخصوص تعداد میں روزے رکھنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔

مجبوری کی حالت میں جنایت کے لازم آنے پر کیا تخفیف حاصل ہوگی

حج کے اکثر واجبات کے ترک پر ویسے تو دم لازم آتا ہے لیکن کچھ واجبات ایسے ہیں جن کے ترک پر دم لازم نہیں آتا۔ کچھ ایسے ہیں جن پر عمومی حالت میں تو دم لازم آتا ہے

لیکن عُذر کے پائے جانے پر دم لازم نہیں آتا جیسے مکہ مکرمہ سے رخصت ہوتے وقت عورت کا حالت ناپاکی میں ہونا طوافِ وداع کے واجب کو ساقط کر دیتا ہے۔ حج کے واجبات میں ایک واجب یعنی قربانی پر استطاعت نہ ہونے پر روزے رکھنے کا حکم ہے۔ واجبات کے ترک پر کفاروں میں جو تنوع ہے اس پر تفصیلی مضمون کتاب کے مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ احرام کی پابندیوں پر عُذر کی بنا پر کیا تخفیف حاصل ہوتی ہے اس کی تفصیل نیچے بیان ہو رہی ہے۔

احرام کے ممنوعات کا ارتکاب کیا تو کیا احکام ہوں گے؟

① احرام والا شخص اگر جان بوجھ کر بلا عُذر کسی ممنوع کارِ تکاب کرے تو کفارہ بھی واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا، لہذا اس صورت میں توبہ بھی واجب ہے کہ صرف کفارہ ادا کرنے سے پاک نہ ہو گا جب تک توبہ نہ کرے اور اگر انجانے میں یا عُذر کی وجہ سے جرم کیا تو صرف کفارہ دینا کافی ہے۔⁽³³⁸⁾

② احرام کے ممنوعات پر صادر ہونے والے جرم میں کفارہ بہر حال لازمی ہے چاہے جرم کا ارتکاب یاد سے کیا ہو یا بھول چوک سے ہو گیا ہو، اس فعل کا جرم ہونا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، جرم خوشی سے کیا ہو یا مجبور ہو کر، سوتے میں کیا ہو یا جاگتے میں، نشے کی حالت میں کیا ہو یا بے ہوشی میں یا پھر ہوش میں، اس نے اپنے آپ جرم کا ارتکاب کیا ہو یا دوسرے کے حکم سے کیا ہو۔⁽³³⁹⁾

338... (المحرم إذا جنى عمداً بلا عُذرٍ يجب عليه الجزاء، والإثم) أي: وتدارك إثمه وهو التوبة عن المعصية (وان جنى بغير عمد أو بعذر فعليه الجزاء دون الإثم)

(شرح لباب المناسك، باب الجنایات وأنواعها، ص 421-422، ملنقطاً)

339... (ثم لافرق في وجوب الجزاء فيما إذا جنى عامداً أو خاطئاً) أي: مسخطناً (مبتدئاً أو عائداً إذا أكرأ أو ناسياً عالماً أو جاهلاً طائئاً أو مكرهاً نائماً أو مستهياً سكراناً أو صاحباً مغمى عليه أو مفيقاً معذوراً =

3 یاد رہے کفارہ اس لیے ہے کہ بھول چوک سے یا سوتے میں یا مجبوری سے جرم ہوں تو کفارے سے پاک ہو جائیں، اس لئے کفارہ نہیں کہ جان بوجھ کر بلا عذر جرم کئے جائیں اور کہیں کہ کفارہ دیدیں گے، کفارہ تو جب بھی دینا ہو گا لیکن جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرنا انتہائی سخت اقدام ہے۔⁽³⁴⁰⁾

4 جہاں دم کا حکم ہے وہ جرم اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید سردی یا زخم یا پھوڑے یا جوؤں کی سخت ایذا کے باعث ہو گا تو اسے جرم غیر اختیاری کہتے ہیں۔⁽³⁴¹⁾

5 جرم کے غیر اختیاری ہونے پر چاہے تو دم دے دے چاہے تو ان تین صورتوں میں سے کوئی ایک کر لے۔

- 1- چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے دے
- 2- چھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے
- 3- تین روزے رکھ لے۔

مذکورہ تینوں صورتوں میں سے کسی پر بھی عمل کرنے میں اختیار ہے کوئی بھی صورت اختیار کرنے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔⁽³⁴²⁾ مگر پہلی دونوں صورتوں میں افضل یہ ہے کہ

= أو غیره موسراً أو معسراً بمباشرتہ) أي: جنی بمباشرة نفسه (أو بمباشرة غیره وبأمره) أي: حال کون مباشرة غیره بأمره (أو بغیره) أي: بغیر أمره
(شرح لباب المناسک، باب الجنایات وأنواعها، ص 423، سلتقطاً)

340... هكذافی الفتاوی الرضویة، ج 10، ص 762

341... بہار شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج 1، ص 1162

342... إذا ارتكبت محظور الإحرام لعذر من مرض قال الله تعالى: "فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ آذَى مِنْ رَأْسِهِ فَغَدِيَّةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٌ أَوْ سُبُلٌ" والصيام ثلاثة أيام والصدقة على ستة مساكين لكل مسكين =

مساکین حَرَم کے ہوں۔ (343)

6 جرم غیر اختیاری میں دَم کی صورت میں مسکینوں کو صدقہ دیتے ہوئے اگرچہ صدقہ ایک ہی دن ایک ہی مسکین کو دے دیئے تو یہ ایک ہی صدقہ شمار ہوگا⁽³⁴⁴⁾ لہذا ضروری ہے کہ الگ الگ چھ مسکینوں کو دے۔ ہاں اگر ایک مسکین کو چھ روز تک ہر روز ایک صدقہ دیا، یا ایک مسکین کو ہر روز صبح و شام دو وقت کھانا کھلایا تو بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔⁽³⁴⁵⁾

= نصف صاع والنسک هو الدم فيخير في فعل أي من الثلاثة

(طوالع الأنوار، كتاب الحج، باب الجنایات، ج 4، ص 175)

• قوله: (وجناية على إحرام) كأن لبس عمامته بعدد فإنه مختير بين الذبح وإطعام ستة مساكين أو صيام ثلاثة أيام

(حاشية الطحطاوي على المراقي، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، فصل في إسقاط الصلاة والصوم، ص 437) اس میں اختیار ہو گا کہ دم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے دے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھلائے یا تین روزے رکھے۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ج 1، ص 1162)

343... قال في المحيط: والتصدق على فقراء مكة أفضل

(بحر الرائق، كتاب الحج، باب الجنایات، ج 3، ص 24)

344... (أنتا لو دفعه) أي: طعام جمع من المساكين (إليه في يوم واحد) أي: إلى مسكين واحد (دفعه أو دفعات) أي: في يوم واحد (فلا يجوز إلا عن واحد) أي: بدلاً عن طعام واحد أو عن مسكين واحد

(شرح لباب المناسك، باب في جزاء الجنایات وکفاراتها، فصل في احکام الصدقة وشرائط جوازها، ص 565) 345... (ولا يشترط عدد المساكين صورة) أي: بل يعتبر عددهم معنی (فلو دفع طعام ستة مساكين) مثلاً وهو ثلاثة أصع مثلاً أي: وكذا حکمہ فی الأقل أو الأكثر (إلى مسكين واحد في ستة أيام كل يوم نصف صاع أو غدي مسكيناً واحداً أو عشماً) أي: واحداً كلا منهما (ستة أيام أجزأه)

(شرح لباب المناسك، باب في جزاء الجنایات وکفاراتها، فصل في احکام الصدقة وشرائط جوازها، ص 565، ملتقطاً)

7 اگر جرم غیر اختیاری ایسا ہو کہ جس میں صدقہ کا حکم ہے تو اختیار ہو گا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھے۔ (346)

8 کفارے کے روزے رکھنے میں صبح صادق سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے نیز مُعْتَمِن روزے کی نیت بھی ضروری ہے مثلاً فُلان کفارے کا روزہ ہے، صرف روزے کی نیت یا نفل یا کوئی اور نیت کی تو کفارہ ادا نہ ہو۔ (347) البتہ کفارے کے روزوں کا حرم میں یا احرام میں یا لگاتار رکھنا ضروری نہیں ہاں افضل یہ ہے کہ لگاتار رکھے اور حرم میں رکھنے پر زیادہ ثواب ملے گا۔ (348)

9 جرم کے ارتکاب پر دیئے جانے والے کفارے یعنی بدنہ اور دم کے لئے حرم میں

346... ہکذافی بہار شریعت، حصہ 6، ج 1، ص 1162

• (وإن كان) أي: صدوره عنه (بعذر فهو مختير بين الصدقة) أي: المذكورة (وصوم يوم) أي: ولا يجب عليه هدى

(شرح لباب المناسك، باب في جزاء الجنایات وکفاراتها، فصل في جزاء اللبس والتغطية... إلخ، ص 553) 347... (فصل في أحكام الصيام في باب الإحرام وله شرائط الأول: التنية الثاني: تبییت التنية وهو أن ينوي) أي: يقصد الصوم بقلبه (من الليل فلو نواه نهاراً لم يجز) أي: لا يصح صومه عن الكفارة... (الثالث: تعيين التنية وهو أن ينوي الصوم عن الكفارة فلا يتأذى بمطلق التنية ولا بتنية النفل ولا بتنية واجب آخر)

(شرح لباب المناسك، باب في جزاء الجنایات وکفاراتها، فصل في أحكام الصيام في باب الإحرام، ص 566، ملتقطاً) 348... (ولا يشترط في شيء منها) أي: من الكفارات (التتابع) أي: تتابع الصيام فإن شاء فترقه وإن شاء تابعه وهو الأفضل... (ولا الحرم) أي: كونه صومه فيه فيجوز صومه في غيره حيث شاء وإن كان في الحرم أكمل نظراً إلى مضاعفة الحسنه (ولا الإحرام) أي: ولا كونه صومه في حال مباشرة الإحرام (شرح لباب المناسك، باب في جزاء الجنایات وکفاراتها، فصل في أحكام الصيام في باب الإحرام، ص 568، ملتقطاً)

ذبح ہونا شرط ہے۔ نیز اس کا گوشت شرعی فقیر کا حق ہے⁽³⁴⁹⁾ اس کو نہ خود کھا سکتا ہے نہ کسی مالدار کو کھلا سکتا ہے اور کفارے میں جو صدقہ نکالا جائے گا وہ بھی صدقہ واجبہ ہے جس کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے ایسے ہی مستحق کو صدقہ دیا جائے گا⁽³⁵⁰⁾ اور بدنہ یا دم کے جانور کے لئے وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانور میں حسب ترتیب بڑے اور چھوٹے جانور کے لئے ہیں۔⁽³⁵¹⁾

حج میں جہاں ایک کفارے یعنی ایک دم یا ایک صدقے کا حکم ہے وہاں اکثر صورتوں میں حج قرآن والے کے لئے دو کفاروں کا حکم ہے۔⁽³⁵²⁾ جن صورتوں میں ایک ہی کفارہ ہے اس کی تفصیل حج سے متعلق لاجواب کتاب رفیق الحرمین صفحہ 263 پر ملاحظہ فرمائیں۔

349... وأما شرائط جواز الدماء... والسادس: الذبيح فلو تصدق به حياً لم يجز والسابع: التصدق به على فقير فلو أعطاه لغنى لم يجز

(سبب المناسك، باب في جزاء الجنایات و كفاراتها، فصل في أحكام الدماء و شرائط جوازها، ص 554-555، ملئقطاً)
350... (ولا يجوز للمكفر) أي: مكفر الجنایة في ذبيح الهدى (أن يأكل شيئاً من الدماء) أي: الواجبة عليه للجزاء... (وكذا لا يجوز له أن يأكل من صدقته)

(شرح لباب المناسك، باب في جزاء الجنایات و كفاراتها، فصل لا يجوز للمكفر أن يأكل شيئاً... إلخ، ص 570، ملئقطاً)
351... (وأما شرائط جواز الدماء فالأول منها أن يكون الهدى شيئاً فما فوقه أو جذعاً من الضأن وهذا كله إذا كان عظيماً والثاني أن يكون) أي: الهدى (سالم من العيوب) أي: المعتمرة في الأضحية

(شرح لباب المناسك، باب في جزاء الجنایات و كفاراتها، فصل في أحكام الدماء و شرائط جوازها، ص 554، ملئقطاً)
352... (كُل شيء) أي: من المحظورات (يفعله القارن) أي: الحقيقي أو الحكمي (متأ فيه جزاء واحد على المفرد) أي: بالحج أو العمرة (فعلى القارن جزائان إلا في مسائل... الخ)

(شرح لباب المناسك، باب في جزاء الجنایات و كفاراتها، فصل في جنایة القارن و من بمعناه، ص 572، ملئقطاً)

8 سے 13 ذوالحجۃ الحرام کی 16 اہم مصروفیات

08 ذوالحجۃ الحرام

منیٰ کا پہلا قیام

2 مصروفیت

حج کا احرام باندھنا

08 ذوالحجۃ الحرام

1 مصروفیت

حج کیلئے شرط

سنت مؤکدہ

حکم

09, 10 ذوالحجۃ الحرام کی درمیانی شب

مغرب و عشاء مزدلفہ میں

4 مصروفیت

عشاء کے وقت میں پڑھنا

09 ذوالحجۃ الحرام

3 مصروفیت

وقوف عرفہ

وقوف عرفہ حج کا رکن اعظم اور بنیادی فرض ہے۔

یہ حج کا واجب ہے

حکم

10 ذوالحجۃ الحرام

وقوف مزدلفہ

6 مصروفیت

مزدلفہ میں رات کو رہنا

09, 10 ذوالحجۃ الحرام کی درمیانی شب

5 مصروفیت

سنت مؤکدہ

واجب حج

حکم

10, 11, 12 ذوالحجۃ الحرام

منیٰ میں دوسرا قیام

8 مصروفیت

10 ذوالحجۃ الحرام

7 مصروفیت

صرف بڑے جمرے کی رمی

واجب حج

سنت مؤکدہ

حکم

10 ذوالحجۃ الحرام

حلق یا تقصیر

10 مصروفیت

واجب حج، اور احرام کھولنے کے لئے شرط

حکم

10 ذوالحجۃ الحرام

حج کی قربانی

9 مصروفیت

تین اور قرآن اے کے لئے واجب حج افراد اے کے لئے مستحب

حکم

10 ذوالحجۃ الحرام

حج کی سعی

12 مصروفیت

یرج کا واجب ہے

حکم

10 ذوالحجۃ الحرام

طواف زیارت

11 مصروفیت

حج کا دوسرا بڑا فرض

حکم

12 ذوالحجۃ الحرام

تیسرے دن یعنی بارہ ذوالحجہ کو تینوں جمرات کی رمی

14 مصروفیت

یرج کا واجب ہے

حکم

11 ذوالحجۃ الحرام

دوسرے دن تینوں جمرات کی رمی

13 مصروفیت

یرج کا واجب ہے

حکم

12 ذوالحجۃ الحرام

طواف وداع

16 مصروفیت

یرج کا واجب ہے

حکم

13 ذوالحجۃ الحرام

13 ذوالحجہ یعنی چوتھے دن تینوں جمرات کی رمی

15 مصروفیت

مستحب / مؤکد / واجب

حکم

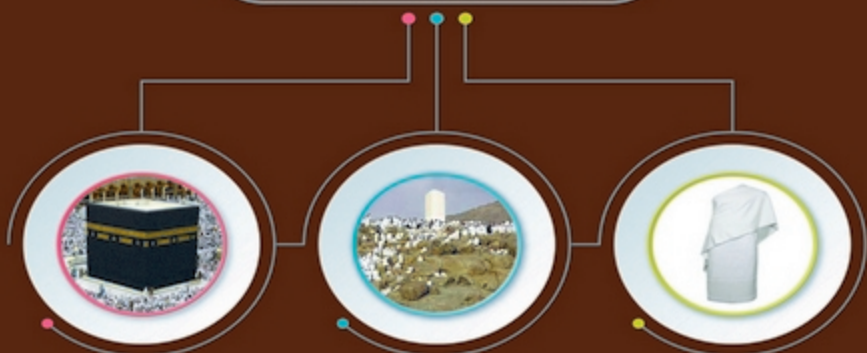
ماخذومراجع

نمبر شمار	قرآن مجید	کلام الہی	مطبوعہ
1	کنز الایمان	امام احمد رضا خان (متوفی ۱۳۳۰ھ)	مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی
2	تفسیر مدارک	عبد اللہ بن احمد نسفی (متوفی ۵۷۰ھ)	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
3	تفسیرات احمدیہ	احمد بن ابی سعید ملا جیون (متوفی ۱۱۳۰ھ)	پشاور
4	خزانة العرفان	مفتی نعیم الدین مراد آبادی (متوفی ۱۳۶۷ھ)	مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی
5	موطا امام مالک	امام مالک بن انس اصمعی (متوفی ۱۷۹ھ)	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
6	مسند احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ)	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۲ھ
7	صحیح مسلم	مسلم بن حجاج قشیری (متوفی ۲۶۱ھ)	دار الکتب العربی، بیروت ۲۰۱۶ھ
8	سنن ابن ماجہ	محمد بن یزید ابن ماجہ (متوفی ۲۴۳ھ)	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
9	سنن ترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (متوفی ۲۷۹ھ)	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۲ھ
10	معجم الکبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی ۳۶۰ھ)	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
11	معجم الاوسط	سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی ۳۶۰ھ)	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
12	مستدرک للحاکم	محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری (متوفی ۴۰۵ھ)	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
13	شعب الایمان	احمد بن حسین بن علی تیمی (متوفی ۳۵۸ھ)	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
14	الترغیب والترہیب	عبد العظیم بن عبد القوی منذری (متوفی ۶۵۶ھ)	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
15	المنتقى في الفتاوى	ابو الحسن علی بن حسین (متوفی ۳۶۱ھ)	پشاور
16	المبسوط للرخسی	محمد بن احمد بن ابی سہل (متوفی ۳۸۲ھ)	کوئٹہ
17	المحیط للرخسی	محمد بن احمد بن ابی سہل (متوفی ۳۸۲ھ)	مخطوطہ
18	مختصر القدوری	احمد بن محمد قدوری (متوفی ۵۲۸ھ)	مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی
19	فتاویٰ دلولاجیہ	ظہیر الدین عبدالرشید (متوفی ۵۳۰ھ)	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۳ھ

دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ	ابو بکر بن مسعود کاشانی (متوفی ۵۸۷ھ)	بدائع الصنائع	20
دار العبادات الاسلامیہ، بیروت ۱۴۲۹ھ، ط ۲	ابو منصور محمد بن کرم بن شعبان (متوفی ۵۹۷ھ تقریباً)	المسالك في المناسك	21
دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۳ھ، ط ۱	محمود بن احمد بن عبد العزیز (متوفی ۶۱۶ھ)	المحیط البرهانی	22
مخطوط	ظہیر الدین محمد بن احمد (متوفی ۶۱۹ھ)	القادی الظہیریہ	23
دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ، ط ۱	فخر الدین عثمان بن علی زلیلی (متوفی ۷۳۳ھ)	تیسین الحقائق	24
کوئٹہ	محمد بن محمود اکمل الدین (متوفی ۸۱۶ھ)	عناویہ شرح بدایہ	25
باب المدینہ، کراچی ۱۴۱۶ھ	عالم بن علاء انصاری (متوفی ۸۱۶ھ)	فتاوی تاتار خانیہ	26
باب المدینہ، کراچی	ابو بکر بن علی حدادی (متوفی ۸۰۰ھ)	الجوهرة النيرة	27
مؤسسہ اریان، بیروت ۱۴۲۷ھ، ط ۱	محمد بن احمد بن ضیاء کلی (متوفی ۸۵۴ھ)	البحر العمیق	28
کوئٹہ	محمد بن عبد الواحد ابن ہمام (متوفی ۸۶۱ھ)	فتح القدير	29
باب المدینہ، کراچی	محمد بن فرامر زما خسرو (متوفی ۸۸۵ھ)	غرر الاحکام	30
کوئٹہ	عبد اللہ بن احمد ابن نجیم (متوفی ۹۷۰ھ)	بحر الرائق	31
مکتبہ امدادیہ، مکہ المکرمہ	رحمۃ اللہ بن عبد اللہ سندھی (متوفی ۹۹۳ھ)	لباب المناسک	32
مخطوط	رحمۃ اللہ بن عبد اللہ سندھی (متوفی ۹۹۳ھ)	فہک کبیر	33
دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ	محمد بن عبد اللہ ترمثاشی (متوفی ۱۰۰۳ھ)	تویر الابصار	34
مدینۃ الاولیاء، ملتان	عمر و بن نجیم حنفی (متوفی ۱۰۰۵ھ)	نہر الفائق	35
مکتبہ امدادیہ، مکہ المکرمہ ۱۴۳۰ھ	علی بن سلطان ملا علی القادری (متوفی ۱۰۱۳ھ)	شرح لباب المناسک	36
دار اللہاب، استنبول ۱۴۳۷ھ	علی بن سلطان ملا علی القادری (متوفی ۱۰۱۳ھ)	مجموع رسائل العلامة الملا علی قاری	37
دار ارقم، بیروت	علی بن سلطان ملا علی القادری (متوفی ۱۰۱۳ھ)	فتح باب العناویہ بشرح النقایہ	38

39	حاشیہ اشلبی علی التمسین	احمد بن محمد شلبی (متوفی ۱۰۲۱ھ)	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
40	حاشیہ الشربلانی علی الدرر	حسن بن عمار شربلانی (متوفی ۱۰۶۹ھ)	باب المدینہ، کراچی
41	النوء المنیر علی المنک الصغیر	محمد بن محمد قاضی زادہ (متوفی ۱۰۸۷ھ)	مخطوط
42	در مختار	محمد بن علی حصکفی (متوفی ۱۰۸۸ھ)	دار المعرف، بیروت ۱۴۲۰ھ
43	قنوی ہندیہ	علامہ ہمام شیخ نظام و جماعہ من علماء الہند	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
44	حیاء القلوب فی زیارة الحبوب	محمد بن ہاشم عبدالغفور سندھی (متوفی ۱۱۷۴ھ)	مخطوط
45	حاشیہ طحطاوی علی الدرر	احمد بن محمد طحطاوی (متوفی ۱۲۳۱ھ)	کونینہ
46	حاشیہ طحطاوی علی المراقی	احمد بن محمد طحطاوی (متوفی ۱۲۳۱ھ)	باب المدینہ، کراچی
47	رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی (متوفی ۱۲۵۲ھ)	دار المعرف، بیروت ۱۴۲۰ھ
48	منہج الخلق	محمد امین ابن عابدین شامی (متوفی ۱۲۵۲ھ)	کونینہ
49	طوالح الانوار	محمد عابد سندھی (متوفی ۱۲۵۷ھ)	مخطوط
50	قنوی رضویہ	امام احمد رضا خان (متوفی ۱۳۳۰ھ)	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ۱۴۲۷ھ
51	بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی (متوفی ۱۳۶۷ھ)	مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ
52	رفیق الحرمین	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
53	الحج والعمرة فی الفقہ الاسلامی	نور الدین عتر	دار الیمامہ، دمشق ۱۴۱۶ھ، ط ۵

حج کے تین فرائض



حج کے احرام میں ہونا وقوف عرفہ طواف زیارت



ISBN 978-969-631-654-1



0126313



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmi@dawateislami.net